www.novelsclubb.com
کیسے وفا پہ یقین کر لیں
از قلم عشاء افضل
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کیسے وفا پہ یقین کر لیں

از قلم

عشاء افضل

www.novelsclubb.com

:Description (in Urdu)

جہاں ہم عورت کی تربیت پہ زور دیتے ہیں وہیں ایک مرد کی تربیت کتنی اہم ہوتی ہے یہ جاننا ضروری ہے۔اگر کوئی انسان غلطی کر لے تو اس کے راز سے پردہ فاش کرنے کی بجائے اس راز کو راز رکھنا کتنا ضروری ہوتا ہے یہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت غلط قدم اٹھا دے تو ایک مرد کا ظرف کیسا ہونا چاہئے اگر ہم یہ سیکھ جائیں تو معاشرہ بہتری کی جانب مبذول ہو سکتا ہے۔اس کہانی میں آپ مرد پہ بیتی سخت آزمائش کو پڑھیں گے۔ایک ایسی کٹھن آزمائش جس کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے وہ ہمت نہیں ہارا۔آپ جانیں گے کہ ایک مرد کو کیسا ہونا چاہئے۔ ایک غلط فیصلہ کیسے لوگوں کی زندگیوں میں انتشار برپا کر سکتا ہے۔آپ سیکھ سکیں گے کہ کیسے آزمائش سے بھری زندگی میں بھی انسان مثال بن سکتا ہے۔آپ کو علم ہو گا کہ کیسے حسد ہنستے کھیلتے گھرانوں کو غرق کر جاتا ہے۔آپ جانیں گے کہ عورت

وفا کرنے پہ آئے تو نبھا جاتی ہے اور اگر بے وفائی پہ آئے تو کئی زندگیاں نگل جاتی ہے۔آپ سیکھیں گے کہ کیسے دل کو بڑا کر کے اپنوں کی غلطیوں کو معاف کیا جاتا ہے۔

یہ کہانی ہے ایک عورت کی بے وفائی کی

یہ کہانی ہے ایک مرد کے اعلی ظرف کی

www.novelsclubb.com

یہ کہانی ہے ایک حاسد کے حسد کی

یہ کہانی ہے ایک معصوم سی محبت کی

یہ کہانی ہے صالح منصور کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

وفا

کہنے کو تو بس ذرا سا لفظ ہے

مگر پوشیدہ ہے اس میں زندگی کا حسن

کہ اس سے آشنائی ہی یقیں دلاتی ہے

ہر دفعہ محبت اہم نہیں ہوتی

وفا کا کوئی مول نہیں ہوتا

www.novelsclubb.com

اور بے وفائی کی سزا صرف جدائی ہوتی ہے

دائمی جدائی۔۔۔۔۔۔

(عشاء افضل)

میں آپ کو بہت بار اس بات سے آگاہ کر چکا ہوں کہ میں کسی صورت شادی نہیں"
"کروں گا۔

www.novelsclubb.com

وہ تلخ لہجے میں بولتا ہوا انہیں مزید پریشانی میں مبتلا کر گیا۔

"مگر صالح کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہے نا۔"

انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"آپی میں عورت ذات پہ یقین نہیں کر سکتا۔تو میں کیوں خود کو اور اس کو ایک اندیکھی مشکل میں کیوں ڈالوں۔"

اس سے پانچ سال بڑی بہن نے اس کے ان الفاظ پہ کرب سے آنکھیں میچیں۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو ضروری نہیں ہوتا کہ ہر عورت ہی غلط اور دھوکہ باز ہو۔"

"میں نہیں مانتا۔"

بے تاثر لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میں بھی تو ایک عورت ہی ہوں۔"

"آپی"

www.novelsclubb.com

اس نے تکلیف سے پکارا تھا۔اور وہ اس کے دل کے حال سے واقف اب خاموش ہو چکی تھیں مگر اب ان کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

"آپی پلیز مت روئیں۔"

وہ دو زانو ہو کر ان کے قدموں میں بیٹھا ان کے آنسو پونچھ رہا تھا۔

"مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہیں اس حال میں دیکھ کر۔ باقی سارے بھائی اپنے گھر میں اپنی فیملی کے ساتھ خوش ہیں مگر تم کیوں نہیں صالح؟"

وہ اس کی تکلیف پہ خود بھی تکلیف میں تھیں۔ وہ ان کا لاڈلا بھائی تھا۔ مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی، اس کا مردہ وجود ان کی جان سولی پہ لٹکائے رکھتا تھا۔

"شاید یہی میری قسمت ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ تھکن سے چور لہجے میں بولا تھا۔

"تم قسمت پہ الزام نہیں ڈال سکتے صالح۔"

وہ اس پہ برہم ہوئیں تھیں۔ مگر وہ خاموش ہی رہا۔

"کاش کہ وہ سب نہ ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی، نہایت دھیمی آواز میں بڑبڑائیں تھیں۔

"کاش"

وہ ان کی سرگوشی سن چکا تھا اور یہ لفظ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے نوشین افسوس سے نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔

تین مرلہ کے بنے اس خوبصورت دو منزلہ گھر میں داخل ہوا جائے تو گیراج میں موجود گملوں میں لگے پھولوں کی مہک نے ارد گرد کی ہوا معطر کی ہوئی تھی۔

چھوٹے سے صحن کو عبور کر کے ٹی وی لاونج میں قدم دھرا جائے تو وہ تیوری چڑھائے اپنے سامنے موجود چھوٹے بھائی کے ہاتھ سے فرائز کی پلیٹ جھپٹ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوئے خبردار جو تم نے میری فرائز کو ہاتھ بھی لگایا۔"

"خدا پوچھے آپ کو آپی۔اتنی بڑی ہو کر ایک چھوٹے سے معصوم سے بچے سے کھانے کی چیزیں چھینتے ہوئے آپ کو ذرا شرم نہیں آتی۔"

پندرہ سالہ خوبصورت نین ں قوش والا ریان اپنی بڑی بہن سے مخاطب تھا جو کڑے تیور لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی یا شاید گھور رہی تھی۔

"اوریئلی۔۔۔مجھے شرم نہیں آتی اور تم جو ہر بار میری کھانے والی چیزوں پہ نظر رکھ کر بیٹھتے ہو اس کا بھی روز حشر الگ سے حساب ہو گا۔"

وہ کہاں کسی کی بات برداشت کرتی تھی۔کوئی اس کو ایک کہتا تو وہ دو نہیں بلکہ تین سنا کر آتی تھی۔

"پھر کیا ہوا اگر میں نے ایک دو فرائز لے لیں۔پوری پلیٹ بھری پڑی ہے۔"

نہایت معصومیت سے بولتا ہوا وہ بالکل سچائی کا پیکر معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو تم مجھ سے پوچھ کر لیتے۔میں ساس لینے کیچن گئی تو تم نے چوری چھپے آدھی فرائز یہاں نکال کر رکھ لیں۔اور کہہ رہے ہو ایک دو فرائز ہی لی ہیں۔"

وہ اس کو سائیڈ پہ کرتی ٹیبل کے نیچے موجود پلیٹ کو ہاتھوں میں تھامے فاتحانہ انداز میں بولی۔

اتنی دیر میں ایک چھوٹی اور کیوٹ سی آٹھ سالہ بچی بے بی فراک پہنے منہ میں لالی پاپ لیے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ان کو لڑتا دیکھ بھاگ کر اپنی آپی کے پاس آئی تھی۔

"آپا آپ اتنا اونچا کیوں بول رہے ہو؟"

منہ سے لالی پاپ نکالے معصوم انداز میں پوچھتی وہ آیت کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں میری جان۔آپ فرائز کھاو گے ؟"

وہ اس کو گود میں اٹھائے پیار کرنے لگی۔اور اس کے فرائز کا پوچھنے پر وہ زور زور سے سر ہاں میں ہلا گئی۔جس پر اس نے پیاری سی عنایہ کے منہ میں فرائز ڈالی۔وہ عنایہ کو اس عمر میں بھی بالکل پانچ سال کے بچے والا پروٹوکول دیتی تھی۔پاس کھڑا ریان ساری کاروائی بغور دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

میں امی سے کنفرم کرتا ہوں کہ میں سوتیلا تو نہیں جو یہ میرے ساتھ ایسا سلوک "کرتی ہیں۔"

وہ جواب باری باری عنایہ کے منہ میں ساس والی فرائز ڈال رہی تھی اس کی بات پہ ٹھٹکی اور پھر اس کا قہقہہ گونجا تھا۔اس کی صاف شفاف ہنسی نے اس کے چہرے پہ موجود گڑھے کو اجاگر کرتے ہوئے اس کے روشن چہرے پہ دل گیر اجالا بکھیرا تھا۔وہ بلاشبہ بے حد کیوٹ تھی۔

"یار اپنی بہن سے کون جیلس ہوتا ہے۔"

وہ عنایہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"میں جیلس نہیں ہوں اچھا۔"

www.novelsclubb.com

منہ بسورتے ہوئے وہ اب ناراض دکھ رہا تھا۔

"ادھر آؤ اور کھاؤ فرائز تمہارے لیے ہی بنائے تھے جانتی ہوں میرے ریان کو بہت پسند ہیں اور عنایہ اب بس بیٹا اور نہیں کھانی ورنہ کھانسی ہو جائے گی۔ماما پریشن نہیں نا دیتی عنایہ کو اس لیے اتنی بہت ہے۔"

وہ ریان کے سامنے پلیٹ کرتے ہوئے عنایہ کو تھامے اب اس کو سلانے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت اچھی ہیں آپی۔"

خوشی سے وہ اس کے گلے لگا تھا۔چونکہ اس کا قد آیت کے برابر آتا تھا اس لیے وہ اس کا ہم عمر ہی معلوم ہو رہا تھا۔

"جانتی ہوں یار کوئی نئی بات بتاو۔"

فخریہ کہتے ہوئے وہ مسکرائی تھی۔جس پر دھیان دیے بغیر وہ پلیٹ پکڑے اب فرائز سے بھرپور انصاف کر رہا تھا۔اور وہ عنایہ کو لیے اپنے کمرے میں چلی آئی۔ عنایہ اس کے ساتھ ہی سوتی تھی۔سب کہتے تھے کہ عنایہ میں آیت کی جان بستی ہے۔وہ اسے بے حد عزیز تھی۔لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ دونوں بہنیں ایک دوسرے کی کاپی ہیں۔بڑی بڑی آنکھیں لیے، چہرے پہ انتہا درجے کی معصومیت جو گڑھے کے نمایاں ہوتے مزید گہری ہو جاتی، گھنگریالے بالوں والی وہ دونوں بہنیں سچ میں بہت کیوٹ تھیں۔

وہ عنایہ کو بیڈ پہ سلا کر خود صحن کے ساتھ بنے اوپن کچن کی جانب آئی۔اب اس کا کافی پینے کا ارادہ تھا۔

پرائیوٹ کالج کے باہر ایک گاڑی آ کر رکی تھی۔گاڑی کا دروازہ کھولتا وہ باہر نکلا اور اندر کی جانب بڑھا۔سٹوڈنٹس نے اس کو سلام کیا جس پہ وہ دھیمی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے سب کو سلام کا جواب دیتا سٹاف روم میں چلا آیا۔وہاں پہنچ کر اپنے کولیگز کو سلام کیا اور بورڈ مارکرز اٹھاتا کلاس روم کی جانب بڑھ گیا۔

آج اس کی پہلی کلاس سیکنڈ ائیر کے ساتھ تھی۔وہ بائیولوجی کا ٹیچر تھا۔فلحال وہ شہر کے مشہور پرائیویٹ کالج میں بائیولوجی ڈیپارٹمنٹ کا ایچ او ڈی تھا اور ساتھ ہی اس سال اس کا گورنمنٹ جاب کے لیے اپلائی کرنے کا بھی ارادہ تھا۔تاکہ وہ آگے پی ایچ ڈی میں ایڈمیشن بھی لے سکے۔

وہ کلاس میں داخل ہوا اور تمام لڑکوں نے اس کو سلام کیا جس پر وہ جواب دیتا ان کو پڑھانے میں مصروف ہو گیا۔

چونکہ یہ بوائیز کالج تھا اس لیے صالح منصور اس کالج میں اب تک موجود تھا۔

ورنہ شاید وہ کب کا یہ کالج چھوڑ چکا ہوتا۔

جانے ماضی، حال کو برباد کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار کیوں رہتا ہے؟

---

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتی بھاگتی کالج میں داخل ہوئی تھی۔ آج پھر وین والے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو چکی تھی۔ پہلے بھی اس کو کالج سے کئی بار وارننگ مل چکی تھی اور وہ احتیاط برت رہی تھی مگر اب تو حد ہی ہو گئی تھی۔

"یااللہ پلیز بچا لینا۔ورنہ ان لوگوں نے آج مجھے جاب سے فارغ کر ہی دینا ہے۔"

وہ تیز تیز قدموں سے سٹاف روم پہنچی اور چادر اتار کر دوپٹے کو سر پر اچھے سے اوڑھے کلاس کی جانب گئی۔سٹاف روم میں کوئی ٹیچر موجود نہیں تھی جس کا صاف یہ مطلب تھا کہ وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی۔

"بس ابھی وائس پرنسپل نہ آئے ہوں۔"

www.novelsclubb.com

دل ہی دل میں دعائیں مانگتی وہ اپنی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی کہ یاد آیا کہ وہ اپنی اٹینڈنس مارک کرنا بھول چکی ہے۔

"افففف آیت جلد بازی میں تمہارا دماغ کہاں چلا جاتا ہے؟"

وہ پریشانی میں واپس پلٹی اور دور سے ہی اسے وائس پرنسپل کے ساتھ ساتھ پرنسپل صاحب بھی آتے دکھائے دیے۔

بھاگ آیت اس سے پہلے کہ وہ تجھے دیکھیں۔ورنہ صبح صبح سارا موڈ خراب ہو جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

خود کلامی کرتی وہ فوراً سامنے والی کلاس میں گھسی تھی جو کہ اس کی مطلوبہ کلاس تھی۔

"شکر اللہ۔آج تو پھر بچ گئی۔"

سٹوڈنٹس کو مسکرا کر سلام کرتی اب وہ کلاس کی جانب متوجہ تھی۔گاہے بگاہے نظر شیشے کے دروازے سے باہر بھی دوڑا لیتی جہاں پر نسپل صاحب آج گرلز کیمپس میں تشریف فرما تھے اور اسے یہی ڈر تھا کہ کہیں آج اس کو وارننگ سے ہی نہ نواز دیا جائے۔لیکن تھوڑی دیر میں اس نے اپنی ایک سٹوڈنٹ کو پانی لانے کے بہانے بھیج کر یہ پتا کروالیا تھا کہ پرنسپل جا چکے ہیں۔یعنی آج پھر آیت مصطفیٰ جاب سے ہاتھ دھونے دھوتے بچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

شکرانے کے نفل پڑھوں گی میں تو جا کر اور اب بس بہت ہو گیا یہ وین کا بھی کوئی"

"حل نکالنا پڑے گا۔

کلاس کو ٹاسک دے کر اب وہ اپنی اس مشکل کا حل سوچنے میں مگن تھی۔

کالج سے سیدھا وہ گھر آیا تھا مگر راستے سے اپنے بھتیجے اور بھتیجیوں کے لیے چاکلیٹس لانا نہیں بھولا تھا۔ جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا دونوں بھائیوں کے بچے چاچو چاچو کرتے اس کے پیچھے لپکے تھے اور وہ نخرے دکھاتا سب کو چاکلیٹس دینے لگا۔ جس پر وہ سب اس کو پیار کرتے اپنی چاکلیٹس کھانے میں مگن ہو گئے۔

"صالح کھانا لگا دوں۔"

اس کی بڑی بھابھی نے اس سے استفسار کیا۔

"جی بھابھی میں بس فریش ہو کر آتا ہوں۔"

بڑی بھابھی شائستہ کچن میں چلی گئیں اور وہ اوپری منزل پہ موجود اپنے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آ کر اپنی ٹائی اتار کر بیڈ پر رکھی اور رسٹ واچ کو سفید رنگ کے خوبصورت لیکن سادہ ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتے ایک نظر اپنے عکس پہ ڈالتا واش روم میں گھس گیا۔

فریش ہو کر اب وہ اپنے کپڑے ہینگ کر کے الماری میں لٹکا رہا تھا۔اس کے بعد ڈریسنگ پر موجود عطر اٹھا کر پہنی ہوئی قمیض کی پٹی، کف اور کالر زپہ عطر لگایا۔

اس کے بعد جوتوں کو اس کی مطلوبہ جگہ پہ رکھتا اب وہ آرام دہ سلیپرز میں نیچے کچن میں چلا آیا۔

بھابھی نے اس کے آگے کھانا رکھا جس کو وہ خاموشی سے کھانے لگا۔

"چائے بھی بنا دوں تھک گئے ہو گے۔"

www.novelsclubb.com

بڑی بھابھی اس کی پھوپھی زاد بھی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کا خاص خیال رکھا کرتی تھیں۔وہ جانتی تھیں کہ باپ کی موت کے بعد صالح بہت خاموش ہو گیا

ہے۔اس لیے وہ اس کی زیادہ کیئر کیا کرتی تھیں جبکہ چھوٹی بھابھی کو اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں تھی۔

"آپ کو زحمت ہو گی بھابھی۔"

وہ شرمندہ ہوا تھا۔آخر کو وہ سارے گھر کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے کھانے پینے کا بھی مکمل دھیان رکھا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہر روز یہ کہتے ہوئے تھکتے نہیں ہو صالح۔"

وہ مسکرا کر اس سے شکوہ کر رہیں تھیں۔

آپ بھی تو ہر روز میرے سارے کام بخوشی کرتی ہیں۔مجھے سچ میں بہت"
شرمندگی ہوتی ہے کہ بھائی اور بچوں کے ساتھ ساتھ آپ کو میرے بھی کام کرنے
"پڑتے ہیں۔

"تو اس کا بھی ایک حل ہے میرے پاس۔"

www.novelsclubb.com

چٹکی بجاتے انہوں نے اس کے آگے حل پیش کرنا چاہا۔

"پلیز بھابھی"

وہ جانتا تھا کہ اس کی بھابھی کے پاس کیا حل ہو گا۔

"ویسے حیرت ہوتی ہے مجھے صالح تمہاری عمر کے لڑکے دو دو شادیاں کروانے سے بھی نہیں کتراتے اور تم ایک بھی نہیں کروا رہے۔ آخر کب میرے دیور کم اور بھائی زیادہ کو بیاہوں گی میں۔"

شروع میں جوش سے کہتی آخر میں وہ افسردہ ہو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ویسے آپ کا یہ مشورہ اگر میں بھائی کو بھی دے دوں۔"

شرارت سے کہتا وہ یکسر موضوع تبدیل کر چکا تھا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے صالح۔"

وہ کڑے تیوروں سے اب اس کو گھور رہیں تھیں۔

"چائے بنا دیں بھابھی ورنہ آپ کی گھوریوں سے سر میں مزید درد ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

ہلکے پھلکے لہجے میں کہتا وہ واپس کھانے میں مصروف ہو گیا اور شائستہ اس کے لیے چائے بنانے لگی۔

زندگی کی اس ڈگر میں وہ خود کو فراموش کیے بس اپنوں کی خوشی چاہتا تھا۔

اور دوسروں کو خوش کرنے والوں کا دل بہت وسیع ہوتا ہے جیسا کہ صالح منصور کا تھا۔

"ماما، بابا"

www.novelsclubb.com

وہ جھنجھلاتی ہوئی گھر داخل ہوئی کیونکہ وین والا صرف صبح ہی اسے لیٹ نہیں کرواتا تھا بلکہ واپسی پہ بھی اسے آدھ گھنٹہ انتظار کی سولی پہ لٹکائے رکھتا تھا۔

"گھر میں داخل ہوتے ہی نہ سلام نہ دعا"

شگفتہ بیگم نے اس کو ٹوکا۔

"اوپس سوری۔السلام علیکم"

اس نے فورا تصحیح کی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام بیٹا۔کیا ہوا؟کیا سٹوڈنٹس نے آج زیادہ ہی تنگ کر دیا؟"

ٹی وی لاونج میں صوفہ پہ براجمان مصطفی صاحب نے بیٹی کا اکتایا ہوا چہرہ دیکھ کر استفسار کیا۔

بابا میرا وین والا چینج کروائیں۔بس بہت ہو گیا یہ مجھے اتنی اچھی جاب سے فارغ" کروائے گا۔آپ جانتے بھی ہیں کہ پرائیویٹ انسٹیٹیوٹ ایسی لاپرواہی برداشت "نہیں کرتے۔

ایک ہی سانس میں ساری بات ختم کرتی وہ اب سانس لینے کو رکی۔

"یہ پہلے پانی پی لو۔اور چادر تو اتار لو اتنی گرمی ہے۔"

شگفتہ بیگم نے اس کو پانی کا گلاس پکڑایا جس کو وہ غٹا غٹ پی گئی۔چادر کو سائیڈ پہ رکھ کر دوپٹہ کندھوں پہ پھیلائے اب وہ تسلی سے اپنے مسئلے کا فوری حل چاہتی تھی۔

"بیٹا سوچنے دو ذرا۔"

مصطفٰی صاحب اپنی بیٹی کے مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے اب سوچ بچار میں مگن تھے۔ کیونکہ مالی حالات کے باعث گاڑی ان کے پاس تھی نہیں اور کمر درد کی وجہ سے وہ بائیک نہیں چلا پاتے تھے۔اسی لیے آیت کو وین لگوا کر دی تھی۔

"ماموں اس میں سوچنے والی کونسی بات ہے۔میں آیت کو پک اینڈ ڈراپ دے دوں گا۔ویسے بھی اس کا کالج میرے آفس کے راستے میں ہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

معاذ جو اندر ہی آ رہا تھا ان کی ساری باتیں گوش گزار کر چکا تھا اور اب اپنی ڈیئر کزن کے مسئلے کا حل بھی پیش کر چکا تھا۔

"آپ کب آئے؟"

تیزی سے کندھے پہ پھیلے دوپٹے کو سر پہ اچھے سے اوڑھتی وہ اس سے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"جب تم ماموں کو پریشان کر رہی تھی۔"

اس نے بھی دوبدو جواب دیا۔

"میں نے پریشان نہیں کیا اچھا۔وہ تو وہ وین والا۔۔۔"

اس کی زبان پھر شروع ہونے والی تھی جب معاذ نے اسے ٹوکا۔

"اچھا اچھا بس۔ چھوڑ دو بیچارے کی جان"

"معاذ بھائی آپ تو ایسے نہ کہیں۔بیچاری میں ہوں وہ نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب ناراض ہو چکی تھی۔

"پھر میری آفر کے بارے میں کیا خیال ہے ماموں؟"

مصطفی صاحب جو کسی سوچ میں گم تھے اس کے بلانے پر اپنی سوچوں کو جھٹکتے ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

"بیٹا آفر تو اچھی ہے مگر آپ کو دقت ہو گی۔"

وہ ہچکچا رہے تھے۔اپنے حصے کا فرض وہ کسی اور کے سپرد کر کے اس کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ماموں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔اور ویسے بھی اگر اس نے مجھے لیٹ کروایا تو میں اس کو لیٹ کروا دوں گا۔"

ماموں کو تسلی دیتے ہوئے آخر میں لب دانتوں میں دبائے اب وہ آیت کی جانب دیکھ رہا تھا جو اپنی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیے صدمے سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے نہیں منظور۔"

اس نے صاف صاف اس آفر سے انکار کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

نہایت معصومیت سے سوال پوچھتے وہ بہت پیارا لگ رہا تھا مگر آیت کو تو اس وقت اس کی لیٹ کروانے والی بات سے ڈر لگ رہا تھا۔

"آپ مجھے لیٹ کروا دیں گے بھئی۔ میں رسک نہیں لے سکتی۔"

اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"اگر تم مجھے لیٹ کرواں گی صرف تب کزن۔"

وہ خاصا زور دیتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا یہ لو پہلے چائے پیو۔ تم اس وقت چائے لیتے ہو نا۔"

شگفتہ بیگم اس کے لیے چائے لے کر آئیں تھیں۔

"مامی آپ بہت سویٹ ہیں۔"

وہ نہایت تشکر آمیز لہجے میں ان سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ماما کس کی ہیں؟"

وہ فخریہ گویا ہوئی۔

"آف کورس عنایہ کی۔"

"معاذ بھائی"

وہ صدمے سے یہی بول پائی۔

www.novelsclubb.com

"ارے اسے چائے تو پینے دو۔"

مصطفی صاحب نے اپنی بیٹی کو ٹوکا۔

"ماما عنایہ کہاں ہے؟"

معاذ کی بات پہ اس کا دھیان عنایہ کی جانب مبذول ہوا۔

"بیٹا ابھی سوئی ہے۔ضد کر رہی تھی کہ آیت آپی کے پاس جانا ہے بہت مشکل سے سلایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہائے میری جان۔میں ابھی جا رہی ہوں اس کے پاس۔"

یہ کہتے ہی وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور معاذ کی نگاہیں آخر تک اس کو دیکھتی رہیں۔اس کے چلے جانے کے بعد اس نے سر جھٹکا۔آیت کو دیکھ کر وہ ہمیشہ یوں ہی بلاوجہ مسکراتا تھا۔

نوشین آج اپنے بھائیوں کی طرف آئی ہوئی تھی۔اور اس وقت شائستہ کے کمرے میں موجود وہ دونوں محو گفتگو تھیں۔

"نوشین آپا کیا آپ نے کچھ سوچا صالح کے بارے میں۔"

"سوچتی تو ہر وقت ہی ہوں مگر وہ شادی کے لیے تیار نہیں۔"

نوشین نہایت فکر مند لہجے میں گویا ہوئیں۔

"آپا کیا کوئی ایسی وجہ ہے جو میں نہیں جانتی۔"

وہ سچ میں حقیقت سے لاعلم تھیں۔شاید اسی لیے صالح کا یہ رویہ ان کی سمجھ سے بالاتر تھا۔مگر وہ اس سے اصرار نہیں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں۔بس لڑکیوں سے کتراتا ہے۔"

وہ اصل وجہ کو یکسر فراموش کرتیں انہیں ایک نئی وجہ بتا گئیں۔

مگر کوئی وجہ بھی تو ہو گی نا لڑکیوں سے کترانے کی۔ورنہ لڑکے اور لڑکیوں سے"
"کترائیں حیرت ہے۔

بات تو خیر انہوں نے بھی سونے میں تولنے والی کی تھی۔

"بس میرا صالح شروع سے ہی سب سے مختلف رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ہاں یہ تو ہے۔بہت عزت کرنے والا ہے۔اب شہروز بھی تو ہے مگر مجال ہے کبھی"
"بھابھی کو سیدھے منہ بلا لے بس ہر وقت بیوی کے آگے پیچھے ہی گھومتا رہتا ہے۔

وہ اپنے دوسرے دیور کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں۔

"بہن کے منہ پہ ہی بھائی کی برائیاں۔"

نوشین ہنستے ہوئے گویا ہوئیں۔

"ہاں تو بھائی کام ہی ایسے کرتا ہے۔بہن کو کونسا علم نہیں۔"

www.novelsclubb.com

تم بھی شائستہ۔چلو کھانا بنا لیتے ہیں پھر تیمور بھی مجھے لینے کے لیے آجائیں گے۔"

"بچوں کو سکول سے وہ سیدھا یہیں لے کر آئیں گے۔

"ارے ہاں کھانا بھی تو بنانا ہے ابھی۔چلیں۔"

دونوں نند بھابھی اور کزنز کچن کی جانب بڑھ گئیں۔ بچپن سے ہی شائستہ کا ان کے گھر بہت آنا جانا تھا اور وہ اپنے ماموں کے سبھی بچوں کے ساتھ بہت گھل مل گئی تھی۔ صالح کے بڑے بھائی واجد کو شائستہ پسند تھی تو اس کی پسند پہ ہی یہ رشتہ طے کر دیا گیا۔ اور حقیقت تو یہ تھی کہ شائستہ جیسی مخلص لڑکی کا اس گھر میں آنا ہی اس گھر کو سکون میں رکھے ہوئے تھا۔

آج بوائیز کیمپس میں تمام اساتذہ کی میٹنگ تھی جس کے باعث ایک وین گرلز کیمپس سے تمام فی میل سٹاف کو لیے بوائیز کیمپس آئی تھی۔ میٹنگ چونکہ لیٹ ہو چکی تھی اس لیے آیت ظہر کی نماز پڑھنے کی غرض سے وضو والے حصے کی جانب آئی۔ ان کے کالج کی مخصوص بات یہ تھی کہ یہاں نماز کے لیے علیحدہ سے وضو والی جگہ اور پرے روم کا انتظام تھا۔ وہ وضو کرنے کے بعد پرے روم کی جانب بڑھ

گئی کیونکہ اس کے خیال سے مرد حضرات تو جلدی نماز ہی نہیں پڑھتے اور اگر پڑھنی بھی ہو تو مسجد میں ہی پڑھتے ہوں گے۔

بلا دھڑک وہ پرے روم کا دروازہ کھولے اندر آ گئی مگر اندر موجود منظر نے اس کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ وہ سفید شلوار قمیض پہنے، شلوار کو ٹخنوں سے اونچا باندھے قیام میں کھڑا قدرے بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا اور آیت نے زندگی بھر اس سے حسین منظر نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس منظر میں جکڑی کھڑی رہی۔ جانے کیوں مگر وہ وہاں سے ہل نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ رکوع میں گیا، سجدے میں گیا لیکن آیت اس جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہل پائی جہاں وہ کھڑی تھی۔ اور بالآخر صالح نے سلام پھیرا جب اس نے دائیں جانب سلام پھیرا تو وہ اس کا مکمل چہرہ دیکھ پائی تھی۔ صاف چمکتی گندمی رنگت، تیکھے نین

نقوش، ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور کالے چھوٹے چھوٹے بالوں والا وہ مرد آیت کو بے انتہا پر کشش لگا۔ وہ سلام پھیر کر اب حیرت سے آیت کی جانب دیکھنے لگا جس پر اس نے گڑبڑا کر اپنی نظریں نیچی کیں۔

"محترمہ کیا آپ کو کچھ چاہیے؟ اور اگر چاہیے بھی تو غالباً آپ کو ایک کمرے میں جہاں تنہا ایک مرد ہو نہیں آنا چاہیے۔"

اس کا لہجہ بہت سخت ہو چکا تھا۔ آیت نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا وہ اتنی مسحور آواز والا مرد کتنے سخت لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔ اسے دکھ ہوا تھا۔

"میں نماز پڑھنے کے لیے آئی تھی۔"

ٹر ٹر بولنے والی آیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکی۔البتہ اس کی آنکھوں میں اب نمی تیرنا شروع ہو چکی تھی۔

تو کیا آپ نہیں جانتی کہ یہ بوائیز کالج کا پرے روم ہے تو یہاں مرد ہی ہوں گے۔"

جانے کیوں وہ اس سے اتنی دیر بات کر رہا تھا۔شاید وہ اس لڑکی کو سمجھانا چاہ رہا تھا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ مرد یہاں نماز پڑھتے ہوں گے۔"

وہ اپنی بات صحیح طور پہ اس کے آگے پیش نہیں کر سکی۔

"سیریسلی"

آئی برو اچکا کر وہ اس پہ طنز کر گیا۔

میں جا رہا ہوں اور دروازہ لاک کر کے نماز پڑھئے گا۔یہ بوائیز کالج ہے یہاں"

www.novelsclubb.com

"مردوں کا آنا جانا ہے۔انڈر سٹینڈ؟

اب وہ قدرے نرم لہجے میں مخاطب ہوا تھا کیونکہ وہ اس کے لہجے میں چھپی نمی بھانپ چکا تھا۔ چہرے کی تو اس نے صرف ایک جھلک ہی دیکھی تھی ورنہ اگر چہرہ دیکھتا تو اندازہ لگا لیتا کہ وہ رو دینے کو تھی۔

"سنیے۔"

وہ اس کے پاس سے ہو کر گزرنے لگا تھا کہ اس کی آواز پہ رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت پیاری تلاوت کرتے ہیں۔"

وہ تعریف فوری طور پہ ہی کر ڈالتی تھی۔ نہ موقع دیکھتی تھی نہ حالات۔۔۔

اس کی بات پہ اس نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا۔

مطلب وہ کیا کہہ رہا تھا اور وہ کیا جواب دے رہی تھی۔

"شکریہ"

وہ اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں پایا۔اسے انجان لڑکیوں سے بات کرنے کی عادت نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ کہتے ہی وہ رکا نہیں تھا۔اس کے جانے کے فورا بعد آیت نے اس کی ہدایت کے مطابق دروازہ لاک کر لیا تھا۔اس کے پاس سے گزرنے پہ اس کے عطر کی خوشبو

اس کو بہت پاکیزہ لگی تھی۔اس کی غلافی آنکھیں مسکرا رہیں تھیں۔وہ اسی جائے نماز پہ کھڑی ہوئی اور بے ساختہ مسکرا اٹھی۔پھر کچھ یاد آنے پہ فورا استغفر اللہ پڑھا۔

"افففف آیت کیا ہو گیا ہے تمہیں۔"

وہ خود پہ حیران ہو رہی تھی۔وہ اتنی بے اختیار تو نہ تھی۔وہ تو ڈراموں، فلموں میں بھی ہیروز کو ٹکر ٹکر نہیں دیکھتی تھی۔اور اب تو وہ اصل زندگی میں یہ کام کر چکی تھی۔

صالح سٹاف روم میں آیا تو حسب توقع بات کا موضوع پایا۔

یار آج تو ہمارے کالج میں بہار آئی ہوئی ہے۔سارا فی میل سٹاف ہمارے کیمپس "
"کو رونق بخشنے تشریف فرما ہے۔

پہلے تو وہ خاموش ہی رہا کیونکہ اس کی کوئی بات ان پہ اثر انداز نہیں ہوتی تھی۔
کتاب تھامے وہ لیکچر تیار کر رہا تھا کہ ایک آواز نے اس کی توجہ بھٹکائی۔

یار وہ کالی چادر والی ٹیچر تو بہت ہی کیوٹ ہے۔چھوٹی بچی لگتی ہے بالکل۔افف "
"اتنی حسین ہے۔۔۔۔

شرم نہیں آتی تم لوگوں کو کب سے بکواس کر رہے ہو۔ کسی کی بیٹی کے بارے"

"میں اتنے بیہودہ الفاظ استعمال کرتے وقت کچھ تو خیال کر لو کہ ایک استاد ہو۔

اپنے سے جونیئر ٹیچر سبحان کو جھڑکتے ہوئے اس معصوم لڑکی کا چہرہ اس کی آنکھوں کے پار لہرایا۔

www.novelsclubb.com

"بیہودہ الفاظ کب بولے میں نے سر؟"

"اچھے الفاظ بھی کونسے بولے ہیں؟"

"سوری سر"

ٹیچر شرمندہ ہوا تھا یا شاید صرف اسی کے سامنے شرمندہ ہوا تھا کیونکہ سینئر سے بگاڑ کر وہ خود کے لیے مسئلہ نہیں کھڑا کرنا چاہتا تھا۔

"آئیندہ احتیاط کرنا۔"

وہ واپس اپنے کام میں مشغول ہو چکا تھا۔اتنی دیر میں پیون پرنسپل کا پیغام لے کر آیا۔

www.novelsclubb.com

"سر میٹنگ روم آجائیں سب۔پرنسپل سر بلا رہے ہیں۔"

وہ سب میٹنگ روم چلے گئے۔ جہاں فی میل سٹاف اور پرنسپل پہلے سے ہی موجود تھے۔ صالح کی سیٹ پرنسپل کے ساتھ والی چیئر پر تھی۔ اور اس کے مقابل وائس پرنسپل بیٹھا تھا۔ جبکہ آیت دوسری رو میں اس سے دو سیٹ چھوڑ کر موجود تھی۔ اس کی دونوں جانب فی میل ٹیچرز موجود تھیں۔ اس کو بیٹھتا دیکھ وہ بے ساختہ مسکرائی۔ مگر اس نے ایک نظر بھی ان میں سے کسی فی میل ٹیچر پر نہیں ڈالی۔ میٹنگ کا آغاز ہوا اور سب اپنی اپنی رائے دے رہے تھے۔ صالح نے بھی اپنی رائے دی۔

www.novelsclubb.com

جب آیت بولنے لگی تو سب لوگ اسی کی جانب دیکھ رہے تھے جب کہ وہ بات کرتے وقت بار بار اس پہ نگاہ ڈال رہی تھی جس کے کان اور دماغ تو اس کی ہی جانب تھے مگر اس کی نگاہیں میز پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

میٹنگ ختم ہوئی تو پہلے پرنسپل، وائس پرنسپل اور پھر فی میل سٹاف باہر نکلا۔جب صالح باہر جانے لگا تو آیت کی چیئر کے سامنے ایک فون دکھائی دیا۔جو غالبا اس سیٹ پہ موجود ٹیچر کا ہی ہو سکتا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کا فون پکڑ کر پیون کے ہاتھ اس کو واپس کرتا سر سبحان اس فون کی جانب لپکا تھا۔اس نے موبائل آن کیا تو سامنے ہی اس کی کھلے بالوں والی ایک خوبصورت تصویر وال پیپر پہ موجود تھی جس میں وہ ہنس رہی تھی اور اس کے ڈمپلز بہت واضح تھے۔وہ خباثت سے فون کو دیکھ رہا تھا کہ کسی نے اک نظر اس تصویر پہ ڈالتے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ساری زندگی شرم نہیں آسکتی۔"

اس کو لتاڑتے وہ فون لیتے باہر کی جانب بڑھا تاکہ خود اس کو فون واپس کر دے اس سے پہلے کہ کوئی اور اس کی تصویر دیکھتا پھرے۔ ورنہ اس کا ارادہ پیون کے ہاتھ فون بھجوانے کا تھا۔

تیز تیز قدموں سے چلتا وہ باہر آیا جہاں وہ پریشان کھڑی تھی شاید جان چکی تھی کہ اس کا فون غائب ہے۔

"محترمہ یہ آپ کا فون۔ اندر ٹیبل پہ رہ گیا تھا۔"

"بہت شکریہ آپ کا۔"

اس کے ہاتھ سے فون لیتے اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔اور حیران ہوئی کہ اس نے اس طرح اسے فون پکڑایا کہ اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے مس نہ ہو۔

"کیا دنیا میں ایسے مرد بھی ہوتے ہیں؟"

وہ دل میں ہی سوچتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"محترمہ"

وہ جانے لگی جب اس آواز پہ رک کر اس کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کبھی ڈیوائسز کے وال پیپرز پہ اپنی تصویر نہیں لگاتے۔"

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں اور آیت کو اس کی بات کے مفہوم کو سمجھنے میں کافی دیر لگی۔

لیکن اس کے بعد اس کے چہرے پہ مسکراہٹ نے اپنا بسیرا کر لیا۔

"افففف کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

سارا راستہ وہ یہی سوچ رہی تھی۔

پوش علاقے میں تعمیر شدہ اس خوبصورت اور جاذب نظر کوٹھی کے بیرونی چوڑے اور مضبوط گیٹ کو عبور کیا جائے تو چھوٹے سے لان سے گزرتے ہوئے اندرونی دروازہ دکھائی دے گا۔اس دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوا جائے تو سفید ماربل سے سجا خوبصورت لاونج اپنی مثال آپ نظر آرہا ہے۔اس کے دائیں طرف بنے ایک کمرے کے سفید دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا جائے تو معاذ اپنی ماما سے بات کرتا دکھائی دے رہا تھا۔

"ماما آپ ماموں سے بات کیوں نہیں کر رہیں؟"

www.novelsclubb.com

وہ جھنجلا گیا تھا۔آخر کتنی بار وہ ان کو کہہ چکا تھا کہ اسے آیت سے شادی کرنی ہے اور وہ ماموں سے اس کا رشتہ مانگ لیں۔مگر وہ تھیں کہ حامی ہی نہیں بھرتی تھیں۔

"تمہیں آیت کے علاوہ کوئی نظر نہیں آتی کیا؟"

وہ اس کو کتنی بار ٹال چکی تھیں مگر وہ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔

"آپ کو آیت سے کیا مسئلہ ہے؟"

اس کی تو سمجھ سے باہر تھا کہ وہ اپنے اکلوتے بھائی کی بیٹی کو کیوں اپنی بہو نہیں بنانا چاہتیں۔

"بیٹا تمہارے بابا کبھی یہ رشتہ نہیں ہونے دیں گے۔"

بالآخر انہوں نے اصل مدعا بیان کیا۔

"مگر بابا کو کیا مسئلہ ہے؟"

سنہری چمکتی آنکھوں کو حیرت سے پھیلائے وہ حیرت و بے یقینی کا شکار تھا۔

"وہ وجیہہ سے تمہاری شادی کروانا چاہتے ہیں۔"

انہوں نے اس کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔ کم از کم معاذ کو یہ خبر کسی آتش فشاں کے پھٹنے کی مانند موصول ہوئی تھی جس کا تپتا گرم لاوا اس پہ انڈیلا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ۔اور آپ اب مجھے یہ بتا رہی ہیں۔"

وہ شاک ہی تو ہو گیا تھا۔

"بیٹا انہوں نے اپنے بھائی کو زبان دی ہوئی ہے۔اور تم جانتے ہو کہ اس صورت اگر میں یہ کہوں کہ تم آیت سے شادی کے خواہش مند ہو تو وہ یہی سمجھیں گے کہ میں نے ہی تمہاری برین واشنگ کی ہے۔"

وہ معاذ کے بابا کی فطرت کے پیش نظر اس بھونچال کو آنے سے پہلے ہی ٹالنا چاہتی تھیں۔

"مگر میں آیت سے ہی شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ اٹل لہجے میں گویا ہوا۔

"وجیہہ میں کیا برائی ہے معاذ؟"

www.novelsclubb.com

کوئی برائی نہیں ہے ماما۔ وہ ایک بہت سادہ، سلجھی ہوئی اچھی لڑکی ہے مگر میں نے" "اسے کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا۔

"تو تم نے آیت کو کیوں اس نظر سے دیکھا؟"

وہ کڑے تیور لیے اس سے جواب چاہتی تھیں۔

میں نے اسے کبھی بری نظر سے نہیں دیکھا ماما۔ وہ بالکل ایک معصوم سی گڑیا ہے" جو نہ جانے کیسے میرے دل پہ قابض ہو گئی۔ وہ جب بھی میرے سامنے ہوتی ہے تو میرا دھیان اس سے پرے نہیں ہٹتا۔ اور جب وہ میرے روبرو نہیں ہوتی تو اس کو "دیکھنے کی چاہ مجھے کچھ کرنے ہی نہیں دیتی۔

وہ اس کے بارے میں بولتا ہوا دیوانہ معلوم ہو رہا تھا۔

"شرم کر لو معاذ۔ یہ تربیت کی ہے میں نے تمہاری؟"

وہ اس کی آیت کے لیے سوچ جان کر شش و پنج میں گھر گئیں۔پریشانی تھی کہ سوا ہو رہی تھی۔یہ ان کا بیٹا کس راہ پہ چل پڑا تھا۔انہیں اس کا انجام درد کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ماما میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور نہ ہی کوئی غلط ڈیمانڈ کی ہے۔میری کزن ہے وہ۔میں پسند کرتا ہوں اس کو۔شادی کرنا چاہتا ہوں۔کوئی غلط رشتہ نہیں رکھ رہا۔"

"پھر میں کیسے غلط ہو گیا؟

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ۔محبت کو اپنانے میں کیا قباحت تھی آخر؟

جو محبت کو محرم بنانے کے خواہش مند ہوں وہ غلط کیسے ہو سکتے ہیں؟

"آپ پلیز بابا کو منا لیں نا"

وہ اپنی ماں کا ہاتھ تھامے منت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔

"میں صرف ایک بار کوشش کروں گی۔پھر تم جانو اور تمہارے بابا۔"

اس کا دل رکھنے کے لیے آخر انہوں نے یہ بلا بھی اپنے سر لے لی۔

"شکریہ ماما۔"

ان کے ہاتھوں کو تھام کر لبوں سے لگاتا وہ چہکا تھا۔

اس کی ماں نے اس کی خواہش پوری ہونے کی دعا کی تھی کیونکہ آیت کے لیے اس کی فیلنگز سے وہ بخوبی آگاہ ہو چکی تھیں۔

زندگی بھی کبھی کبھار کچھ ایسا دکھا دیتی ہے کہ جس کے بعد کوئی منظر دل کو نہیں بھاتا۔

www.novelsclubb.com

،صالح منصور کے ساتھ بھی زندگی نے کچھ ایسا ہی کیا تھا۔وہ شرارتیں کرنے والا چہچہاتا رہنے والا،خوش مزاج اتنا خاموش ہو چکا تھا۔وہ کبھی خود میں جھانکتا تو جان جاتا کہ وہ کتنا ٹوٹ چکا ہے۔اس کی زندگی بالکل ویران تھی۔اپنے گھر والوں کے

لیے وہ خود کو گھسیٹ رہا تھا۔اس نے خود کو ہر خوشی سے دور کر لیا تھا۔یا شاید خوشیاں اس سے روٹھ چکی تھیں۔وہ ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں خوشیاں محسوس ہی نہیں ہوتی تھیں۔وہ زندگی کو صرف گزار رہے ہوتے ہیں اور زندگی جینا تو جیسے انہیں بھول چکا ہوتا ہے۔

وہ ایک حادثہ اس کے دل کی ساری دنیا کو ویران کر گیا تھا۔

اس نے خود کو دین اور اپنے گھر والوں کی خوشی میں مصروف کر لیا تھا۔اس کے علاوہ وہ ایک اچھا ٹیچر بننے کی خواہش رکھتا تھا اور ایک خواہش اور بھی تھی اس کی جو اس نے سب سے پوشیدہ رکھی ہوئی تھی۔جانے وہ کب اور کس کو اس کا راز داں بناتا؟

بہت اچھا کیریئر بنانا اس کا شوق نہیں تھا۔بس وہ پی ایچ ڈی کرنا چاہتا تھا جس کے لیے اسے سیونگز کرنی تھیں اور اسی مقصد کے لیے وہ گورنمنٹ جاب کا متلاشی تھا۔

اس وقت بھی وہ تلاوت قرآن پاک میں مشغول تھا۔ کہ اچانک اس کے ذہن کے پردوں کے پار ایک سہانی اور دلربا لہجے میں کہی جانے والی تعریف لہرائی۔

"یا اللہ!"

اس نے فوراً اللہ کو پکارا اور پھر شیطان سے پناہ طلب کی۔ اس کے دل میں کسی لے لیے کوئی گنجائش نہیں تھی۔

اس نے اس آواز کو جھٹکا اور واپس تلاوت میں مشغول ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے سٹوڈنٹس کا ٹیسٹ تیار کیا اور آنکھیں موند کر سو گیا۔ وہ سوشل میڈیا استعمال نہیں کرتا تھا ورنہ باقی لوگوں کی طرح دو گھنٹے اس خرافات میں ضائع کیے بغیر نہیں سوتا۔

جانے اس کی آنکھیں وہ منظر بھول کیوں نہیں جاتی تھیں؟

جانے زندگی کب اس پہ مہربان ہو گی؟

وہ کالج سے باہر آئی تو وہ گاڑی کا دروازہ کھولے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ بلیک جینز پہ سکائی بلیو شرٹ پہنے کوٹ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ رکھے دھوپ کی تمازت میں اس کا وجیہ چہرہ تمتمارہا تھا۔ چمکتی گوری رنگت میں سرخی گھل کر اس کو بے حد جاذب نظر بنا رہی تھی۔ مگر یہاں پرواہ کس کو تھی۔ وہ آگے بڑھی تو آیت نے اسے سلام کیا جس کا جواب دینے کے بعد اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پہ وہ اسکو شکریہ کہتی اندر بیٹھ گئی۔ پھر دوسری جانب جا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"بہت خوش ہو کزن۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ اس کو مسکراتا دیکھ اس کی ساری تھکن اتر چکی تھی۔

"وہ تو میں ہوں۔"

وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔

"امم۔۔۔ سیلری ملی ہے نا؟"

سوچ بچار کرنے کے بعد اسے اس کی خوشی کی وجہ یہی معلوم ہو رہی تھی۔

"یار آپ کیسے کر لیتے ہیں؟"

وہ اس کی جانب حیرت سے دیکھتی گویا ہوئی۔

"تمہیں نہیں جانوں گا تو کسے جانوں گا۔"

وہ مسکرا کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

اسے اس کی بات کا مفہوم کچھ عجیب سا لگا۔

"مطلب یہ ہے کزن کہ مجھے ٹریٹ کھلاو۔"

وہ ابھی اس پہ کچھ بھی آشکار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسے خود سے بد ظن کرنے کا بالکل بھی خواہش مند نہیں تھا۔

ایک اچھے مرد کی طرح وہ اس کے لیے رشتہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ آیت کو مان دیا جائے جو کہ ہر لڑکی کا حق ہوتا ہے۔

"ہیں ہیں۔۔۔کونسی ٹریٹ؟"

دائیں ہاتھ کو گھما کر بولتی وہ اسے بہت پیاری لگی۔

"اب یہ بھی میں ہی بتاوں۔"

مصنوعی سنجیدگی سے بولتا وہ سٹیرنگ وہیل کو گھماتا گاڑی کو موڑ سے گزار رہا تھا۔

"تو آپ دیں ناٹریٹ۔بھائی، بہنوں کو ٹریٹ دیتے ہیں۔بہنیں نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی طرف سے ایک بہت اچھا لاجک پیش کیا تھا جس پہ وہ بس مصنوعی مسکراہٹ سجائے خاموش ہو گیا۔

"اچھا میں اپنی کزن کو اس کی سیلری کی خوشی میں ٹریٹ دوں گا۔"

اس نے کزن پہ خاصا زور دیتے ہوئے اس کو ٹریٹ کی آفر کی۔

"واو آپ تو بہت مہربان ہیں بھئی۔"

وہ متاثر نظر آ رہی تھی۔

"کوئی شک؟ کیا کھاو گی کزن؟"

"پیزا"

ابھی آیت کے منہ میں سے لفظ نہیں نکلا تھا کہ وہ بول پڑا۔

"افف بھئی آپ کو تو سب پتا ہے۔"

وہ خوشی سے اب باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ جہاں اس کی فیورٹ پیزا شاپ بس تھوڑی ہی دور تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پیزا شاپ کے باہر گاڑی روکی تو وہ دروازہ کھولے باہر آئی اور اس کے ساتھ پیزا شاپ کے اندر چلی گئی۔

اندر ایک ٹیبل پہ اسے صالح منصور کچھ بچوں کے ساتھ بیٹھا نظر آیا۔

پہلے تو حیرت سے اس کا منہ کھلا رہ گیا۔یہ سوچ ہی کہ کہیں یہ اس کے بچے تو نہیں اس کا دل انجانے خوف سے دھڑکا۔مگر چاچو چاچو کی آواز پہ اس نے سکون کا سانس بھرا۔نہ جانے اس کے شادی شدہ ہونے کا سوچ کر ہی اس کا دل برا ہوا تھا۔اور اپنی اس سوچ پہ وہ خود بھی حیران تھی۔

وہ عین اس کے سامنے والی ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گئی۔اور دوسری ٹیبل پہ موجود صالح کو وقفے وقفے سے دیکھنے لگی۔معاذ کا رخ دوسری جانب تھا اسی لیے وہ اس کی محویت جان نہیں پایا۔وہ صالح کو بچوں کے ساتھ مسکراتا ہوا دیکھ رہی تھی کہ معاذ نے اس کو متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کزن تمہارا فیورٹ پیزا آتا ہی ہو گا۔ویسے اب ٹریٹ دے رہا ہوں تو ایک بات تو تک مجھے بتا ہی سکتی ہو۔"

وہ اس کو رشوت دینے کے بعد اہم راز جاننے کی کوشش میں مشغول تھا۔وہ بھی پیزا کی رشوت۔۔۔

"پوچھیں پوچھیں۔"

اس نے سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"سیلری کتنی ہے تمہاری؟"

آگے کو جھکتے قدرے رازدارانہ انداز میں پوچھا گیا جس پہ اس نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

"آپ کو کسی نے بتایا نہیں کہ لڑکیوں سے ان کی سیلری نہیں پوچھتے۔"

مسکراہٹ دبائے وہ سنجیدہ لہجے میں اس کو گھرک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے کزن۔ لڑکی نہیں لڑکوں سے ان کی سیلری نہیں"

"پوچھتے۔

"پھر لڑکیوں سے کیا نہیں پوچھتے؟"

وہ اپنی کہی بات غلط ثابت ہو جانے پہ مایوس ہوئی۔

"ان کی عمر"

معاذ کے جواب پہ وہ بے ساختہ ہنسی چلی گئی اور اس کی ہنسی کو تکنے والا صرف معاذ ہی نہیں تھا۔ایک نظر صالح منصور نے بھی اس لڑکی کو دیکھا تھا۔اور اگلے ہی لمحے وہ نگاہیں ہٹا گیا تھا۔لیکن معاذ تو مانو اس کے آگے ہر شے بھول جاتا تھا۔اس وقت بھی وہ آیت کو کھلکھلا کر ہنستا دیکھ اس میں کھو چکا تھا۔

"آپ عمر پوچھ لیں لیکن سیلری نہیں۔"

اس نے فرصت سے انکار کیا تھا۔اور اس کے بولنے پہ وہ واپس اپنی ٹون میں آیا۔

"تم الٹی ہی چلنا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے لاجک پہ ہنسنے کے سوا کیا کر سکتا تھا۔

"ہے کوئی ہم جیسا۔"

فخریہ کالر اکڑاتے ہوئے گویا ہوئی۔

"نہیں۔ تم سچ میں اکلوتی ہو۔"

وہ اس کی تعریف میں کمی نہیں کر سکتا تھا۔

"ہاں یہ تو ہے۔"

وہ اب پیزا کھانے میں مگن تھی۔ اور اس دوران اس کا سارا فوکس صرف کھانے پہ ہی تھا۔ ساتھ ساتھ وہ تھوڑی سی بات معاذ سے بھی کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سامنے والی ٹیبل پہ دیکھا تو اس کو خالی پایا۔

اس کے بعد وہ عنایہ اور ریان کے لیے پیزا پیک کروا کر اسے گھر ڈراپ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

بریک ٹائم میں وہ ان ٹیچرز میں شامل نہیں ہوتی تھی جو لیکچرز تیار کرنے یا سٹوڈنٹس کو کوئی ٹاپک سمجھانے میں وقت نکال دیتے۔ وہ سکون سے کچھ نہ کچھ کھا رہی ہوتی تھی۔ وہ تھوڑا کھاتی تھی جس کے باعث اسے جلدی بھوک لگ جایا کرتی

تھی اور وہ ہر وقت اپنے پاس سنیکس ضرور رکھتی تھی۔اس وقت بھی وہ جوس کا سپ لینے کے ساتھ ساتھ سنیکس کھا رہی تھی جب مس آئمہ نے اس کو مخاطب کیا۔

"آیت کیا تمہارے ساتھ وہاں کسی نے کوئی فضول حرکت کی؟"

وہ جو فون پہ فیسبک سکرول کر رہی تھی غائب دماغی سے مس کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

"کہاں؟"

"ارے بوائز کیمپس میں"

"نہیں کیوں؟"

"یار انتہائی کوئی چھچھوڑے سر ہیں وہاں کے تو۔پوچھو ہی مت۔"

"ایسا کیا ہو گیا؟"

www.novelsclubb.com

اب وہ فون کو سائیڈ پہ کیے مکمل طور پہ اس جانب متوجہ ہوئی۔

"یار میں جب بوائیز کیمپس کے کوریڈور سے گزر رہی تھی تو ایک سر جان بوجھ کر مجھ سے ٹکرایا جس کے نتیجے میں میری بک نیچے زمین پر گر گئی۔اس نے زمین سے بک اٹھائی اور میرے سامنے بک میں کوئی چٹ رکھی اور سوری کہہ کر چلا گیا۔میں نے جب وہ چٹ دیکھی تو اس پہ اس کا نمبر لکھا ہوا تھا۔"

اس کی بات پہ تو آیت صدمے میں ہی آ گئی۔

"اپنے ہی کالج کی ٹیچرز کے ساتھ یہ حرکت کرتے ہوئے انہیں ذرا شرم نہیں آتی۔"

www.novelsclubb.com

مس آئمہ آگے بھی بول رہی تھیں مگر وہ ان کو ٹوک گئی۔

اپنے کالج سے کیا مراد ہوئی۔ لڑکی چاہے کہیں کی بھی ہو اس کے ساتھ یہ نازیبا"
حرکت نہیں ہونی چاہیئے۔ تم نے ابھی تک وائس پرنسپل یا پرنسپل سے شکایت نہیں
"کی؟

"نہیں۔ ایسے میں میرا ہی تماشا بنے گا۔"

بجھے بجھے لہجے میں بولتی مس آئمہ بے بس لگ رہی تھی۔

"کیوں بنے گا تمہارا تماشہ؟ غلط اس نے کیا ہے تو تم کیوں ہراس ہو رہی ہو؟"

"میں ہراس نہیں ہو رہی۔"

www.novelsclubb.com

وہ غصے میں بولی۔

تو آئمہ اسے اور کیا کہتے ہیں۔ وہ تم سے جان بوجھ کر ٹکرایا۔ پھر تمہاری کتاب میں"
"اپنا نمبر رکھ گیا۔ اور تم اس کو سوچ سوچ کر غصہ میں ہو مگر کچھ بھی نہیں کر رہی۔

میرے گھر والوں نے مجھے پہلے ہی بہت مشکل سے یہ جاب کرنے دی ہے کیونکہ " یہ گرلز کالج ہے۔ان کو اگر علم ہو گیا اس بات کا تو مجھے گھر بٹھا لیں گے۔اور ویسے " بھی اس نے اپنا نمبر دیا ہے کونسا میرا نمبر اس کے پاس ہے جو مجھے خوف ہو۔

"تمہارا تو اللہ ہی حافظ ہے۔"

"اگر تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی آیت؟"

"امم۔۔۔اگر میں اس وقت وہاں ہوتی تو۔۔۔"

"تم یقیناً اس کے منہ پہ تھپڑ لگا دیتی۔"

www.novelsclubb.com

مس آئمہ نے فوراً اس کی بات اچک لی۔

"بالکل بھی نہیں۔"

اس نے جھرجھری لی۔

"پھر؟"

وہ پر تجسس انداز میں بولی۔

"میں اس چٹ کو لے کر پرنسپل صاحب کے آفس جاتی اور انہیں سارے معاملے سے آگاہ کرتی۔"

"اس سے کیا ہو جاتا؟"

مس آئمہ اس کی بات سے مایوس ہوئی تھی۔

"اس سے یہ ہوتا کہ میں اپنے ساتھ ہونے والی نازیبا حرکت کے خلاف کھڑے ہونے والوں میں شامل ہو جاتی۔اس طرح اس سر کی ایک بار کلاس تو ضرور لگتی۔ پھر اور کسی کا تو علم نہیں لیکن میرے معاملے میں آئندہ وہ محتاط رہتا۔"

"اور اگر تم تھپڑ لگا دیتی؟"

وہ اس حوالے سے بھی اس کا جواب جاننے کی خواہش مند تھیں۔

ہر ایک کو یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ تھپڑ سے آپ کسی کو راہ راست پہ لا سکتے "
ہیں۔ جانتی ہو کسی پہ ہاتھ اٹھا کر آپ اس کی انا کو اس پہ حاوی کر دیتے ہیں۔ اور وہ
شخص اگر گلٹی ہونے بھی لگے تو آپ کا یہ رد عمل اس کے گناہ کو جسٹفائی کرنے کا
موقع خود پیش کرتا ہے۔ اگر وہ انسان اس تھپڑ کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لے تو یہ بالکل بھی
ٹھیک نہیں رہتا۔ یہ ایک انتہائی برا عمل ہے اور میں کبھی اس حق میں نہیں ہوں کہ
جو بات آپ زبان سے کر سکتے ہیں اس میں ہاتھوں کا استعمال کیا جائے۔ دنیا میں
بڑے سے بڑے مسائل بھی ٹیبل ٹاک پہ حل ہو جاتے ہیں۔ تو یہ سر کس بلا کا نام
ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ مس آئمہ خاموشی سے کچھ سوچ بچار کرنے لگی۔ اور وہ واپس اپنا فون
تھام گئی۔ لیکن ایک بات تو وہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ صالح ان جیسا بالکل بھی
نہیں تھا۔ اسی لیے وہ اسے دروازہ لاک کر کے نماز پڑھنے کا کہہ کر گیا۔

اسی لیے اس نے اسے فون پہ اپنی تصویر لگانے سے منع کیا۔

اس نے فوری طور پہ فون وال پیپر سے اپنی تصویر ختم کی۔

پھر ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے وہ کلاس کی جانب بڑھ گئی کیونکہ بریک ٹائم ختم ہو چکا تھا۔

اس کی عادت تھی کہ جب بھی اس کو سیلری ملتی وہ اپنے گھر کے بچوں کو ان کی پسندیدہ چیز کھلانے لاتا تھا اور اس کے بعد انہیں گھر چھوڑ کر وہ اس جگہ جاتا تھا جہاں جا کر وہ کھل کر اپنے دل کی بات کیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی کو قبرستان کے باہر پارک کر کے وہ اندر چلا آیا۔ایک قبر کے سامنے آ کر اس کے چلتے قدم تھم گئے تھے۔اس قبر پر کوئی کتبہ نہ تھا مگر پھر بھی وہ کبھی اس قبر کو بھولتا نہیں تھا۔

بھلا اپنوں کو بھی بھلایا جاتا ہے کیا؟

اور اس قبر کے اندر موجود وجود تو اس کا سب کچھ تھا۔اس نے زندگی میں اتنی محبت اور اتنی عزت کسی کی نہیں کی تھی جتنی اس وجود کی کرتا تھا۔وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ اسے کوئی شخص ان سے زیادہ عزیز تر نہیں ہو سکتا۔

اس وجود کے دکھ کا اندازہ صرف قبر کے باہر موجود وجود ہی کر سکتا تھا۔ وہ دونوں تو ایک دوسرے کے غم سے واقف تھے۔ اور بھلا جن کا غم سانجھا ہو ان سے بہتر بھی کوئی دوست ہوتا ہے کیا؟

اس نے قبر پر فاتحہ پڑھی اور پانی کی بوتل سے قبر کی مٹی کو گیلا کیا۔ چند منٹ وہ یوں ہی قبر کو تکتا رہا۔ بہت سارے منظر اس کی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگے۔ کچھ مناظر اتنے روشن تھے کہ خوش کن احساس ہوتا تو کچھ اتنے تاریک کہ لگتا اب روشنی نہیں پا سکیں گے۔

www.novelsclubb.com

تمام مناظر اور یادوں کو جھٹکتا وہ قبرستان سے باہر آیا۔ آنکھیں بند کیے ایک لمبا سانس کھینچا پھر گاڑی سٹارٹ کر کے وہاں سے چلا گیا۔

وہ اپنے دل کی ہر بات اللہ کے بعد صرف اس وجود سے ہی کرتا تھا جس کے جانے کے بعد وہ بالکل ہی خاموش ہو چکا تھا۔

بعض اوقات آزمائشیں کافی طویل ہوتی ہیں مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور وہ اپنے وقت پہ ہی وقوع پذیر ہوتی ہیں نہ جلد نا دیر۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ قبرستان سے گھر واپس آیا تو گھر میں کچھ مہمانوں کی غیر متوقع آمد پہ حیران ہوا۔ان مہمانوں کے بارے میں اس کو کوئی خبر نہ تھی۔وہ مروتاً ان سے سلام کر کے اپنے کمرے میں جانے لگا تھا جب نوشین کچن سے برآمد ہوئیں۔

"آپی آپ کب آئیں؟"

وہ ان کی آمد سے بھی قطعا لاعلم تھا۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ بچوں کو گھر ڈراپ کر کے گیا تھا اس وقت تو آپی اور یہ انجانے مہمان موجود نہ تھے۔

"میں ان مہمانوں کے ساتھ ہی آئی ہوں۔آؤ تم کدھر چلے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامے صوفہ تک آئیں اور اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اس کی چھٹی حس اسے سگنل دے رہی تھی کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔وہ بچہ نہیں تھا جو اس سب کو سمجھ نہ پاتا۔وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنی آپی سے کمرے میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا مگر انہوں نے اس کو گھور کر بیٹھنے کی تاکید کی۔

"ہمیں تو لڑکا پسند ہے۔"

نوشین سب کچھ ان کے گوش گزار کر چکی تھیں انہیں تو بس لڑکے کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا تھا جو وہ دیکھ چکے تھے۔ایسے رشتے کو وہ کسی صورت انکار نہیں کر سکتے تھے۔کہاں وہ غریب اور کہاں ان کا خوبصورت گھر اور گاڑی۔

اور لڑکے میں بھی کوئی کمی نہیں تھی جو وہ انکار کرتے۔

نوشین نے یہ رشتہ اسی لیے پسند کیا تھا کہ لڑکی غریب گھر کی ہو گی تو وفا نبھائے گی۔ حالانکہ لڑکی خوبصورت تھی مگر غریب گھرانے کی ہونے کے باعث اس کا ابھی تک رشتہ نہیں ہو رہا تھا۔آپی نے ویسے بھی جہیز سے انکار کر دیا تھا۔ان کے انکار کی تو گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔

"کونسا لڑکا؟"

صالح اپنی آپی سے سوال پوچھ رہا تھا۔

آپ لوگ یہ چائے لیں نا۔ شائستہ ادھر ہی ہے میں ذرا ابھی آتی ہوں۔ صالح چلو"
"تھک گئے ہو گے۔

وہ اس کا بازو تھامے اس کو اوپری منزل پہ بنے اس کے کمرے میں لے گئیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے آپی؟"

"وہ تمہیں دیکھنے آئے تھے اپنی بیٹی کے لیے۔ اور انہیں تم پسند آ گئے ہو۔"

وہ خوش تھیں مگر پریشان بھی۔ کیونکہ یہ سب زبردستی اس پہ مسلط کرنے والی تھیں۔ مگر وہ کیا کرتیں وہ ایک بہن تھیں جنہیں اس کی ماں اور باپ دونوں کی حیثیت سے اس کا فرض ادا کرنا تھا۔

"سب کچھ جاننے کے باوجود بھی آپ سے تو مجھے ہرگز یہ امید نہیں تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ افسوس سے شکوہ کناں ہوا۔

بابا نے مجھے سونپی تھی تمہاری ذمہ داری۔ان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش" "تھی کہ تم شادی کرو۔

مجھے افسوس ہے اس بات کا آپی کہ بابا کی اس ایک خواہش کے علاوہ وہ جو بھی کہتے " میں مان لیتا۔ مگر یہ نہیں مان سکتا۔

وہ اپنے ارادے میں مضبوط لیے تھا۔

" بابا تو چلے گئے صالح۔ تم چاہتے ہو میں بھی کبھی نہ آوں۔"

www.novelsclubb.com

"اس کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے آپی۔ مجھے بلیک میل مت کریں۔"

تیمور کے رشتہ دار ہیں یہ۔اگر اب رشتہ توڑوں گی تو وہ مجھے یہاں نہیں آنے دیں"
"گے۔

"میں تیمور بھائی سے بات کر لوں گا۔"

اس کے پاس ہر سوال کا جواب موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو صالح۔کیوں اپنی بہن کو ذلیل کروانا چاہتے ہو۔سب
کہتے ہیں صالح میں آخر کیا مسئلہ ہے جو وہ شادی نہیں کروا رہا۔میرے بھائی کے
"بارے میں ایسا بولنے والوں کا میں منہ توڑ ڈالوں مگر میں بے بس ہوں۔

پریشانی سے کہتیں آخر میں روتے ہوئے شکستہ سی صوفہ پہ ڈھے گئیں۔

"مگر میں ایک اچھی میریڈ لائف نہیں گزار سکتا۔"

"یہ غلط فہمی ہے تمہاری۔ کیوں تم خود کو اتنا مارجن نہیں دے رہے۔"

"میرے مارجن دینے سے کیا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

میری خواہش سمجھ کر میری خاطر شادی کر لو۔ ابھی صرف منگنی ہو گی جب تم"
"ذہنی طور پہ تیار ہو گے اسی وقت شادی ہو گی۔

ان کی بات پہ وہ کافی دیر خاموش رہا۔

"صالح کیا تم میرا مان توڑ دو گے؟"

وہ بہت پیار اور مان سے اس سے پوچھ رہیں تھیں۔

"صرف آپ کے لیے آپی۔ مگر مجھ سے کوئی امیدیں وابستہ نہیں کیجئے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا دل رویا تھا یہ فیصلہ لیتے وقت۔ مگر آخر کب تک وہ شادی سے انکار کر سکتا تھا۔اس کی بدولت اس کے رشتوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو تھوہے اس پہ۔اس کی آپی اس کا ماتھا چومتی نیچے چلی گئیں۔وہ کرب سے چلتا کھڑکی تک آیا۔باہر کھیلتے بچوں کو دیکھتا وہ تلخ مسکرایا۔

کاش کہ اس کا بچپن بھی باقی بچوں کی طرح بے فکری میں گزرتا۔

زبردستی اس کی منگنی روبینہ سے طے کر دی گئی تھی۔اس نے جیسے تیسے یہ سب برداشت کیا تھا۔ منگنی کا چھوٹا سا فنکشن گھر میں ہی ارینج کیا گیا تھا۔

وہ چند ٹوکرے مٹھائی کے لے کر آئے تھے اور رسم کے طور پہ چند ہزار اس کے ہاتھ پہ رکھ کر اس کا منہ میٹھا کر گئے۔وہ وقفے وقفے سے اس سے چند سوالات کرتے رہے جس کے وہ جوابات دیتا گیا۔ کبھی فیوچر پلان کا پوچھتے تو کبھی سیلری کا۔ اسے اتنا اندازہ تو ہو چلا تھا کہ یہ لوگ لالچی ہیں مگر وہ صبر کر رہا تھا۔یہ سوچ کر کہ شاید جس سے اس کا رشتہ طے کیا گیا ہے وہ ان جیسی نہ ہو۔ منگنی کا فنکشن ختم ہوتے ہی وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔

"تم ایک ایسی لڑکی سے کیسے شادی کر سکتے ہو صالح جس کے کردار کو جانتے تک نہیں۔ کیا تم وہ سب برداشت کر سکو گے جو کسی کو برداشت کرتے دیکھا تھا۔"

وہ خود اذیتی سے یہ سب سوچ رہا تھا۔ اسے لڑکی کی صورت کی پرواہ نہیں تھی نہ ہی وہ اس لڑکی سے کسی چیز کا حصول چاہتا تھا۔ اسے اپنی بیوی کے روپ میں بس ایک باوفا لڑکی ہی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ تو اس لڑکی کو بالکل بھی نہیں جانتا تھا۔ نہ جانے وہ کس کردار کی مالک ہو۔

www.novelsclubb.com

"صالح ہر عورت کو جج نہیں کرنے بیٹھ جانا۔ کسی ایک کے غلط ہو جانے سے سب غلط نہیں ہو جائیں گی۔"

اپنے بابا کا کہا گیا جملہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔

"ہاں شاید مجھے اس بارے میں زیادہ منفی نہیں سوچنا چاہئے۔"

وہ خود کو بار بار منفی سوچوں سے نکال رہا تھا تاکہ مثبت سوچوں تک رسائی حاصل کر سکے۔

کیونکہ جب تک ہم منفی سوچوں کو خود پہ حاوی رکھتے ہیں اس وقت تک ہم دراصل خود کے ساتھ زیادتی کر رہے ہوتے ہیں۔اسے اب خود کو مارجن دے دینا چاہئے تھا اور اس لڑکی کو بھی جس سے اس کی نسبت طے کی جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ابھی تک عشاء کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ وہ فریش ہو کر وضو کر کے آیا اور نماز ادا کی۔ پھر سورہ الملک کی تلاوت کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گیا۔ مگر نیند آج بھی اس پر اتنی جلدی مہربان ہونے والی نہیں تھی۔ اس کے دماغ میں منگنی شدہ افراد جیسی سوچیں گردش نہیں کر رہی تھیں۔ وہ تو کسی اور ہی نہج پہ سوچتا جا رہا تھا۔ وہ کسی پہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا مگر شاید اسے خود کے ساتھ اتنی زیادتی روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ اس لیے وہ مثبت سوچوں کو اپنے دماغ میں جگہ دینے لگا۔

اگلے روز اس کے کولیگ نے اپنی شادی کی خوشی میں ان کو ایک ریسٹورنٹ میں ٹریٹ دی تھی۔ سب ٹیچرز اس وقت ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔ صالح نے پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی اور اندر کی جانب چل پڑا۔ مطلوبہ ٹیبل پہ پہنچ کر اس نے اپنے کولیگ کو گلے لگا کر مبارکباد دی۔ آخر اسے دنیا کے ساتھ تو چلنا ہی تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ذہنی کیفیت سے کسی کو بھی واقفیت ہو۔ اس کے کولیگ نے

کھانا آرڈر کیا اور اتنی دیر باتوں میں مشغول ہو گئے۔ باتوں کے دوران صالح کی نظر دوسرے ٹیبل پہ موجود لڑکی پہ گئی۔ اسے لگا یہ اس کا وہم ہے مگر وہ حقیقت میں وہاں موجود تھی۔ مگر اسکے ساتھ کون تھا؟

وہ وقفے وقفے سے نگاہیں ان کی جانب کر رہا تھا۔ دیکھنے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ لڑکی اس لڑکے کے ساتھ ضرورت سے زیادہ فرینک ہے۔ اس کے کولیگز نے بھی اس کپل پہ کمنٹ پاس کیا جس کو وہ خود پہ ضبط کرتا برداشت کر گیا۔ کھانا کھانے کے بعد سارے کولیگز اٹھ کر جانے لگے۔ اس نے تھوڑی دیر ادھر بیٹھنے کا کہا جس پہ وہ خاموشی سے چلے گئے۔ ان لوگوں کے جانے کی تسلی کرنے کے بعد وہ اس ٹیبل تک آیا جہاں وہ لڑکی اس لڑکے کا ہاتھ تھامے محبت بھری باتوں میں مصروف تھی۔ اس نے گلا کھنکھار کر ان کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ اس کو دیکھتے ہی ایک لمحے کو لڑکی ہڑبڑائی مگر اگلے ہی لمحہ وہ کانفیڈنس سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"مس روبینہ؟"

یہ سوال سے زیادہ ایک یقین دہانی تھی جو اس لڑکی کو کروائی گئی تھی۔

"جی مسٹر صالح"

www.novelsclubb.com

اس کو پہچان کر بھی وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی۔اس سارے دورانیے میں بھی اس لڑکی نے سامنے والی کرسی پہ موجود لڑکے کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔صالح کو خود پہ ضبط کرنا بے حد مشکل محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں یہ صاحب کون ہیں؟"

اس نے طنزیہ نگاہ ان کے ہاتھوں کی جانب ڈالی۔

"جی بالکل۔ یہ وہ ہیں جن سے میں محبت کرتی ہوں۔"

وہ پورے اعتماد سے گویا ہوئی۔ ڈر کا شائبہ تک نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور میں کون ہوں؟"

وہ خود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس کی زندگی میں اپنی اہمیت جاننا چاہتا تھا۔

آپ میرے وہ منگیتر ہیں جن سے میری زبردستی منگنی کروائی گئی ہے۔کیونکہ "
آپ دولت میں اس شخص سے زیادہ ہیں بس اسی لیے میری لالچی فیملی نے میری
آپ سے منگنی کر دی۔مگر میں بتا رہی ہوں میں شادی صرف اسی سے کروں گی
"جس سے میں محبت کرتی ہوں۔

اس کی بات پہ صالح کا دل چاہا اس کو تھپڑ لگا دے اور اسی لمحے اس کے ذہن کے
کوندے میں ماضی میں کہے گئے اپنے الفاظ لپکے۔

"اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ان دونوں کو زندہ نہیں چھوڑتا بابا۔"

وہ شدت غم اور غصے سے جذبات میں آ کر یہ الفاظ ادا کر گیا۔

"اونہوں تم کبھی ایسا نہیں کرتے۔"

وہ تحمل سے بولے تھے۔

"میں ایسا ہی کرتا بابا"

وہ ضدی لہجے میں گویا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا کر ہی نہیں سکتے۔"

وہ پر اعتماد تھے۔

"مگر کیوں؟"

وہ بے بسی سے بولا۔

"کیونکہ تم صالح ہو۔اپنے نام کا مطلب جانتے ہو؟"

وہ اب اس سے پوچھ رہے تھے۔

"نیک اور پرہیز گار"

کشمکش بھرے لہجے میں جواب دیا۔اس کی بات پر یہ جواب اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک اور مطلب بھی ہے اس کا۔

"کیا؟"

وہ تجسس سے پوچھ رہا تھا۔

شریف۔اور ایک شریف انسان عورت کی بیوفائی پہ اس کو چھوڑ تو سکتا ہے مگر مار"
"نہیں سکتا۔

منظر دھندلا چکا تھا اور آج اسے احساس ہوا تھا کہ اس کا باپ سچ کہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جان سے مارنا تو دور وہ تو اس پہ ہاتھ بھی نہیں اٹھا پایا۔

"کیا مطلب ہے اب ان ساری باتوں کا؟"

وہ سخت لہجے میں بولا۔

دیکھئے مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔میں جس سے محبت کرتی ہوں وہ"
"میرے سامنے بیٹھا ہے اور میں اسی سے شادی کروں گی۔

وہ بلا دھڑک بولی تھی۔

"تو آپ کے گھر والے میرے گھر میں کیا کرنے آئے تھے؟"

وہ تحمل سے گویا ہوا تھا۔کیونکہ اسے عورتوں سے بات کرنے کا سلیقہ آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

صرف اس لیے کہ آپ امیر ہیں میرے گھر والے سب جاننے کے باوجود بھی"
زبردستی میری شادی آپ سے کروا رہے ہیں۔کیونکہ جس سے میں محبت کرتی
"ہوں وہ غریب ہے۔لیکن محبت تو امیری غریبی نہیں نا دیکھتی۔

یہ کیا کہہ بیٹھی تھی وہ۔صالح کا خود پہ قابو ایک پل میں ختم ہوا تھا۔اس نے غصہ اور تکلیف سے پاس پڑا گلدان زمین پہ دے مارا جس سے وہ ٹوٹ کر کرچی کرچی بکھر گیا۔اس آواز پہ ریسٹورنٹ میں موجود لوگوں نے گردنیں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ منگنی ختم سمجھنا۔"

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں۔یہ لو پکڑو اپنی انگوٹھی۔"

غصہ میں منگنی کی انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پکڑاتی وہ اس لڑکے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

صالح نے انگوٹھی کو جیب میں ڈالا۔ ہوٹل مالکان کو نقصان کی ادائیگی کرتا وہ شدید کرب سے پارکنگ تک آیا۔ اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ اس کی ٹانگیں چلنے سے انکاری ہو رہی تھیں۔ وہ فوراً گاڑی میں بیٹھا۔ کانپتے ہاتھوں سے بمشکل ڈرائیونگ کرتا وہ سیدھا اپنی آپی کے گھر آیا۔ بابا کے بعد وہ صرف اپنی آپی سے ہی اپنی پریشانی ڈسکس کر سکتا تھا۔ اس کو وہاں دیکھ کر وہ پریشان ہوئیں کیونکہ اس کا چہرہ یہ بتانے کو کافی تھا کہ آج پھر اس کے زخم ادھیڑے گئے ہیں۔ وہ اس کو لیے اپنے کمرے میں آئیں۔ شکر تھا کہ اس وقت گھر پہ صرف وہیں موجود تھیں۔ اب وہ سکون سے اس کو ڈیل کر سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"صالح کیا ہوا ہے؟"

وہ ڈر رہی تھیں۔

"صالح"

ان کے دوبارہ پکارنے پہ اس نے جیب سے وہ انگوٹھی نکال کر ان کے حوالے کی جس کو دیکھتے ہی وہ پہچان گئیں۔

"روبینہ نے کچھ کہا ہے تم سے؟"

نہ جانے کیوں ان کا دل مختلف واہموں سے گھبرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔"

وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔اسے روبینہ سے کوئی انسیت نہیں تھی جو اس کی محبت کا سن کر وہ روگ لیتا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

وہ بے یقینی میں بیڈ سے کھڑی ہو چکی تھیں۔

"مجھے معاف کر دو صالح۔ پلیز معاف کر دو۔"

انہیں اپنی غلطی کا اندازہ ہو چکا تھا۔ وہ کیوں محتاط ہو کر اس کے رشتے کی جانچ پڑتال نہیں کر پائیں۔ وہ جانتی تو تھیں کہ وہ اس معاملے میں کس قدر حساس ہے پھر بھی انہوں نے اتنا بڑا رسک لیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کہہ رہی ہے کہ محبت امیری غریبی نہیں دیکھتی۔"

وہ ہنسا تھا اور ہنستا ہی چلا گیا۔اور پھر نوشین نے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے دیکھے تھے۔وہ رو رہا تھا۔ہاں صالح منصور ایک جوان مرد شدت غم سے رو رہا تھا۔انہوں نے بیڈ سائیڈ ٹیبل سے ڈھونڈ کر نیند کی دوا نکالی۔وہ جانتی تھی کہ یہ الفاظ اس کے لیے کتنے بھاری تھی اور یہ تکلیف آج اس کو کہاں لے گئی تھی۔ٹیبل پہ موجود پانی کا گلاس اس کو تھماتے انہوں نے اسے نیند کی دوا کھلائی۔وہ جانتی تھیں کہ وہ اکثر یہ گولیاں کھاتا ہے۔

"صالح کچھ غلط نہیں ہوا۔سب ٹھیک ہے۔"

"آپی میرے ساتھ ہی یہ سب کیوں؟"

وہ کرب کے آخری درجے پہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اللہ سے دعا ہے میری۔وہ تمہیں ایسی ہمسفر دے گا جو تمہیں محبت سے زیادہ وفا پہ" "یقین دلوا دے گی۔

"مجھے شادی نہیں کرنی آپی"

وہ غنودگی میں جاتے ہوئے بس یہی الفاظ دہرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم جو کہو گے وہی ہو گا صالح۔بس پر سکون ہو جاو۔"

وہ اس کے سرہانے بیٹھی روتے ہوئے اس کو دیکھتی رہیں۔انجانے میں ہی سہی مگر وہ ایک بار پھر اسے اس اذیت سے گزار چکی تھیں۔جب وہ سو گیا تو وہ بیڈ سے اٹھیں ۔اب ان لوگوں کا کیا حشر ہونا تھا یہ نوشین کے غصے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا۔

وہ سیاہ گہرے اندھیرے میں ایک جنگل میں بھٹک رہا تھا۔ بھوک اور پیاس سے نڈھال اب تو پاوں بھی شل ہو چکے تھے مگر اندھیرا ایسا کہ روشنی کی ایک کرن بھی دکھلائی نہیں دے رہی تھی۔ اچانک کہیں سے روشنی کی ایک جھلک نمودار ہوئی تو وہ اس جانب رخ موڑ گیا۔ قدموں نے اس رخ چلنا شروع کر دیا۔ ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ کسی کی منت بھری آواز اس کے کان کے پردوں کے پار ٹکرائی۔ وہ آواز انتہائی دردناک تھی یوں جیسے کوئی آہ وزاری کر رہا ہو۔ کوئی اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ مگر اس آواز کی پہچان کر پانا اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ آواز سسکیوں میں تبدیل ہوتی گئی۔ وہ اس آواز کو سن کر تڑپ رہا تھا وہ اس کو رونے سے منع کرنا چاہتا تھا مگر وہ بے بس تھا۔

اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔اس نے ارد گرد دیکھا تو کمرہ مکمل روشن تھا۔اس کی نگاہ کھڑکی کی جانب گئی تو باہر سے سورج کی روشنی اندر آتی دکھائی دی۔بے ساختہ اسے جنگل میں موجود روشنی کی جھلک یاد آئی۔اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔وہ روزانہ کوئی عجیب خواب ضرور دیکھتا تھا اور یہ سلسلہ کئی سالوں سے چل رہا تھا۔وہ اس سب کا عادی ہو چکا تھا۔ذہن مکمل بیدار ہوا تو وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اٹھا۔وہ فجر کی نماز مس کر چکا تھا۔نوشین کے گھر سے آنے کے بعد بھی وہ بجھا بجھا سا ہی تھا۔تھوڑی دیر میں نوشین نے گھر والوں کو بھی یہ اطلاع دے دی تھی کہ منگنی ختم ہو چکی ہے۔رات کو وہ سویا تو اب جا کر آنکھ کھلی تھی۔اور زیادہ دیر سوئے رہنے کی بدولت اس کی نماز قضا نماز ہو چکی تھی۔چہرہ یک دم ہی مرجھا سا گیا تھا۔اس کی یہ نیند کی گولیاں بہت بار اس کی فجر قضا کروا دیتی تھیں۔وہ عجیب دوراہے پہ کھڑا تھا۔گولیاں نہ لیتا تو سر درد کی شدت سے پھٹنے کو تیار ہوتا اور اگر کھا لیتا تو اکثر نماز قضا ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

یااللہ معاف کر دے۔ کوشش کروں گا کہ آئندہ ان گولیوں کا استعمال ترک"
"دوں۔

وہ خود بھی اس دوا سے سخت بیزار تھا۔ مگر کیا کرتا۔ ابا کے بعد کوئی نہیں تھا جو رات کو اس کے پاس بیٹھ کر اس کے سر میں انگلیاں پھیر کر اس کو سلاتا۔ کئی سالوں سے وہ انہی نیند کی دواوں کے زیر اثر سو رہا تھا۔

بالآخر وہ فریش ہونے کے لیے روم سے ملحقہ واش روم چلا گیا۔

زندگی کی شدید آزمائشوں میں بھی اس کا اپنے رب سے تعلق نہیں ٹوٹا تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو چھوٹی سی بات پہ اللہ سے بد گمان ہو کر یا تو اس سے دور ہو جاتے ہیں یا مرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس نے زندگی کی بڑی تلخیاں جھیلی تھیں مگر پھر بھی شکوہ کا ایک لفظ بھی اس کی زبان پہ نہیں آیا تھا۔

ہاں صالح منصوران خوش قسمت لوگوں میں سے تھا جن کو آزمائشیں اللہ سے قریب تر کر جاتی ہیں۔

وہ گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے اوپر سفید رنگ کی واسکٹ زیب تن کیے کالج جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ ساتھ ساتھ اپنے سٹوڈنٹس اور کولیگز کے پیغامات پہ نظر ڈال رہا تھا۔ اسی اثنا میں اس کے فون پہ بیل ہوئی جو اس نے فوراً ریسیو کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بچے"

فون کی دوسری جانب سے کچھ کہا گیا۔

دیکھئے آپ نے پر سکون رہنا ہے اور ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار جیتا ہی جائے۔"
ہارنے کا بھی اپنا ہی لطف ہوتا ہے۔آپ کا فوکس صرف خود کی بہتری پہ ہونا چاہئے۔اس کمپیٹیشن میں آپ نے یہ سوچ کر نہیں جانا کہ آپ نے جیتنا ہے بس ایک بات دماغ میں رکھیں کہ آپ بہت خوبصورت کام کرنے جا رہے ہیں۔اللہ کی رضا کو اہمیت دیں۔وہ ناانصافی نہیں کرتا۔آپ کی آواز بہت پیاری ہے آپ نے "دل سے پڑھنا ہے۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جس کے باعث اس کے چہرے پہ تبسم پھیلا۔وہ فون واپس رکھتا اب کالج کی بجائے سیدھا ہال میں جانے کا سوچ رہا تھا۔آج قرآت کا مقابلہ تھا جس میں جیتنے والے کو کالج کی جانب سے آگے بڑھنے کا موقع ملے گا اور اگر وہ دوسرے کالج کے بچوں کے مقابلے میں اچھی قرآت کرتا ہے تو اسے عمرہ کے ٹکٹ سے نوازا جانا تھا۔

وہ سیدھا ہال پہنچا کیونکہ آج لیٹ ہو چکا تھا۔اور معمول کے مطابق آج پھر ایک وین ایک گھنٹہ کے لیے گرلز کیمپس کے سٹاف کو لیے ہال پہنچی تھی۔

وین سے ٹیچرز نیچے اتر رہی تھیں جب وہ گاڑی پارکنگ میں کھڑی کرتا ہال کی جانب بڑھا۔ابھی وہ گیٹ سے دور تھا کہ ایک سٹوڈنٹ بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔یہ صالح کا سٹوڈنٹ تھا جس کو قرآت سکھانے والا وہ خود تھا۔صالح مسکرا کر اس سے بات کر رہا تھا اور دور کھڑی آیت اس کی مسکراہٹ میں کھو رہی تھی۔وہ کتنا خوبصورت مسکراتا تھا۔کاش کہ وہ اس سے کہہ سکتی کہ وہ مسکرایا کرے۔

وہ مسکراتا کیوں نہیں تھا؟

www.novelsclubb.com

کچھ دیر تک وہ اس سٹوڈنٹ کے کندھے پہ ہاتھ رکھے اس کو کچھ ہدایات دیتا رہا جس کو وہ بہت غور سے سن رہا تھا بلکہ پلے باندھ رہا تھا۔کیونکہ ایک اچھا شاگرد اپنے استاد کی کہی باتوں سے ہمیشہ مستفید ہوتا ہے۔ان کے لیے استاد کی باتیں اقوال زریں کا

مقام رکھتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد صالح نے اس کی پیٹھ تھپکی اور وہ اس کے ساتھ ہی ہال کے گیٹ کی جانب بڑھنے لگا۔

"آیت ادھر کھڑی کیا کر رہی ہو؟"

مس آئمہ کی بلند آواز پہ اس نے ایک پل کو نظریں اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو کالے سوٹ پہ کالی چادر پہنے مس آئمہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں گھر میسج کر کے بتا رہی تھی۔"

اس کے قریب پہنچتے وہ آدھی بات گل کر گئی۔

"اچھا اب جلدی چلو۔"

مس آئمہ کے کہنے پہ وہ ان کے ساتھ فی میل ٹیچرز والے حصے کی جانب چل پڑی۔

مقابلے کا آغاز کرنے کے لیے پہلے اس کو تلاوت کے لیے دعوت دی گئی تو وہ باوقار انداز میں چلتا سٹیج کی جانب بڑھا۔اس نے ڈائس پہ موجود مائک کے آگے چہرہ کرتے ہوئے نظریں جھکائے، آنکھیں بند کیے سورہ الرحمن کی چند آیات کی تلاوت کی۔پورا ہال اس کی مسحور کن آواز میں خود کو سحر زدہ پا رہا تھا مگر آیت۔۔۔وہ تو یک ٹک اس کی جانب دیکھتی اپنے دل میں ہلچل محسوس کر رہی تھی۔اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔اس کی آواز میں قرآن پاک سننا ایسا تھا کہ وہ پوری عمر ایک جگہ بیٹھی اس کو سنتی گزار دیتی۔جب وہ سٹیج سے نیچے آیا تو اس کی نگاہیں اس کے ہر قدم کے ساتھ ساتھ اس جگہ تک آئیں جہاں وہ آکر بیٹھا تھا۔مس آئمہ نے اس کے سامنے لیز کا پیکٹ کیا تو وہ ہوش میں آئی۔

"آیت تم پاگل ہو جاو گی۔"

دل ہی دل میں سوچتی وہ اب اس جانب دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی جہاں وہ بیٹھا تھا۔

وہ سب سٹوڈنٹس کی تلاوت بغور سن رہی تھی۔ایک سٹوڈنٹ جب سٹیج پہ آیا تو آیت جان گئی یہ وہی تھا جس سے ہال کے باہر صالح بات کر رہا تھا۔اس کی آواز میں ایک عجیب ہی سکون تھا۔آیت کو اس بچے کی تلاوت سب سے اچھی لگی تھی اور یہ خیال صرف آیت کا ہی نہیں وہاں موجود سب لوگوں اور ججز کا بھی تھا۔صالح منصور کو کسی نے تلاوت سکھائی ہو اور اس کی آواز میں سکون نہ ہو یہ ناممکن تھا۔

تھوڑے وقفے کے بعد مقابلے کا فیصلہ کر دیا گیا۔اور صالح منصور کا سٹوڈنٹ یہ مقابلہ جیت چکا تھا۔

اناؤنسمنٹ ہونے کی دیر تھی اور وہ فرط جذبات کے مارے صالح سے آ کر لپٹا تھا۔ وہ اس کی پیٹھ سہلاتا اس کو اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا۔ بہت سے سٹوڈنٹس اور ٹیچرز نے یہ منظر اپنے کیمرے میں قید کیا تھا اور ان میں سے ایک آیت بھی تھی۔ وہ نہیں جانتی یہ اس سے کیسے ہو گیا تھا مگر وہ اس کو اپنے فون میں دیکھنا چاہتی تھی۔

ایک طرف وہ آنکھیں تھیں کہ اس کو دیکھنے کی چاہ میں وہ کام بھی کر گئیں جو کبھی نہیں کیا تھا اور ایک طرف وہ تھا جو اس سب سے لاعلم ایک مختلف ہی نظریہ سے دنیا کو دیکھا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر آئی تو سب سے پہلے اس کا سامنا ریان سے ہوا جو ایک کتاب میں سر دیے بیٹھا تقریبا رو دینے کو تھا۔ اپنی آپی کی موجودگی محسوس کرتے وہ بے بسی سے کتاب چھوڑتا اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"آپی مجھے نہیں سمجھ آ رہی اس پیریاڈک ٹیبل کی؟"

نویں جماعت کے طالب علم ریان کے لیے کیمسٹری ایک شدید بورنگ اور مشکل سبجیکٹ تھا۔

"ارے کیا ہوا جو سمجھ میں نہیں آ رہا؟"

وہ چادر کو اتار کر سائیڈ پہ رکھتی اب اس کی پریشان صورت کو فکر مندی سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو سرے سے ہی نہیں سمجھ آ رہی۔ایک ٹرینڈ یاد کرتا ہوں تو اس میں" ایکسیپشن آ جاتی ہے دوسرا کرتا ہوں تو اس میں بھی ٹرینڈ تبدیل ہوتا جاتا ہے۔یہ "کیسا ٹرینڈ ہوا جو ایک ہی چیز کے لیے ایک رو میں نہیں چل رہا۔

منہ بسورے وہ کیمسٹری نامی بلا سے سخت اکتایا ہوا دکھ رہا تھا۔

دیکھو ریان ہم تینوں بہن بھائی ہیں مگر ہماری عادات و اطوار ایک دوسرے سے" یکسر مختلف ہیں۔سب کہتے ہیں عنایہ اور میں ایک جیسی ہیں مگر ظاہری طور پر ایک جیسا ہونے کا یہ مطلب تو نہیں نا ہوتا کہ ہماری ساری خصوصیات ایک دوسرے سے میچ کریں۔ہاں کچھ چیزیں ہم میں مشترکہ ہوں گی وہ بھی شاید اس لیے کہ ہم ایک ساتھ رہتے ہیں تو ہماری کچھ عادات ایک دوسرے سے میل کھا جاتی ہیں۔اسی طرح پیریاڈک ٹیبل بھی ہے اس میں بھی مختلف فیملیز ہیں جن کو فیملی اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی چند خصوصیات ایک دوسرے سے میل کھاتی ہیں مگر وہ سب

ایک جیسے تو نہیں نا ہو سکتے۔ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پہ یونیک ہوتا ہے۔تو بس اسی لیے ان ٹرینڈز میں ردوبدل آتی رہتی ہے۔اگر تم اس کو سمجھ کر پڑھو گے اور ہر ایلیمنٹ کو اس کی حیثیت سے سمجھو گے تو تمہیں دقت نہیں ہو گی لیکن اگر تم باقی کی بیس پہ اس کو پرکھنا چاہو گے تو ناکام ہو جاو گے۔"

اس کی باتیں منطق سے بھرپور تھیں۔اس نے کیمسٹری کو بھی زندگی سے ریلیٹ کیا تھا۔

"آپی آپ تو کمال ہیں یار۔آپ کے سٹوڈنٹس کو تو ٹاپ کر جانا چاہیئے۔"

وہ اب تھوڑا پر سکون نظر آ رہا تھا۔

ہاں تو تمہیں بھی میں پڑھاوں گی کیمسٹری آج سے تاکہ تم نے جو میرے فیورٹ "
"سبجیکٹ کا برا امیج اپنے ذہن میں بنایا ہوا ہے اس کو پار لگاوں۔

"آپ ڈانٹتی بہت ہیں اسی لیے میں آپ سے نہیں پڑھتا۔"
وہ اس کو حقیقت بتا رہا تھا۔

ہاں تو ڈانٹنے والی حرکتیں کرو گے تو ہی ڈانٹوں گی اور مجھے کونسا شوق ہے کہ اپنا گلہ "
خراب کروں۔اچھا گلے سے یاد آیا۔مجھے ایک گلاس پانی ہی پلا دو یار گلہ خشک ہو رہا
"ہے۔

"ابھی آیا آپی"

وہ بھاگتے ہوئے اس کے لیے پانی لینے کچن میں گیا اور وہ اس کی کتاب ہاتھ میں تھامتے ہوئے اس پہ بنے کارٹون دیکھ کر مسکرا رہی تھی جو غصہ اور بے بسی میں ریان نے اس کتاب کی توہین میں بنائے تھے۔

وہ اپنے کمرے میں موجود کھڑکی میں کھڑی کسی سوچ میں کھوئی ہوئی تھی۔جب فون کی بیل نے اس کی سوچوں میں انتشار برپا کیا۔وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتی آنے والے کے نام کو دیکھنے لگی۔اور پھر یس کا بٹن دباتے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بہت بہت مبارک ہو۔میرا تو خوشی سے برا حال ہونے والا ہے۔پر میں ناراض ہوں۔"

فون کی دوسری جانب موجود خبر سنتے ہی اس کے صبیح چہرے پہ مسکراہٹ سے زیادہ ہنسنے کا تاثر تھا۔وہ پر مسرت دکھ رہی تھی۔اس کو تھوڑا دکھ بھی ہو رہا تھا۔ مگر وہ اس سے مل کر بات کرنے کا سوچ کر اب صرف خوش خبری کی جانب متوجہ تھی۔

"بالکل۔کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں دیر کروں گی؟"

تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد خدا حافظ کہتے وہ موبائل میں موجود تصویر دیکھنے لگی جو ایک نومولود بچے کی تھی۔جو غالبا اس بچے کی پیدائش کے چند گھنٹوں بعد کی لی گئی تھی۔فون کو ہاتھ میں ہی تھامے وہ جلدی سے اپنی ماما کے پاس آئی جو کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

"ماما"

وہ پر جوش آواز میں بولی۔

"ہاں بولو۔"

"ارحا کو اللہ نے بیٹے سے نوازا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ۔اللہ ماں بچے دونوں کے نصیب بہت اچھے کرے۔"

"آمین"

وہ بار بار فون میں موجود تصویر دیکھ رہی تھی۔اس کو بچے بہت پسند تھے۔اور وہ بچوں کے ساتھ ہمیشہ بچہ ہی بن جایا کرتی تھی۔اور یہ تو اس کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ کا بیٹا تھا۔اس کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

"پھر کب جا رہی ہو؟"

ہانڈی میں چمچہ ہلاتے وہ اس سے مخاطب ہوئیں۔

امم۔۔۔بس آج ہی جا کر شاپنگ کروں گی۔اور کل اس کے گھر چلی جاوں گی۔"

"یہ تو بہت اچھا ہوا کہ کل ہی سیلری ملی ہے اب تو خوب شاپنگ کروں گی۔

وہ پر جوش سی انداز ے لگاتی پر مسرت تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔پر شاپنگ پہ کس کے ساتھ جاو گی۔"

ویسے تو میں ارحا کے ساتھ ہی جاتی تھی مگر اب تو ایسا ممکن نہیں تو سوچ رہی ہوں"
"کہ خود ہی چلی جاوں۔

" صحیح ہے۔اور ہاں میری طرف سے بھی مبارکباد دینا۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ماما۔"

وہ اپنے کمرے میں آئی اور اپنا بیگ تھامتے چادر کو اچھے سے اوڑھتی مال کے لیے نکل گئی۔مال میں آکر تو اسے ٹائم کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔اور اکیلے شاپنگ کرنا بھی اس کے لیے ذرا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ اتنے چھوٹے بچوں کے

لیے کس کس چیز کی شاپنگ کرنی چاہیئے۔عنایہ کی شاپنگ اس نے اس وقت شروع کی تھی جب وہ چار سال کی تھی تو ایسے میں ایک نومولود بچے کے لیے شاپنگ کرنا اسے کافی مشکل لگ رہا تھا۔

وہ کافی دیر سے پریشان کھڑی موبائل پہ کچھ دیکھنے میں مصروف تھی کہ ایک عورت اس کے پاس آئی۔

"سب خیریت تو ہے؟ کیا میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں؟"

نوشین اس لڑکی سے مخاطب ہوئی جو پریشان نظروں سے کبھی فون کی سکرین کو دیکھتی تو کبھی ہاتھوں میں موجود شاپنگ بیگز کو۔

"جی پلیز۔کیا آپ میری کچھ ہیلپ کر دیں گی۔"

اس عورت کی عمر دیکھ کر آیت کو اتنا اندازہ تو ہو چکا تھا کہ وہ اس کو بہت بہتر گائیڈ کر سکتی ہیں۔

"جی ضرور۔اگر میں آپ کے کام آسکوں تو مجھے خوشی ہو گی۔"

نوشین کو یہ لڑکی بہت بھلی اور پیاری معلوم ہوئی تھی۔اور اس کے چہرے پہ پریشانی ان کو اچھی نہیں لگی۔

"آپی وہ دراصل میری بیسٹ فرینڈ کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے تو میں اس کی شاپنگ کے لیے آئی تھی مگر اب مجھے اندازہ نہیں ہو رہا کہ کیا رہ گیا ہے۔"

وہ نروس سی ان سے کہہ رہی تھی۔

"فکر نہیں کرو پیاری لڑکی۔میں تمہیں سب بتا دیتی ہوں۔"

اس لڑکی کا ان کو آپی کہنا اور اتنے پیار سے بات کرنا ان کے دل کو بہت اچھا لگا۔

آیت نے ان کی مدد سے اپنی شاپنگ مکمل کی۔اور ان کا ڈھیروں شکریہ ادا کیا۔اور پھر اپنی شاپنگ مکمل کرتی وہاں سے چلی گئی۔نوشین اس کو دیکھتی دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی۔

"کاش کہ صالح کو بھی ایسی ہی کوئی پیاری لڑکی مل جائے۔"

پوری دلجمعی سے دعا مانگتی اب وہ اپنی شاپنگ میں مصروف ہو گئیں۔

اگلے روز کا لائحہ عمل تیار کرتے وقت اس نے سوچا کہ وہ کالج سے واپس آ کر پھر ارحا کے گھر جائے گی۔ارحا اپنے سسرال کے ساتھ نہیں رہتی تھی۔اس کے شوہر کی جاب اسی شہر میں تھی جس کے باعث وہ لوگ اپنے آبائی گھر سے یہاں منتقل ہو گئے تھے۔چونکہ وہ اکیلی ہی ہوتی تھی اس لیے آیت کافی بار اس کے گھر جا چکی تھی۔وہ کالج سے گھر واپس آنے کے بعد ارحا کے گھر جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ سی گرین شرٹ کے ساتھ سفید ٹراوزر اور سفید ہی دوپٹہ لیے،خوبصورت چہرے پہ ہلکا سا میک اپ کیے وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔اس نے کبھی اوبر میں سفر نہیں کیا تھا۔اسے اکیلے ٹیکسی میں جانے پہ گھبراہٹ ہوتی تھی اسی لیے وہ رکشہ پہ سفر کرنا ہی مناسب سمجھتی تھی۔اور معاذ کو وہ کہنا نہیں چاہتی تھی۔اس کے نزدیک وہ پہلے ہی اسے کالج سے پک اینڈ ڈراپ دے کر ان پہ بڑا احسان کر رہا تھا۔اس سے زیادہ وہ اسے تنگ نہیں کر سکتی تھی۔ریان اس کے لیے رکشہ لے آیا

www.novelsclubb.com

تھا جس میں سوار ہوتی وہ ارحا کے گھر کی جانب رواں دواں ہوئی۔گھر کے باہر اتر کر اس نے رکشہ والے کو پیسے دیے اور ڈھیروں شاپنگ بیگز اٹھائے اس کے گھر کے دروازے پہ بیل دی۔چند لمحوں بعد دروازہ کھول دیا گیا۔یہ ارحا کے گھر کام کرنے والی ملازمہ تھی جس نے آیت کو دیکھتے ہی خوش دلی سے اسے سلام کیا اور اس کے ہاتھ سے چند شاپنگ بیگز اٹھائے ارحا کے کمرے کی جانب چل پڑی۔ارحا آپریشن کے دو دن بعد گھر آئی تھی۔اور وہ ہسپتال میں اس کو اطلاع نہیں دے سکی۔اسی لیے کل گھر آتے ہی اس نے آیت کو اطلاع دے دی تھی جس پہ چند شکوے کرتی بالآخر وہ مان گئی تھی۔ارحا کا گھر دو پورشن کا تھا۔ارحا نیچے والے فلور پہ ہی رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے کمرے میں گئی۔ارحا پہلے تو چند لمحے حیرت و بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھتی رہی اور پھر کھل کے مسکرا دی۔وہ اس کی اچانک آمد کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔اس کا خیال تھا کہ وہ کم از کم دو تین دن بعد ہی آئے گی۔مگر وہ

آیت ہی کیا جو دوسروں کو حیران نہ کر دے۔آیت سیدھا بے بی کاٹ کے پاس گئی اوع بے بی کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا۔

"ماشاءاللہ کتنے پیارے ہو تم۔"

وہ اس کے چھوٹے چھوٹے ملائم اور نرم و نازک ہاتھوں کو تھامتی لہجے میں بے پناہ محبت سموئے بولی۔

خالہ آگئی ہے۔جلدی سے آنکھیں کھول لو پیارے بے بی۔اور ہاں اپنی ماما سے" "کہہ دو میں ان سے ناراض ہوں۔

وہ سوئے ہوئے بچے سے مخاطب ہوتے اس کو سنا رہی تھی جو اس کی بات پہ مسکراہٹ دبائے اس کو دیکھ رہی تھی۔

ارحا کے بے بی اپنی خالہ کو بتاو میں بھولی نہیں تھی۔میرے پاس فون ہی نہیں"
موجود تھا اور میں نے بے بی کے بابا سے کہا بھی تھا کہ اس کی خالہ کو بتا دیں مگر
"ہسپتال میں مصروفیت کے باعث وہ بھول گئے۔

شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کو سارا مسئلہ بتا گئی۔

خالہ کی جان،اپنی ماما سے کہہ دو کہ آیت بہت جلد معاف کر دیتی ہے۔بس کوئی"
ایک بار اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو آیت اسے معاف کرنے میں ایک لمحہ بھی
نہیں لگاتی۔اپنی ماما سے کہہ دو آیت نے انہیں ان کے سنگین جرم کے باوجود معاف
"کیا۔

پیارے سے سوئے ہوئے بچے کی جانب دیکھ کر بولتے ہوئے وہ ارحا کو معاف کر کے اس پہ احسان عظیم کر چکی تھی۔

"یار پھر اتنی دور کیوں کھڑی ہو۔مجھے ایسے لگ رہا کہ بے بی کے آتے ہی تم اپنی بیسٹی کو بھول گئی ہو۔"

وہ اب کہ روہانسی ہو رہی تھی۔کیونکہ مس آیت جوں کی توں وہیں کھڑی تھی۔مگر اس کے لہجے کو محسوس کرتے وہ فوراً اس کے پاس آئی اور اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھتے اس کے گرد اپنے بازو حائل کر گئی۔اس کے دائیں گال کو چومتے ہوئے وہ بہت خوش تھی۔

ارحا سچی بے بی بالکل تم پہ گیا ہے۔اتنا ڈھیر سارا پیار ا ہے۔" وہ اس کے پاس سے "
اٹھتی بیڈ کی پائنتی کے پاس بیٹھ گئی۔

"تم پہ جائے گا تو چھا جائے گا میری ڈول۔"

"یہ تم مجھے جو مسکے لگا رہی ہو نا خوب جانتی ہو۔"

وہ اس کو ڈپٹنے والے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

بس کر جا میری ماں۔بندہ طبیعت پوچھ لیتا ہے۔اور تمہارے گلے شکوے ہی دور "
"نہیں ہو رہے۔

"اچھا اچھا بھئی۔تو بتائے محترمہ آپ کی طبیعت اور مزاج کیسے ہیں؟"

آنکھوں میں شرارت سموئے وہ کہہ رہی تھی مگر محترمہ کہتے ہی اس کے کانوں میں ایک آواز گونجی اور ایک لمحے میں کسی کا عکس اس کی آنکھوں کے پار لہرایا۔بے ساختہ ایک خوبصورت مسکان نے اس کے چہرے کو دلکشی بخشی۔

"آپ کو دیکھ کر بالکل پرفیکٹ۔"

ارحا کی آواز پہ وہ سر جھٹکتی اپنے خیالات سے باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

"بڑا کوئی ڈپلومیٹک جواب دیا ہے تم نے۔"

وہ اسے چھیڑ رہی تھی۔

"ہاں تو اچھا ہے نا۔ایسا جواب دو کہ اگلے انسان کو جلدی سمجھ میں ہی نہ آئے۔"

"اچھا آنٹی کہاں ہیں؟"

اسے اچانک ارحا کی ماما کا خیال آیا جو اس کی دیکھ بھال کے لیے آئی ہوئیں تھیں۔

"وہ دوسرے کمرے میں نماز پڑھ رہی ہیں۔بس آتی ہی ہوں گی۔بلکہ لو آ گئیں۔"

ارحا کی ماما نے کمرے میں داخل ہوتے اس کو سلام کیا جس پہ آیت نے ان سے پیار لیا۔حال چال پوچھنے کے بعد وہ آیت کے لیے کچھ کھانے پینے کا بندوبست دیکھنے کچن کی جانب چلی گئیں۔وہ اس کے لیے سنیکس اور کولڈ ڈرنک لیے کمرے میں آئیں اور تینوں محو گفتگو ہو گئیں۔چند منٹوں بعد کسی خیال کے تحت انہوں نے ملازمہ کو آواز دی۔

"صابرہ جو سنیکس کچن میں پڑے ہیں وہ اوپر احسن کو دے آو۔"

صابرہ ان کی بات پہ عمل کرتے وہاں سے چلی گئی۔

"اوپر کوئی رہتا ہے ارحا؟"

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اوپر والے فلور پہ کوئی رہائش پذیر ہے۔

ہاں ایک عورت اپنے معذور بیٹے کے ساتھ کسی گھر کی تلاش میں تھی۔انہیں" نہایت مناسب قیمت پہ گھر چاہیئے تھا۔تو نوید کے جاننے والے نے نوید سے بات کی "جس پہ انہوں نے مجھ سے مشورہ کیا اور میں انکار نہیں کر سکی۔

"او چلو یہ تو اچھا کام کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

پتا نہیں کیوں ارحا مجھے اس عورت کی آنکھوں میں عجیب ویرانی محسوس ہوتی" ہے۔اس کا بیٹا اسے بے حد تنگ کرتا ہے مگر وہ پھر بھی تنگ نہیں آتی۔اسے ہمیشہ سینے سے لگائے رکھتی ہے۔بس میری تو یہی دعا ہے کہ اللہ اس کے بیٹے کو ٹھیک کر "دے اور اسے بھی سکون دے دے۔

وہ اداسی بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آمین"

وہ اس کے جواب میں بس یہی کہہ پائی۔اسے اس عورت سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔وہ باتیں کرتی رہی اور اسی طرح تین گھنٹے گزر گئے۔وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔بے بی کو ڈھیر سارا پیار کرتی،ارحا کے ماتھے پہ بوسہ دیتی،اس کی

والدہ سے پیار لیتی وہ بیرونی دروازے کی جانب آئی جب اسے سیڑھیوں پہ قدموں کی چاپ سنائی دی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک خوبصورت، سادہ اور نفیس خاتون سیاہ عبایا میں ملبوس نیچے آتی دکھائی دی۔وہ خاتون اس کے پاس آ کر رکی تو اس نے اپنا انٹروڈکشن کروایا۔حال چال پوچھنے کے بعد وہ عورت نقاب کرتی باہر کو چلی گئی۔

اس کے نکلتے ہی آیت بھی گیٹ عبور کرتی باہر آ گئی اور رکشہ میں بیٹھ کر گھر کو روانہ ہوئی۔اس عورت کا چہرہ اسے بہت جانا پہچانا محسوس ہو رہا تھا۔حالانکہ اس نے اس عورت کو پہلی بار دیکھا تھا۔وہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ اس نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔مگر پھر بھی اس کے چہرے میں کسی سے بے حد مماثلت تھی۔

معاذ کی والدہ نے اس کے بابا سے بات کرنے کا سوچا ہوا تھا۔ وہ غصے کے ذرا تیز تھے جس کے باعث انہیں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ اور بات بھی تو ایسی تھی کہ ان کی فکر بجا تھی۔

صدیقی صاحب گھر آئے تو انہوں نے پانی پیش کیا۔ پانی پینے کے بعد وہ فریش ہونے کے لیے چلے گئے۔ وہ کھانے کے انتظامات کو دیکھنے کچن میں چلی آئیں۔ ملازمہ کو ہدایات دیتے ہوئے وہ لگاتار اسی سوچ میں محو تھیں کہ بات کیسے شروع کریں۔ اتنی دیر میں معاذ بھی گھر آ چکا تھا۔ کچن سے اپنی ماں کی آوازیں سن کر وہ سیدھا وہیں چلا آیا۔ ملازمہ کو باہر جانے کا کہہ کر وہ اپنی ماں سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ماما آپ نے کہا تھا کہ آپ آج بابا سے بات کریں گی؟"

وہ آج ٹینشن میں تھوڑا جلد ہی آ چکا تھا اور اب اپنی تسلی چاہتا تھا۔

"بیٹا وہی سوچ رہی ہوں۔"

کنپٹی کو انگلیوں سے مسلتے انہوں نے جواب دیا۔

"ماما پلیز بابا کو منا لیجیے گا۔"

وہ منت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

معاذ میں بات ضرور کرنے جا رہی ہوں۔وہ بھی صرف تمہاری ضد کی خاطر۔ مگر" ایک بات یاد رکھنا کہ میں تمہارے بابا سے کبھی بحث نہیں کروں گی۔انہوں نے عمر گزاری ہے۔ ہمیں دنیا کے سرد و گرم سے بچا کر رکھا ہے۔وہ تمہارے کے لیے ہمیشہ بہترین فیصلہ ہی لیتے ہیں۔اور وجیہہ سے شادی والا معاملہ بھی انہوں نے

بہت سوچ سمجھ کے ہی طے کیا تھا۔اگر تو آیت تمہارے نصیب میں ہوئی تو خود بخود آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ورنہ اپنی اس پسند کو اس حد تک خود پہ سوار نہ کرو کہ نہ ملنے کی صورت میں تم دنیا سے اور خود سے روٹھ بیٹھو۔"

وہ نہایت سمجھ داری سے اسے سمجھانے کی کوشش میں مگن تھیں۔

"ماما نصیب کے لیے کوشش کرنا تو ہمارا حق ہے نا۔"

اس نے اپنے تئیں ایک لاجواب بات کہی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک کہہ رہے ہو۔مگر ہم صرف کوشش ہی کر سکتے ہیں۔کسی چیز کا ملنا یا نہ ملنا یہ اس مالک کے اختیار میں ہے جو بہترین فیصلے لیتا ہے۔تو کبھی بھی اس کے فیصلے میں کجی نہیں نکالنا۔"

"ماما میں رب کے فیصلے پہ راضی ہو جاوں گا۔ مگر میں کوشش ضرور کروں گا اور جس حد تک ہو سکا اس حد تک اس کو اپنے نصیب میں مانگوں گا۔"

"اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دلائیں۔"

انہوں نے دل سے اس کو دعا دی۔ آخر کو ماں تھیں اور اپنے بیٹے کی خوشیاں انہیں بے حد عزیز تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ بھی تو کہہ سکتی ہیں نا کہ اللہ تمہیں آیت دے دے۔"

اس نے روٹھنے والے لہجے میں کہا۔

میں کبھی تمہیں وہ دعا نہیں دوں گی جس کے بارے میں مجھے یقین ہی نہیں ہو کہ "
"آگے جا کر وہ تمہارے لیے بہتر ثابت ہو گی بھی یا نہیں۔

انہوں نے ایک پائیدار بات کہی۔

"وہ بی بی جی کھانا لگا دوں۔"

ملازمہ دستک دیتے دروازے پہ کھڑی ہی استفسار کر رہی تھی جس کے باعث ان کی باتوں میں انتشار برپا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہاں معاذ بھی آ گیا ہے۔بیٹا فریش ہو آو پھر میں کھانا نکالو۔تمہارے بابا کمرے میں "
ہیں۔یقینا انہیں بھوک لگی ہو گی۔اور فکر مت کرو وہی ہو گا جو تمہارے لیے
"بہترین ہو گا۔

معاذ وہاں سے چلا گیا۔وہ ملازمہ کے ساتھ مل کر ٹیبل پہ کھانا سیٹ کر رہی تھیں جب صدیقی صاحب اور معاذ دونوں ڈائننگ کے پاس آئے۔اپنی اپنی نشست سنبھالتے وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔وقفے وقفے سے باتوں کا دور بھی چلتا رہا۔کھانے سے فارغ ہو کر صدیقی صاحب ٹی وی لاونج میں چلے آئے۔یہ ان کی چائے کا وقت تھا جو وہ نیوز دیکھتے ہوئے لیتے تھے۔رخسانہ بیگم ان کی چائے لیے ٹی وی لاونج میں چلی آئیں۔ان کی طرف چائے کا کپ بڑھاتے وہ اپنا کپ تھامے ان کے ساتھ ہی صوفہ پہ براجمان ہو گئیں۔وہ چائے کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ ٹی وی پہ موجود سیاسی شو دیکھ رہے تھے اور رخسانہ بیگم کمرشل کا انتظار کرنی لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کے سیاسی ٹاک شو کے شوق سے بخوبی واقف تھیں اس لیے درمیان میں مداخلت کرنا اچھا نہیں سمجھا۔جیسے ہی کمرشل آیا انہوں نے گلا کھنکھار کے صدیقی صاحب کو مخاطب کیا۔

"مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"تو بیگم اس میں اجازت لینے والی کونسی بات ہے؟"

مسکرا کر کہی جانے والی بات نے انہیں حوصلہ دیا۔

"معاذ کے بارے میں بات کرنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ پریشان سی دکھائی دے رہی تھیں۔

"رخسانہ جو بات ہے کہو۔"

وہ سنجیدہ ہوئے تھے کیونکہ انہیں معاملہ بھی نازک لگ رہا تھا۔

"معاذ وجیہہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔"

بالآخر انہوں نے پٹاری کھولی۔

"پھر کس سے کرنا چاہتا ہے؟"

انہوں نے نہایت سادہ لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آیت سے۔"

وہ ایک جھٹکے سے بول پڑیں۔

"امم۔۔۔تو صاحبزادہ یہ بات خود کیوں نہیں کرنے آیا؟"

"وہ۔۔۔"

انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہیں۔

"دیکھو بیگم میں کسی کی بیٹی کو کسی صورت ریجیکٹ نہیں کر سکتا۔وہ بھی جب وہ میرے عزیز بھائی کی لاڈلی بیٹی ہو۔"

وہ نہایت تحمل مزاجی سے انہیں سمجھا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو نہیں لگتا کہ وجیہہ سے معاذ کا رشتہ طے کرتے وقت آپ کو معاذ سے بھی پوچھ لینا چاہئے تھا؟"

اپنے دل میں آئی بات وہ زبان پہ لے آئیں۔

بالکل لگتا ہے۔مجھے حقیقتا ایک بار معاذ سے اس کی رائے لینی چاہیئے تھی۔ مگر اب"

"چونکہ رشتہ طے ہو چکا ہے تو میں کبھی بھی اس رشتے کو نہیں توڑوں گا۔

نرم لہجے میں کہتے وہ آخر میں اٹل لہجے میں گویا ہوئے۔

"مگر معاذ ایسا نہیں چاہتا۔"

اگر وہ معاذ کو رد کر دیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ورنہ میں خود کبھی انکار نہیں کروں"

"گا۔

"لیکن وہ معاذ کو رد کیوں کریں گے؟"

www.novelsclubb.com

وہ غصے بھرے لہجے میں بولیں آخر کو ایک ماں تھیں اور انہیں اپنے بیٹے میں ایسا کوئی نقص نظر نہیں آرہا تھا جس کی بنا پہ وہ اسے انکار کر دیں۔

اگر آپ ایک خوبصورت، سلیقہ شعار، معصوم اور پڑھی لکھی لڑکی کو انکار کر سکتے " ہیں تو وہ کیوں نہیں؟ اب میں مزید اس ٹاپک پہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ آئندہ میرے سامنے احتیاط کرنا۔"

انہیں حقیقت سے آگاہ کرتے وہ آخر میں تنبیہی انداز میں بولے۔ جس پہ وہ خاموش ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

سچ ہی تو کہہ رہے تھے وہ۔ ہم دوسروں کی بیٹیوں کو رد کرتے وقت ایک بار بھی نہیں سوچتے کہ اگر کوئی ہماری بیٹی کو بھی ایسے ہی رد کرے تو اس پہ کیا گزرے۔

اور صدیقی صاحب تو پھر بیٹے کی بات کر رہے تھے۔

صالح اس وقت سٹوڈنٹس کے ٹیسٹ چیک کرنے میں مصروف تھا جب اس کے فون پہ کال آئی۔ نمبر کے ساتھ نام دیکھتے ہی اس نے کال ریسیو کی۔

"جی آپی"

سلام دعا کے بعد وہ اپنی آپی کی بات سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو ٹھیک ہے مگر مجھے تھوڑی دیر ہو جائے گی۔"

فون کی دوسری جانب سے کہے گئے جملے پہ اس نے ہاں میں سر ہلایا اور فون بند کر دیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر سیڑھیوں سے نیچے آتا دکھائی دیا۔ سفید

اور سیاہ چیک دار شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہنے، شرٹ کے بازوؤں کو کہنیوں تک موڑے وہ اجلت میں سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

"ارے صالح کدھر جا رہے ہو؟"

شائستہ جو کہ کچن سے باہر نکلی تھی اس کو جلد بازی میں جاتا دیکھ پوچھ بیٹھی۔

"بھابھی وہ آپی کو کچھ سامان بدلوانا تھا جو انہوں نے دو دن پہلے خریدا اور تیمور بھائی مصروف ہیں تو آپی کہہ رہی تھیں کہ میں ان کو لے کر مال چلا جاؤں۔"

"تم مال جا رہے ہو تو ایک منٹ ٹھہرو میں نے گروسری کی لسٹ بنائی ہوئی ہے۔ وہ بھی لیتے آنا۔"

"ٹھیک ہے بھابھی۔بس جلدی سے لادیں۔آپی ویٹ کر رہی ہیں۔"

وہ گھڑی پہ ٹائم دیکھتے ہوئے بولا۔

"ابھی آئی بس"

دو منٹ میں وہ اس کو لسٹ تھما چکی تھی۔لسٹ کو فولڈ کرتا وہ اپنی پینٹ کی جیب میں اڑس گیا۔پندرہ منٹ بعد وہ اپنی آپی کے گھر کے باہر موجود تھا۔اس نے گاڑی کا ہارن بجایا تو وہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ باہر نکل آئیں اور گاڑی میں فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے اندر جا بیٹھیں۔چند منٹ بعد وہ مال میں موجود تھے۔اس کی آپی دکان والوں کو جھڑکتی ہوئی ان کا ڈیفیکٹڈ سامان واپس کر رہی تھیں۔سامان تبدیل کروانے کے بعد اس نے آپی کے ساتھ مل کر گھر کی گروسری کی۔اتنی دیر میں ان

کے چھوٹے بیٹے نے آئس کریم کی رٹ لگائی ہوئی تھی۔ جس کو وہ بمشکل خاموش کروا رہا تھا مگر وہ کسی صورت چپ نہیں ہو رہا تھا۔

صالح اس نے چپ نہیں کرنا جب تک آئس کریم نہیں کھالے گا۔امم۔۔۔۔ایسا" "کرتے ہیں آئس کریم پارلر چلتے ہیں۔

وہ اپنے بیٹے کی ضد کے بارے میں جانتی تھیں اسی لیے ایک بہتر مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"بہتر"

وہ اپنے بھانجے کو اٹھائے اب اس کو آئس کریم پارلر چلنے کا کہہ کر خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔جو اس کی بات پہ یقین کرتا خاموش ہو گیا مگر مشکوک نگاہوں سے وقفے وقفے سے پورا راستہ اس کو دیکھتا رہا۔

"آپی یہ بچے کتنے چالاک ہوتے ہیں۔اپنی منوا کر ہی چھوڑتے ہیں۔"

مسکرا کر ڈرائیونگ کرتا وہ انہیں اپنی رائے سے آگاہ کر رہا تھا۔

"ہاں یہ تو ہے۔ایک نمبر کے بلیک میلرز ہوتے ہیں۔مجال ہے جو اپنی بات سے پیچھے ہٹ جائیں۔جو ضد کرتے ہیں انہیں پوری کرنا تو فرض ہی سمجھ لیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مگر کچھ ضدیں انسان کو پوری زندگی کا غم دے جاتی ہیں۔"

وہ نجانے کس یاد میں کھویا یہ الفاظ ادا کر گیا۔

"صالح"

اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دھرتی وہ تشویش سے گویا ہوئیں۔

"میں ٹھیک ہوں آپی۔بس جنرل بات کر رہا تھا۔"

ان کے ہاتھ کو تھپکتا وہ چہرے پہ مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولا۔

"ہوں۔"

وہ دونوں وقفے وقفے سے کوئی نہ کوئی بات کرتے رہے اور آن کی آن میں آئس کریم پارلر پہنچ گئے۔

www.novelsclubb.com

آج ریان کے سکول پرائزڈ سٹریبیوشن کی تقریب تھی۔چونکہ ریان نے پری بورڈ میں اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی تھی اسی لیے آج اس کو شیلڈ سے نوازا

جانا تھا۔اور ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ آیت کے چاہنے والوں کی خوشی کا کوئی موقع ہو اور آیت وہاں موجود نہ ہو۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ معاذ کو کہہ دے گی کہ وہ اس کو گھر کی بجائے ریان کے سکول ڈراپ کر دے۔

حسب معمول وہ آفس سے واپسی پہ اس کے کالج کے باہر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر آج وہ گاڑی سے باہر نہیں آیا تھا۔اس کا ذہن سوچوں کے بھنور میں پھنسا ہوا تھا۔ کل اس نے اپنے ماما بابا کی باہمی گفت و شنید ملاحظہ کی تھی جس کے باعث اب وہ اس کا کوئی حل نکالنے کا متلاشی تھا۔آیت کی آواز پہ وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔

"ارے معاذ بھائی خیریت تو ہے۔آج آپ بہت خاموش ہیں۔"

اس کی غائب دماغی نوٹ کرتی وہ اس سے استفسار کر رہی تھی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔"

چہرے پہ بمشکل مسکراہٹ سجائے وہ اس کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔ جس کا صبیح اور خوبصورت چہرہ اس سیاہ چادر میں روشن لگ رہا تھا۔

"ایسی ہی بات ہے بھئی۔ میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب ہی نہیں دیا۔"

وہ منہ بسورے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیئر کزن بس کام کی مصروفیت کے باعث آج تھکاوٹ کچھ زیادہ ہی ہو گئی۔"

اب وہ اس کو کیا بتاتا کہ یہ تھکاوٹ کام کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی ذہنی تھکاوٹ ہے۔

جب آپ زیادہ مصروف ہوتے ہیں تو مجھے کال کر دیا کریں میں اس روز رکشہ میں آجایا کروں گی۔ویسے بھی مجھے رکشہ کے سفر میں کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔"

وہ اس کی تھکاوٹ کے پیش نظر سمجھ داری سے اس کو مشورہ دے رہی تھی جس کی بات پہ اس کے چہرے پہ چھائی ساری پریشانی اور کلفت ہوا ہوئی تھی۔آیت اس کا خیال کرتی ہے یہ سوچ ہی اس کے لیے نہایت خوش کن تھی۔

"ڈیئر کزن تمہارے لیے بندہ ہمیشہ حاضر ہے۔"

نہایت فراخ دلی سے کہتے ہوئے وہ دراصل اسے اپنے دل کی بات سے آگاہ کر رہا تھا۔جس کی سوچ کبھی اس زاویے پہ آ ہی نہیں سکتی تھی جہاں سے وہ بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر آج ایک فیور مزید دے دیں۔"

آیت میں تمہیں کوئی فیورز نہیں دیتا ہوں جو تم یوں کہہ رہی ہو۔مجھے خوشی ہوتی"
"ہے کہ میں تمہارے اور ماموں کے کام آسکوں۔
وہ اس کو جتا رہا تھا کہ اس کے کام کر کے وہ کبھی تھکتا نہیں ہے۔

"آپ تو بہت اچھے ہیں معاذ بھائی۔"
وہ خوش دلی سے اسے کی تعریف میں بولی۔آہ۔۔اس کی ہر جگہ تعریف کر دینے کی
عادت۔۔۔۔

اچھا بتاو کیا کہنے والی تھی۔"وہ گاڑی کو سٹارٹ کرتا اب روڈ پہ گاڑی ڈال چکا تھا۔"

www.novelsclubb.com

آج ریان کو شیلڈ ملنی ہے فرسٹ پرائز کی۔تو آپ مجھے اس کے سکول ڈراپ کر"
"دیں پلیز۔

نہ جانے کیوں لیکن معاذ سے اتنے احسانات لینا آیت کو اچھا نہیں لگ رہا تھا اسی لیے پلیز کا لفظ استعمال کر گئی۔

"آئیندہ مجھے پلیز نہیں کہنا آیت۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کو سختی سے ٹوک گیا تھا۔

"اچھا آئیندہ نہیں کہوں گی۔"

وہ اچھے بچوں کی طرح فوراً ہی مان گئی تھی۔ وہ گاڑی کو اب ریان کے سکول کی جانب موڑ چکا تھا۔ چند منٹ کی ڈرائیو پہ ریان کا سکول آ گیا جس کے باہر پہنچ کر اس نے گاڑی روکی۔ آیت اس کو شکریہ بولتی سکول کے اندر بڑھی۔ جیسے ہی وہ حال میں پہنچی سٹیج پہ ریان کو انعامی شیلڈ سے نوازا جا رہا تھا۔ اس نے یہ منظر اپنے فون میں قید کیا اور پھر چلتی ہوئی اپنی ماما کے برابر والی کرسی پہ آ بیٹھی۔

"کتنے صحیح وقت پہ آئی ہو آیت۔ اگر لیٹ ہو جاتی تو ریان ناراض ہو جاتا۔"

اس کی ماما نے اس کو دیکھتے ہی سکون کا سانس خارج کیا۔

"آیت اپنوں کے معاملے میں کبھی تاخیر کا شکار نہیں ہو سکتی ماما۔"

مسکرا کر کہتے ہوئے وہ عنایہ کی جانب متوجہ ہوئی جو تقریبا نیند کی وادی میں گم ہونے کو تھی۔اس نے عنایہ کو تھام کر اپنی گود میں بٹھایا اور اس کے پھولے گال کو چوما۔ سٹیج سے اتر کر ریان سیدھا ان کی جانب آیا۔اس کی ماما نے اس کا ماتھا چوما۔ آیت نے اس کی پیٹھ تھپکی اور وہ ان کے ساتھ ہی براجمان ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد تقریب ختم ہو گئی اور وہ واپسی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپی مجھے آئس کریم کھانی ہے۔"

ریان نے فورا اس کے سامنے اپنی فرمائش پیش کی۔

"وہ کس خوشی میں؟"

وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"اس کی خوشی میں۔"

اپنی شیلڈ دکھاتا وہ تفخر سے گویا ہوا۔

"بھئی عنایہ کہے گی تو میں کھلاوں گی۔"

وہ محبت پاش نگاہوں سے عنایہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی جو آدھی نیند میں اور آدھی ہوش میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماما مجھے بتادیں میں ان کا سگا بھائی ہوں نا۔"

وہ چڑتے ہوئے بولا۔

"ایک کھاوگے مجھ سے۔"

وہ اس کی بات پہ اس کو جھڑکنے لگیں۔

"عنایہ بے بی آپ نے آئس کریم کھانی ہے؟"

وہ اب عنایہ سے مخاطب ہوئی جو شور کے باعث مکمل بیدار ہو چکی تھی۔

"مجھے ڈھیر ساری آئسکریم کھانی ہے آپا۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھوں سے ڈھیر ساری کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔اور اتنی پیاری لگی کے آیت اس کے دونوں گال چوم گئی۔

میری جان اتنی پیاری کیوں ہو؟اچھا ابھی چلتے ہیں آئس کریم کھانے۔بابا کے "
"لیے پیک کروالیں گے۔

وہ ان کو لیے سکول سے باہر آئی اور رکشہ کرواتی سیدھا آئس کریم پارلر آئی۔

وہ آیت کوریان کے سکول چھوڑنے کے بعد اپنے گھر کی جانب جا رہا تھا جب ایک گاڑی کے پاس ہجوم لگا دیکھا۔وہ کبھی وہاں نہ رکتا اگر اسے یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔وہ فوراً گاڑی سے باہر آیا۔لائٹ پرپل کلر کی شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک موڑتا وہ گاڑی کے مالک کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

میرا جو نقصان ہوا ہے اس کے پیسے مجھے ابھی اور اسی وقت چاہئے۔ ورنہ میں"
"پولیس کو کال کروں گی۔

انگلی اٹھا کر تنبیہی انداز میں کہتی اسے وہ لڑکی کہیں سے بھی معصوم نہیں لگی۔

گاڑی چلانی آتی نہیں ہے اور روڈ پہ ٹھوکنے نکل آتی ہیں۔ پتا نہیں یہ لڑکیوں کو"
"گاڑی دیتا کون ہے۔

www.novelsclubb.com

سامنے موجود شخص نے اس پہ سارا ملبہ ڈالا۔

اے۔۔۔ خبردار جو مجھے اس بات کا طعنہ دیا کہ میں ایک عورت ہوں تو گاڑی صحیح"
"ڈرائیو نہیں کر سکتی۔

اس کے تیکھے ناک پہ غصے نے قبضہ جمایا ہوا تھا۔

"وجیہہ"

کسی نے پاس آ کر اس کے کان کے پاس سرگوشی والے انداز میں اس کا نام پکارا جس پہ وہ جھٹکہ کھاتے پیچھے مڑی جس کے اس کے سیدھے بھورے بال معاذ کے چہرے کے ساتھ مس ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"افف اللہ۔۔۔تو آپ ہیں۔مجھے تو ڈرا ہی دیا تھا۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے بولی۔اس کا کتابی چہرہ دھوپ اور غصے کے باعث گلابی ہو رہا تھا۔ معاذ کو یہاں دیکھتے اس کو سکون ملا تھا۔

"اچھا ہوا آپ آ گئے۔ذرا ان کو بتائیں غلطی کس کی تھی۔"

وہ اب مزید شیر ہو چکی تھی۔

"وجیہہ یہ کیا تماشا کر رہی ہو۔اندر جا کر گاڑی میں بیٹھو۔میں بات کر لیتا ہوں۔"

وہ اس کے کان کے پاس سخت آواز میں بولا۔وہ اس کے چچا کی بیٹی تھی اور اس کی عزت تھی اور یوں سڑک پہ مرد سے بحث کرتی وہ بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیسے بات کر لیں گے۔آپ کو تو واقعے کا علم ہی نہیں ہے۔میں آپ کو بتاتی ہوں۔"

وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اس کو پورا واقعہ سنا گئی جس میں کہیں بھی اس کی غلطی شامل نہیں تھی کیونکہ وہ خود یہ واقعہ سنا رہی تھی۔کوئی دوسرا آنکھوں دیکھا

واقعہ بتاتا تو کہتا کہ ساری غلطی اس معصوم لڑکی کی ہے جو کہیں سے بھی معصوم نہیں لگ رہی۔

سر۔آپ یہاں موجود کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ غلطی کس کی تھی۔صرف" اس لیے کہ یہ ایک عورت ہیں میں ان کی ساری باتیں برداشت کر گیا مگر میرے نقصان کی بھرپائی ان کو ہی چکانی پڑے گی۔"

وہ معاذ کو دیکھتے اس کے سامنے ساری حقیقت واضح کر گیا۔اس کی ساری باتیں سن کر معاذ نے اپنے والٹ سے پیسے نکال کر اس کے حوالے کیے۔

"یہ بات نہ کیا کریں کہ عورتیں غلط ڈرائیو کرتی ہیں۔"

وجیہہ نے اس کو تنبیہ کیا۔اس کی سوئی اسی بات پہ اٹکی تھی۔وہ آدمی پیسے لے کر چلتا بنا۔معاذ نے اپنے آفس سے ایک ڈرائیور کو فون کر کے مطلوبہ جگہ پہ پہنچنے کا کہا۔

"چلو گاڑی میں بیٹھو۔"

وہ اپنے پاس منہ بسور کر کھڑی وجیہہ سے مخاطب ہوا جو اس کے کہنے پہ غصے سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"بیوقوف لڑکی میری گاڑی میں بیٹھو۔تمہاری گاڑی کی مرمت کروانے والی ہوئی ہے۔"

دل ہی دل میں وہ اس کی مرمت کرنے کا بھی سوچ رہا تھا۔

"آپ کا بہت شکریہ مگر میں خود ہی چلی جاوں گی۔"

اس کو بیوقوف کہے جانا اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا۔

"چلو کہ میں چچا کو تمہاری عقل کے قصے سناوں۔"

وہ اب اس کو دھمکی ہی دے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر میری گاڑی؟"

وہ اپنی فیورٹ کار کو پیار سے دیکھتے ہوئے یوں بولی جیسے معاذ اس کی گاڑی کو غنڈوں کے حوالے کرنے والا تھا۔

کہیں نہیں جاتی تمہاری کار۔ڈرائیور آکر اس کو مرمت کروانے لے جائے گا پھر"

"تمہارے گھر پہنچادی جائے گی۔

اس کے تسلی بخش جواب پہ وہ اس کی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتی اندر جا بیٹھی۔

دوسری جانب کا دروازہ کھولے وہ گاڑی میں آکر بیٹھا۔اتنی دیر میں ڈرائیور اس جگہ پہ پہنچ چکا تھا۔معاذ نے اندر بیٹھے ہی اس کو سارا کام سمجھایا اور پھر گاڑی زن سے لے گیا۔پورا راستہ وہ عجیب ہی صورتحال میں رہا۔ابھی تھوڑی دیر قبل اس جگہ پہ آیت بیٹھی تھی اور اب اس جگہ پہ وجیہہ۔۔۔۔

اس کا دل خوف سے دھڑکا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے مجھے جھوٹا ڈلوادیا۔"

وہ ناراض سی اس سے مخاطب ہوئی۔

تو وہاں کونسا تمہاری سچائی کا امتحان لیا جا رہا تھا۔ جس میں ٹاپ کر کے تمہیں"

"میڈل سے نوازا جانا تھا۔

وہ تپے ہوئے انداز میں گویا ہوا۔

"ہر وقت تپے ہی رہتے ہیں۔ پتا نہیں کیا کھاتے ہوں گے۔"

اونچی آواز میں بڑبڑاتی وہ اس پہ برہم تھی۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں میں تمہیں معصوم کیسے سمجھ بیٹھا۔"

اس نے ہلکی آواز میں کہا مگر وہ وجیہہ کے کانوں نے مکمل ہوش میں سنی۔

"تو کیا میں معصوم نہیں ہوں۔"

اپنی ڈارک براون آنکھوں کو پٹپٹاتی وہ معصومیت سے گویا ہوئی جس پہ اس نے ایک پل اس کی جانب دیکھا۔ وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی اور ایسے بولتی ہوئی تو بے حد حسین لگ رہی تھی۔ اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتا ساری توجہ ڈرائیونگ پہ مبذول کر گیا۔

ان کی فیملی میں سب کزنز ایک دوسرے سے کافی فرینک تھے۔ مگر وہ ہمیشہ وجیہہ سے ذرا دوری ہی برتتا تھا۔ شاید اندر کہیں اسے اس بات کا ڈر تھا جو وقوع پذیر ہو چکا تھا۔ یعنی کہ اس کا رشتہ۔۔۔

صالح اپنی آپی اور بھانجے کو لیے آئس کریم پارلر آیا اور گاڑی کو پارکنگ میں پارک کرنے لگا۔ آپی اور ان کا بیٹا گاڑی سے باہر اتر چکے تھے اور اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنی دیر میں ان کے پاس ہی ایک رکشہ آ کر اترا جس میں سے وہ اپنی فیملی کے ساتھ

باہر آئی۔رکشہ والے کو کرایہ دے کر وہ اندر بڑھنے لگی کہ ایک آواز پہ اس کے قدم تھم گئے۔وہ جو اپنی آپی کو اندر چلنے کا بول رہا تھا۔اس کی آواز آیت کو دنیا کی پسندیدہ آوازوں میں سے ایک محسوس ہوتی تھی۔وہ کیسے اس آواز کو نہ پہچانتی۔

اس نے رخ موڑ کر اس جانب دیکھا جہاں سے آواز آئی تو اس کو ایک عورت اور بچے کے ساتھ پایا۔

"چلو بیٹا۔"

اپنی والدہ کی آواز پہ وہ اپنی نگاہوں کا رخ موڑ گئی۔

"ارے آپ؟"

نوشین نے آیت کو دیکھ لیا تھا اور وہ اس کو بخوبی پہچان بھی چکی تھی۔صالح کی نظر اس لڑکی جانب اٹھی اور ایک نگاہ ڈال کر وہ نگاہیں پھیر گیا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

آیت نے مسکراتے ہوئے ان سے استفسار کیا ساتھ میں اپنی ماما کو بھی ان کا حوالہ دے دیا۔کہ کیسے وہ ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔ابھی اس واقعہ کو ایک ہی تو دن ہوا تھا۔اتنی جلدی تو وہ ایک دوسرے کو نہیں بھول سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میں بالکل ٹھیک۔آپ بتایئے آپ کی دوست کو سامان پسند آگیا تھا۔اور یہ آپ کی ماما ہیں۔آہ۔۔۔آپ تو ہماری ہی کالونی میں رہتی ہیں نا آنٹی جی۔ تیمور کی والدہ کی وفات پہ میں آپ سے مل چکی ہوں۔"

انہیں آیت کی ماما کو دیکھتے ہی ان سے ہوئی اپنی سابقہ ملاقات یاد آ گئی تھی۔

"بیٹا رہتے تو ہم آپ کی کالونی میں ہی ہیں مگر کافی فاصلے پہ۔"

وہ بھی نوشین کو پہچان چکی تھیں۔

آنٹی آپ نے دوبارہ کبھی چکر ہی نہیں لگایا۔اور آپ کی بیٹی سے تو میں کبھی بھی"
"نہیں ملی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا بس اس کے بابا کی طبیعت خراب رہنے لگی ہے ان کی دیکھ بھال اور پھر عنایہ بھی تو چھوٹی ہے۔اور رہی بات آیت کی تو وہ کالج پڑھانے جاتی ہے بس اسی لیے کہیں آتی جاتی نہیں۔"

"آیت کس کالج میں پڑھاتی ہو؟"

وہ اس سے مخاطب ہوئیں جو صالح کے ہاتھوں میں موجود گاڑی کی چابیوں پہ نگاہیں ٹکائے ہوئے تھی۔آیت نے ان کو اپنے کالج کا نام بتایا جس پہ وہ خوشگوار حیرت کا شکار ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے صالح بھی تو اسی کالج میں پڑھاتا ہے۔"

ان کی تو خوشی دیدنی تھی۔آیت کن اکھیوں سے ان کے پاس کھڑے صالح کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر تو یہاں موجود تھا مگر اس کا دھیان ان کی جانب نہیں تھا۔وہ دوسری سائیڈ پہ موجود درختوں کو محویت سے دیکھ رہا تھا۔جیسے باقی سب کچھ دھندلا ہو۔

"ماموں چلیں نا۔مجھے آئس کریم کھانی ہے۔"

چھوٹا عبداللہ اس کا ہاتھ تھامے اس کو اندر چلنے کا کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپی؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اپنی آپی کو دیکھتا ہوا بولا جواب آیت سے گپیں لگا رہی تھیں۔اور انہیں یہ بھول چکا تھا کہ وہ عبداللہ کی ضد پہ آئس کریم کھانے آئے ہیں۔

"ارے صالح۔دیکھو تو آیت بھی تمہارے کالج میں ہی پڑھاتی ہے۔"

وہ اس کو آگاہ کر رہی تھی جو پہلے سے یہ بات جانتا تھا۔ہاں البتہ وہ اس کے نام سے واقف نہیں تھا۔جواب جان گیا تھا۔

"آپی عبداللہ ضد کر رہا ہے۔"

سوال گندم جواب چنا۔۔۔وہ کیا کہہ رہی تھی اور وہ کیا جواب دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آیت بھی اپنی فیملی کے ساتھ آئس کریم کھانے کے لیے آئی ہے۔چلو اکٹھے ہی"

"اندر چلتے ہیں۔

وہ ان کے پیچھے پیچھے اندر کی جانب آیا۔اندر ٹیبل کے پاس پہنچ کر انہوں نے آیت کو بھی اپنے ٹیبل پہ بیٹھنے کی پیش کش کی۔جس پہ وہ شش و پنج کا شکار ہو گئی۔

"صالح تم عبداللہ کے ساتھ دوسرے ٹیبل پہ بیٹھ جاو۔"

اور وہ تو اپنی آپی کے بدلتے روپ کو دیکھ کر ہی حیران رہ گیا۔عجیب لڑکی تھی ایک منٹ میں اس کی آپی کے دل میں اپنی اتنی جگہ بنا گئی کہ وہ اسے۔۔۔اپنے لاڈلے بھائی کو دوسرے ٹیبل پہ بیٹھنے کا کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔"

وہ خاموشی سے عبداللہ کو لیے دوسرے ٹیبل کی جانب چلا گیا۔اس کے جانے کے بعد آیت اپنی ماما کے اشارے پہ ٹیبل کے پاس موجود کرسی کھسیٹتی بیٹھ گئی۔آئس

کریم آنے میں ابھی وقت تھا۔وہ باتوں میں مشغول تھیں جب اچانک عنایہ اس کی گود سے اترتی صالح کے پاس چلی گئی۔اور آیت ہونقوں کی طرح اس کو دیکھنے لگی۔ وہ تو معاذ کے پاس بھی نہیں جاتی تھی وہ کیسے ایک اجنبی کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔شاید وہ اس اجنبی کے پاس موجود کچھ دیکھ کر ہی اس کے پاس گئی تھی۔

"یہ میں لے لوں؟اس کے پاس بیٹھتے اپنے پیارے اور گول مٹول ہاتھوں سے اس کی کی چین پکڑتی وہ بہت معصومیت سے بولی کہ صالح کو اس پہ بے اختیار پیار آیا۔وہ بہت انہماک سے کبھی کی چین کو دیکھتی تو کبھی اس کو۔صالح نے اس کے پھولے گال کو پیار سے کھینچا اور پھر ہاں میں سر ہلایا۔اس پہ اس نے صالح کو آگے ہونے کا اشارہ کیا۔وہ آگے کو ہوا تو اس نے بھی اپنے نرم ملائم ہاتھوں سے اس کے گال کو کھینچا جس پہ وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔نوشین اور آیت محبت پاش نگاہوں

سے اس منظر کا دیدار کر رہے تھے۔دونوں کو ہی صالح کو مسکراتا دیکھ خوشی ہوئی تھی۔

"آپ میرے فرینڈ بنو گے؟"

وہ اس کے آگے اپنا ہاتھ بڑھائے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"میں آپا سے پوچھ کر بتاتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ بہت سمجھداری سے بولی۔اور اس کی بات پہ صالح نے اس کی آپا کی جانب دیکھا تو اس کی نگاہ اپنی جانب محسوس کرتے فوراً نگاہیں موڑ گئی۔نوشین نے یہ سارا منظر دیکھتے ہوئے ان کے جوڑ کی دعا کی۔

"آپا۔۔۔آپا"

سفید رنگ کی فراک پہنے گھنگریالے بالوں کی پونی بنائے وہ کیوٹ سی عنایہ بھاگتے ہوئے اس کی جانب آئی۔

"جی آپا کی جان"

"آپا وہ کہہ رہے ہیں کہ میں ان کی فرینڈ بن جاوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ صالح کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"آپ ان کو فرینڈ بنانا چاہتے ہو؟"

آیت کی بات پہ اس نے زوروں سے ہاں میں سر ہلایا۔

"آپ کو وہ اچھے لگے؟"

اس پہ عنایہ نے پھرتی سے ہاں کہا۔

"کر لو دوستی۔"

اب وہ کیا بتاتی کہ وہ صرف عنایہ کو ہی نہیں اس کی آپا کو بھی بہت اچھا لگتا ہے۔

وہ پھر سے بھاگتے ہوئے صالح کے پاس آئی جو اس کے جواب کا منتظر تھا۔

www.novelsclubb.com

"فرینڈز"

اس نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اس کے آگے بڑھایا جس کو صالح نے تھامتے ہوئے اس سے دوستی قبول کی۔

"آپ کا نام کیا ہے؟"

صالح نے اس معصوم گڑیا سے پوچھا جو بالکل اپنی آپا جیسی تھی۔

"عنایہ۔اور آپ کا کیا نام ہے؟"

"صالح"

www.novelsclubb.com

"واو آپ کا نام تو بہت پیارا ہے۔"

اصولا تو یہ تعریف صالح کو اس کے نام کے بارے میں کرنی چاہئے تھی مگر کر وہ رہی تھی۔

"میں آپ کو کیا بلایا کروں؟"

وہ پریشانی سے اس سے پوچھ رہی تھی جیسے وہ تو روز ہی ملنے والے ہوں۔

"امم۔۔۔آپ مجھے بھائی بلانا۔"

"پر میرا بھائی تو آپ سے بہت چھوٹا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایک نیا معرکہ پیش کیا گیا۔

"میں آپ کا بڑا بھائی ہوں۔"

"ریان بھائی بھی تو میرا بڑا بھائی ہے۔"

ہائے رے اس کی معصومیت۔۔۔۔

"تو میں ریان سے بڑا بھائی ہوں۔"

"پھر میں آپ کو بگ برادر بلاوں گی۔"

اس نے مشکل کا حل پیش کیا۔وہ تو اس کی ذہانت پہ عش عش کر اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔چلو اب آئس کریم کھالو ورنہ پگھل جائے گی۔"

وہ اس کے سامنے آئس کریم کرتا ہوا بولا۔ جس پہ وہ آئس کریم کھانا شروع ہو گئی۔ وقفہ وقفہ سے وہ اس سے کوئی ایسی بات کرتی کہ صالح مسکرا اٹھتا۔ اور اس کو مسکراتا دیکھ نوشین کا دل سکون سے بھر جاتا۔

صالح نے گاڑی کی چابی کو الگ کرتے کی چین عنایہ کے حوالے کی۔

آئس کریم کھانے کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو ہو لیے۔ مگر نوشین اور آیت نمبرا ایکسچینج کرنا نہیں بھولے تھے۔

وہ وجیہہ کو لیے حمدانی صاحب کی کوٹھی پہنچا جو خوبصورتی اور دلکشی میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی تھی۔ ان کی کوٹھی کی سب سے خوبصورت بات یہ تھی کہ یہ مکمل سیاہ رنگ کی بنائی گئی تھی۔ حتی کہ اپنی لاڈلی بیٹی کی فرمائش پہ سیاہ گلاب کا ایک پودا بھی لان کی زینت بنایا تھا جس کی دیکھ بھال وجیہہ خود کیا کرتی تھی۔ اس نے گاڑی کا ہارن دیا تو گارڈ نے گیٹ کھول دیا۔ وہ گاڑی کو پارکنگ لاٹ تک لایا۔ ابھی

اس نے انگنیشن سے چابی نکالی ہی تھی کہ وجیہہ میڈم پھرتی سے گاڑی سے باہر تشریف فرما ہوئیں۔شاید وہ کچھ ایسا دیکھ چکی تھی کہ اس کا یہ عمل بے ساختہ ہوا۔وہ تیزی سے لان میں آئی اور دیکھا کہ اس کا سیاہ گلاب کا پودا زمین بوس ہوا پڑا تھا۔اس پہ موجود ایک اکلوتا سیاہ پھول اپنے ہاتھوں میں اٹھائے وہ نہایت افسردہ ہوئی۔معاذ نے اس کو دیکھا تو وہ آنسو بہا رہی تھی۔شاید اسے یہ پودا بہت پسند تھا۔

"کیا ہوا وجیہہ؟"

اس نے یوں پوچھا گویا جانتا ہی نہیں ہو کہ اچھی بھلی وہ اچانک رونا کیوں شروع کر چکی تھی۔

یہ میرا پسندیدہ پودا تھا۔ بابا نے ترکی سے اس کے بیج امپورٹ کروائے تھے۔ میں" نے خود لان میں اس کو اپنے ہاتھوں سے بویا۔ ہر روز اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ مالی انکل کو اس کو ہاتھ لگانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ یہ میرے لیے ایک چھوٹے "بچے کی مانند تھا جس کو پروان چڑھایا اور اب یہ ضائع ہو گیا۔

بتاتے بتاتے وہ مزید رونا شروع ہو چکی تھی۔ اسے تو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی وجیہہ ہے جو چند منٹ قبل گاڑی والے کے ساتھ بحث و مباحثے میں مصروف خاصی رعب دار شخصیت کی مالکہ دکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وجیہہ یہ صرف ایک پودا ہے۔ اس میں اتنا رونے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔"

وہ اپنے تئیں اس کو تسلی کے الفاظ سے نواز رہا تھا۔

"جانتے ہو معاذ جس سے لگاؤ ہو نا وہ کبھی بھی بے وقت نہیں ہوتا۔ پھر چاہے انسان ہو پھول ہو یا کوئی بے جان چیز۔"

وہ سیاہ پھول کی پنکھڑیوں کو نرمی سے اپنی مومی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا چلو اٹھو اندر چلو۔"

وہ اس کے پاس کھڑا اس سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میرا دل نہیں چاہ رہا۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"تم تو روگ ہی لے کر بیٹھ گئی ہو۔"

اسے اس کا ایک پھول کے لیے اتنا حساس ہونا بالکل پسند نہیں آیا۔

"میں اپنے سے منسلک چیزوں کے معاملے میں بہت نازک ہوں معاذ۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی اس سے کہہ رہی تھی۔اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جس پہ وہ نگاہیں جھکا گیا۔تو کیا وہ جانتی ہے کہ معاذ کو اس سے منسلک کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔وہ شدید اضطراب میں مبتلا ہوا۔وجیہہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔وہ کیا کرے؟

وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا جب گھر کے اندر سے وجیہہ کی بھابھی نوال باہر آئیں۔

"ارے معاذ آیا ہوا ہے۔کیسے ہو؟"

وہ خوش دلی سے اسے سے مخاطب ہوئی۔

"میں ٹھیک ہوں بھابھی۔آپ بتایئے۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔وجیہہ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟"

وہ اب کے اس سے مخاطب ہوئی جو لان کی گیلی مٹی پہ بیٹھی اپنے پھول کو تھامے ہوئے تھی۔نوال کے بلانے پہ وہ نیچے سے اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی میرا پودا کیسے خراب ہوا؟"

وہ نم لہجے میں استفسار کر رہی تھی۔

آہ وجیہہ تم رو رہی ہو۔ میری جان دراصل ہمسایوں نے جو کتا پالا ہوا ہے وہ یہاں" "آ گیا تھا اور پودا توڑ گیا۔ میں نے گارڈ کو بھی ڈانٹا کہ اس نے دھیان کیوں نہیں دیا۔ وہ اس کے گرد اپنے بازو حائل کیے اس کو ساری بات تفصیل سے بتا رہی تھی۔ گھر میں سب واقف تھے کہ وہ پودا وجیہہ کو کتنا عزیز ہے۔

"اب رونا نہیں۔ ڈیڈ کو کہہ دینا وہ تمہیں ایسا ہی پودا منگوا دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"پر بھابھی وہ اس جیسا تو نہیں ہو گا نا۔"

اس کی اس چھوٹی سی بات نے معاذ کو اندر تک جھنجھلا چھوڑا تھا۔ وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔

معاذ اندر آ جاو۔اور وجیہہ کی جانب سے میں معذرت کرتی ہوں یقیناً اس نے"
"اپنے پودے کو دیکھنے کے بعد تمہیں اندر چلنے کو نہیں کہا ہو گا۔
وہ نرم لہجے میں اپنی نند کی کوتاہی کی صفائی دے رہی تھی۔

کوئی مسئلہ نہیں بھابھی۔وہ دراصل وجیہہ کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔اور میں"
وہی سے گزر رہا تھا تو ڈرائیور کے ہاتھ گاڑی مرمت کے لیے بھجوا دی اور اسے
"چھوڑنے میں خود آ گیا۔

جانے کیوں وہ اس معصوم کا کارنامہ ان کے گوش گزار نہیں کر سکا۔وجیہہ تو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔اسے تو یہی محسوس ہوا تھا کہ وہ یہ بات ضرور ان کو بتا دے گا۔

"اچھا اب کھانا کھا کر جانا۔اندر آ جاو۔"

"نہیں بھابھی میں ابھی گھر جاوں گا۔"

وہ معذرت خواہ لہجے میں گویا ہوا۔

"معاذ بات مان جایا کرو۔ چلو شاباش اندر"

وہ اصرار کرنے کی بجائے رعب سے اس سے مخاطب تھی جس پہ اس نے اندر جانے کے لیے قدم بڑھائے۔نوال سب سے آگے اندر کو جا رہی تھی اور معاذ ان کے پیچھے تھا۔ابھی وہ چار سے پانچ قدم ہی چلا تھا جب اسے اپنے قریب ایک سرگوشی سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تھینکس معاذ"

اس نے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔کیونکہ اگر آج معاذ صبح والا واقعہ بتا دیتا تو اسے کم از کم ایک ماہ تک ڈرائیونگ سے ہاتھ دھونا پڑ جاتا۔اور یہ اس سے قطعا برداشت نہ ہوتا۔حمدانی صاحب اس کو لے کر ویسے ہی بہت حساس تھے۔

"آئیندہ مجھے دوبارہ تم کسی سے بحث کرتی نہ ملو۔"

نوال اب اندر پہنچ چکی تھی جب کہ وہ گیٹ سے چند قدم کے فاصلے پہ کھڑے ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مطلب میں بحث کر سکتی ہوں بس شرط یہ ہے کہ تم وہاں موجود نہ ہو۔"

وہ شرارت سے گویا ہوئی تو اس کو اچھی خاصی تپ چڑھی۔

"آئیندہ مجھے تم کہہ کر نہیں بلانا۔"

وہ تو بلا دھڑک اس کا نام لیا کرتی تھی اور اسے تم اور تو کہہ کر بھی مخاطب کر لیا کرتی تھی۔ وہ حیران ہوتا تھا کہ وہ اس سے چھ سال چھوٹی تھی مگر پھر بھی اس کا نام لیتی تھی اور کوئی اس کو منع بھی نہیں کرتا تھا۔

"چچا نے تمہیں بہت سر چڑھا رکھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ تپے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ہاں تو میں ہوں ہی ایسی کہ مجھے عزت سے پیار سے رکھا جائے۔"

دھیمے سروں میں کہتی وہ اسے اپنی اہمیت سے آگاہ کر رہی تھی۔

"بہت خوش فہمی ہے۔"

"اوہوں۔۔۔خود شناسی ہے۔"

وہ اس کی بات پہ لاجواب ہوا تھا۔

"اب اندر بھی چلے جائیں معاذ"

www.novelsclubb.com

آخر میں خاصے زور سے اس کا نام لیتی وہ اندر کو بھاگی۔

"بیوقوف لڑکی۔"

اسے تو اپنے اس دن والے الفاظ پہ حیرت ہو رہی تھی جب وہ اس کو معصوم کہہ گیا تھا۔ شاید پہلے کبھی وجیہہ اس سے اتنے شوخ انداز میں بھی نہیں ملی تھی۔

ساری سوچوں کو جھٹکتا وہ اندر کو بڑھ گیا۔

اس کی گاڑی کالج سے واپس گھر کی جانب سڑک پہ رواں دواں تھی جب اچانک ایک بچہ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بائیک والے کی ٹکر کے باعث زمین پہ گرا۔ بائیک والا فوراً وہاں سے فرار ہو چکا تھا۔ وہ سرعت سے گاڑی سے باہر نکلا اور اس بچے تک پہنچا جس کا سر زمین پہ لگ جانے کے باعث خون آلود ہو رہا تھا۔ اس بچے کے مسلسل ہاتھ پیر ہلانے اور واویلا کرنے سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بچہ ذہنی طور پہ معذور ہے۔ گو کہ ابھی اسے کنفرم نہیں تھا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ بچہ تکلیف کے باعث ایسا کر رہا ہو۔ اس بچے کے قریب لوگ جمع ہو رہے تھے۔ اتنی دیر میں

ایک سیاہ عبایہ میں ملبوس عورت بھاگتی ہوئی حادثہ والی جگہ پہ آئی۔بچے کو دیکھتے ہی وہ تڑپ کر اس کے پاس زمین پہ بیٹھتی اس کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔صالح کی مکمل توجہ اس بچے کے وجود پہ تھی۔ایک خیال کے تحت اس نے اس عورت کو مخاطب کیا۔

"ہمیں اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا فوراً تاکہ خون کے ضیاع کو روکا جا سکے۔"

اس عورت نے اس کو دیکھے بغیر اثبات میں گردن ہلائی تھی۔نقاب سے جھانکتی سیاہ آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے۔اس نے کچھ لوگوں کے سہارے اس بچے کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹایا کیونکہ وہ اکیلا بچہ اس سے قابو نہیں ہو رہا تھا۔اور اس کی ماں تو گویا سن کھڑی تھی۔

"آپ پلیز بیٹھ جائیں۔ ہسپتال قریب ہی ہے آپ مجھ پہ بھروسہ کر سکتی ہیں۔"

وہ نگاہیں جھکائے اس عورت سے مخاطب تھا۔ جس نے اب جا کر ذرا ٹھہر کر اس کو دیکھا تھا۔اور چند لمحوں میں ہی اسے اپنا کھڑا ہونا مشکل لگنے لگا۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھری ساکت و جامد کھڑی رہی۔

یہ کیسا اتفاق تھا؟

قسمت اس کو آج اس کے روبرو لے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جلدی بیٹھ جائیں ورنہ خطرہ بڑھ سکتا ہے۔"

وہ اب اس کے بیٹھنے کے انتظار تھا جو غائب دماغی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ اپنے بیٹے کے ہمراہ بیٹھ گئی۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور گاڑی کو تیزی سے ڈرائیو

کرتے ہوئے ہسپتال کی جانب موڑ کاٹا۔اس عورت کے رونے کی آواز،اس کی خاموش سسکیاں اس کو تکلیف پہنچا رہی تھیں۔یہ آواز اسے جانی پہچانی معلوم ہو رہی تھی مگر وہ اس صورت حال میں کچھ بھی سوچنے سے قاصر تھا۔

اس رومال کو بچے کے سر پہ چوٹ کے مقام پہ دبا کر رکھیں تاکہ زیادہ خون نہ بہے۔"

اس نے ایک رومال پیچھے کی جانب بڑھاتے ہوئے اسے ہدایت دی جو اپنے ایک ہاتھ کو اس کے زخم پہ رکھتے دوسرے سے اس کے ہاتھ پکڑے اس کو سنبھالنے کی کوشش میں نڈھال ہو رہی تھی۔اس کے ہاتھ سے رومال اپنے کانپتے ہاتھوں میں لیتے اس نے فوراً زخم کے اوپر رکھا۔اس کی زبان بولنے سے قاصر تھی وہ خاموش آنسو بہاتے ہوئے دل ہی دل میں پوری شدت سے دعائیں مانگتی جا رہی تھی۔

ہسپتال پہنچ جانے پہ وہ گاڑی سے باہر آیا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔ وہ عورت اس کا اشارہ سمجھتی باہر آئی۔ صالح نے اس بچے کو اپنے مضبوط بازوؤں سے تھامتے ہوئے باہر نکالا اور سٹیچر پہ لٹاتے اس کو دھکیلتے ایمرجنسی وارڈ میں لایا۔ وہ عورت کمرے کے باہر موجود بنچ پہ بیٹھی مسلسل کچھ پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا بیٹا ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر کیا سچ میں؟

دور کھڑے صالح پہ نگاہیں ٹکائے وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھتی جا رہی تھی۔ سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس، آستینوں کو کہنیوں تک موڑے، بائیں ہاتھ میں رسٹ واچ پہنے وہ بہت خوبرو دکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بالکل بھی نہیں بدلا تھا یا شاید بالکل ہی بدل چکا تھا۔

صالح نے بل جمع کروایا اور اسی وقت ایک ڈاکٹر وہاں آیا جس سے بغل گیر ہونے کے بعد اس نے چند لمحے اس سے بات کی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ وہ اس کو جاتا ہوا

دیکھ رہی تھی۔وہ اس کو روکنا چاہتا تھی،اس کو بغیر پلک جھپکے تکنا چاہتی تھی مگر اس کے پاس اس کو روکنے کے لیے نہ تو الفاظ کا ذخیرہ موجود تھا اور نہ ہی شاید وہ کوئی حق رکھتی تھی۔وہ آج بھی ایک ہمدرد انسان تھا۔جسے ہر انسان کی تکلیف سے فرق پڑتا تھا۔

ایک پل کو وہ اندر وارڈ میں موجود اپنے بیٹے کو بھلا چکی تھی۔کتنے سالوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو بھول چکی تھی۔

وہ گھر آیا تو اسے اپنی چھوٹی بھابھی اپنی امی اور بہن کے ہمراہ لاونج میں بیٹھی نظر آئیں۔ان کو سلام کر کے وہ بالائی منزل کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ایک وجود کی تیز نگاہوں نے اس کے غائب ہو جانے تک اس کو دیکھا۔پھر فون میں مشغول اپنی بیٹی سے مخاطب ہوئی۔

"زارا یہ تیرے جیٹھ کی منگنی کیوں ٹوٹ گئی؟"

وہ دوبارہ اس سے صالح کی بابت استفسار کر رہی تھیں۔

"مجھے نہیں پتا امی۔"

اس نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے جواب دیا۔اس کو ویسے بھی گھر کے افراد اور معاملات میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو اسی گھر میں رہتی ہے اور پھر بھی کچھ نہیں پتا۔"

وہ اس کو ڈپٹنے والے انداز میں بولیں۔

"ہاں تو میں نے کیا کرنا ہے ان کی مخبریاں کر کے۔کرتے رہیں جو کرنا ہے۔"

اچھا ہی تو کر رہی تھی وہ۔ کسی کی زندگی میں بے جا مداخلت نہ کرنا بھی کمال ہوتا ہے۔

"بیوقوف لڑکی تو اگر اس سے بنا کر رکھے گی تو تیری بہن کا بھی بھلا ہو جائے گا۔"

"ہیں ہیں۔۔۔ سدرہ کا بھلا کیسے ہو گا؟"

اپنی امی کی بات پہ جہاں زارا حیرت سے صوفہ سے ٹیک چھوڑتی اور فون پرے کرتی بیٹھی وہیں سدرہ کے پاپ کارن کھاتے ہاتھ یک دم رکے۔

اتنا خوبرو ہے تیرا جیٹھ۔ کنوارا بھی ہے اور اچھا خاصا کماتا بھی ہے۔ اگر اپنی سدرہ کی شادی اس سے ہو جائے تو تم دونوں مل کر یہاں راج کرنا۔"

www.novelsclubb.com

اپنی والدہ ماجدہ کے عظیم مشوروں سے مستفید ہوتے وہ دونوں گہری سوچوں کے سمندر میں غوطہ زن ہوئیں۔

"پرامی جہاں تک میں نے سن رکھا ہے اسے شادی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"یہی تو پتا کر کہ آخر اس کے پیچھے ماجرا کیا ہے؟ کہیں کسی لڑکی کا چکر تو نہیں جو وہ ٹال مٹول کا بہانہ کر رہا ہے کہ لڑکی مان جائے پھر ہی شادی کی خواہش کا اظہار کرے۔"

"ہاں تو اگر ایسا ہے تو میں اس میں کیا کر سکتی ہوں؟"

اسے صالح کی نجی زندگی کے معاملات میں شامل ہونے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔

"تمہیں صرف حسن ہی ملا ہے۔ عقل نام کی شے بھی موجود نہیں ہے تم میں۔"

وہ گویا اس کی عقل پہ ماتم کر رہی تھیں۔ کہاں وہ چاہتی تھیں کہ دونوں بیٹیاں ایک ہی گھر رہیں ویسے بھی زارا کی لو میرج کی وجہ سے وہ کافی خوش کن زندگی بسر کر رہی تھی۔ زارا بلاشبہ ایک خوبصورت لڑکی تھی لیکن اس کے برعکس سدرہ ایک عام نین نقوش والی گندمی رنگت کی حاملہ لڑکی تھی۔ اس کے لیے صالح جیسا مرد انہیں کوہ نور سے بھی بڑھ کر لگا۔ وہ اس ہیرے کو اپنی بیٹی کے تاج میں سجانے کی خواہاں تھیں۔ سدرہ کو بھی اس پہ کوئی اعتراض نہ تھا۔ اس کے خیال میں صالح منصور جیسے مرد کو کون انکار کر سکتا تھا؟

"امی مجھے بیوقوف نہ کہا کریں۔"

وہ ساری باتیں کنارے سے لگاتی اپنی کم عقلی والی بات پہ منہ بسور گئی۔آخر کسی عورت سے یہ برداشت ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کو کم عقل کہے؟

تو اور کیا کہوں؟لاٹری کی ٹکٹ ہے یہ لڑکا۔کوشش کرو کہ اسے سدرہ کے لیے" "قائل کر لو۔

اتنی دیر میں شائستہ کچن کی جانب بڑھتی دکھائی دی تو وہ اپنی اپنی جگہ خاموش ہو گئیں۔وہ کچن میں کھانا پکانے کے لیے آئی تھی اور اسے پھر افسوس ہوا کہ اس کی نکمی دیورانی جو کہ سدا کی کام چور تھی اس نے ماں بہن کے لیے بھی محض پاپ کارن ہی بنائے تھے۔

"عجیب لڑکی ہے بھئی پتا نہیں اس کی ماں اس کو دو لگاتی کیوں نہیں۔"

بڑبڑاتے ہوئے اس نے فریج سے فروسٹ گوشت کا پیکٹ نکال کر اسے ڈی فروسٹ ہونے کے لیے رکھ دیا۔ پھر کسی خیال کے تحت فریج سے کباب نکالے جو اس نے اپنے شوہر اور بچوں کے لیے فریزر سے نکال کر رکھے تھے۔ان کو تیل میں فرائی کرتی ساتھ میں ساس اور کیچپ رکھتی وہ ان کے پاس آئی۔

"آنٹی آپ کو بھوک لگ رہی ہو گی۔ یہ چکھ کر بتائیں کیسے بنے ہیں۔"

نرمی سے ان سے مخاطب ہوتے وہ ان کو کباب پیش کر رہی تھیں۔زارا کی شادی کو ایک سال ہونے والا تھا اور پانچ ماہ بعد ہی اس نے کچن الگ کرنے کو کہہ دیا تھا۔ کیونکہ اس طرح ایک دن اس کی ڈیوٹی ہوتی اور دوسرے دن شائستہ کی اور وہ ٹھہری سدا کی کام چور سو اس نے شہروز کے سامنے رونا دھونا کر کے اور اپنی رنگت کے ماند پڑ جانے کا خدشہ ظاہر کرتے کچن الگ کروالیا تھا۔اور وہ دن جائے اور آج کا

دن کہ یہ میڈم ہفتہ میں بمشکل دو دن کھانا بناتی تھیں اور بیچارے شہروز کو کبھی شائستہ ناشتہ بنا کر دیتی تو کبھی وہ خود بنا لیتا۔

"بہت شکریہ بیٹی اور کباب تو دیکھنے میں ہی بہت مزے کے لگ رہے ہیں۔"

چکھ کر بتائیں نا آنٹی بعض اوقات ظاہری طور پہ دکھنے والی چیز ویسی ہوتی نہیں ہے"

"جیسی وہ دکھائی دیتی ہے۔

اس کا اشارہ اپنی دیورانی کی جانب تھا جو اس بات پہ اس کو سخت نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا آنٹی میں چلتی ہوں بچے آنے والے ہیں میں کھانا بنالوں۔"

وہ وہاں سے چلی گئیں۔

ذرا کوئی شرم نہیں ہے تم میں ویسے۔ جیٹھانی ہو کر اسے احساس ہو گیا اور تو ہے کہ "
"پارپ کارن لا کر پکڑا دیے۔

وہ کباب کا پیس منہ میں رکھتی اس کو صلواتیں سنانے لگیں۔

امی میں پیزا آرڈر کر دیتی ہوں۔ بس تیس منٹ میں آ جائے گا۔" اچانک اسے "
اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

رہنے دے۔ اور اپنی جیٹھانی سے ہی کچھ کھانا بنانا سیکھ لے۔ اور جو تجھے کہا ہے اس "
"پہ عمل کرنا شروع کر دے۔

وہ صالح کی بات کا حوالہ دیتے اب سکون سے کباب سے انصاف کر رہی تھیں۔

سدرہ اور اس کی امی نے شائستہ کے ہاتھ کے بنے مزیدار کباب کھا کر بے ساختہ اس کی تعریف کی۔ تعریف تو خیر زارا نے بھی کی مگر اپنے دل میں۔

آیت کو ڈراپ کرنے کے لیے اس کے گھر کے باہر گاڑی کو بریک لگائی گئی۔

"معاذ بھائی آپ تو اب اندر ہی نہیں آتے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس سے گلہ کر رہی تھی کہ جب سے وہ اس کو پک اینڈ ڈراپ دے رہا تھا اس نے کبھی ان کے گھر کے اندر کا رخ نہیں کیا تھا۔

"بس مصروفیت ہے نا۔ تمہیں ڈراپ کر کے میں گھر جا کر ریسٹ کرتا ہوں۔"

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"تو اس مصروفیت میں تو پھر میں آپ کو تنگ ہی کر رہی ہوں نا۔"

اسے گلٹ محسوس ہو رہا تھا۔

"ارے نہیں ایسا نہیں ہے۔"

جواب برخستگی اختیار کیے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر آپ آج اندر بھی آئیں گے۔آپ کو پتا ہے ماما بابا بھی کئی بار آپ کا پوچھ چکے ہیں۔"

"تو تم ماموں اور ممانی کی بدولت کہہ رہی ہو۔"

وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

"ہاں کہہ تو میں ان کی وجہ سے ہی رہی ہوں۔"

وہ بھی سچے انداز میں بولی جس پہ معاذ کا کھلتا چہرہ پل بھر میں مرجھایا۔

"انسان کو اتنا سچا بھی نہیں ہونا چاہئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بدمزہ ہو کر بولا۔

انسان کو سچا اور کھرا ہی ہونا چاہئے۔تاکہ زندگی میں کبھی بھی وہ اپنے بولے"

"جھوٹ کے باعث کسی عذاب میں نہ پھنس جائے۔

لگتا تو نہیں مجھے کہ تم کیمسٹری کی ٹیچر ہو۔ایسے کوئی اردو کے فلسفے پیش کر رہی"
"ہو۔

"حقیقت بیان کر رہی ہو معاذ بھائی۔"

اس کی بات پہ اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"چلو اندر چلتے ہیں۔ماموں، ممانی سے مل لوں۔"

"بالکل چلیں۔"

معاذ نے گاڑی گیٹ کے باہر ہی لاک کی۔آیت نے چابی سے دروازہ کھولا تو وہ دونوں اندر بڑھے۔اس نے لاونج میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔صوفوں پہ براجمان ان دونوں نے اس کے سلام کا بیک وقت جواب دیا۔ان کے چہروں پہ اس کو دیکھ کر خوشی در آئی۔اس نے دونوں سے پیار لیا۔اور ان کے سامنے والے صوفہ پہ براجمان ہوا۔

"اتنے دنوں بعد یاد آئی ماموں کی۔"

مصطفی صاحب نے اپنے بھانجے سے شکوہ کیا۔

"ماموں آپ کو یاد تو کرتا ہی ہوں بس سوچا تھا کہ ماما کے ساتھ آوں گا۔"

"رخسانہ ٹھیک ہے برخوردار؟"

انہوں نے اپنی بہن کے متعلق استفسار کیا۔

"جی ماموں وہ ٹھیک ہیں۔بس گھر کی مصروفیات میں چکر نہیں لگا پائیں۔آپ بھی تو نہیں آتے ناں۔"

معاذ کے بابا اور آیت کے بابا کی آپس میں کم ہی بنتی تھی جس کے باعث ان کا ملنا جلنا کم تھا۔مگر دونوں خاندانوں نے کبھی بھی اپنے بچوں کو اس فساد کا حصہ نہیں بنایا تھا۔اور رخسانہ بیگم بھی اپنی مرضی سے اپنے بھائی کے گھر آتی جاتی تھیں۔

"بس بیٹا ریٹائرمنٹ کے بعد طبیعت ناساز رہنے لگی ہے۔گاوں جا کر زمینوں کی دیکھ بھال بھی دیکھنی ہوتی ہے۔۔۔۔"

جب سے ملے ہیں گلے شکوے ہی دور نہیں ہو رہے آپ کے تو بھئی۔ موجودہ"
"حال پہ بھی بات کر لیں۔

ان کی اب تک کی گفتگو ملاحظہ کرتے ہوئے اس نے منطق سے بھرپور جواب دیا۔

"یہ بھی سہی ہے۔"

مصطفی صاحب نے بیٹی کی بات پہ اکتفا کیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو سناو آفس ورک کیسا جا رہا ہے؟"

اب کی بار مصطفی صاحب نے موضوع تبدیل کیا۔

"شکوے نکلے ہیں تو کام کاج شروع ہو گیا۔"

آیت کو ان کی باتیں مزہ نہیں دے رہی تھی۔

"تم بتاؤ کزن کہ ہم کیا باتیں کریں۔"

مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اس نے نہایت احترام اس سے پوچھا۔

"آپ کی شادی کی بات کرتے ہیں نا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ معاذ کے ساتھ ساتھ مصطفی صاحب کو بھی جھٹکا لگا۔

آیت! "مصطفی صاحب کو اس کی بات مہذب نہیں محسوس ہوئی۔"

بابا آپ پھوپھو سے کہیں نا ان کی شادی کروا دیں۔جب سے ہوش سنبھالا ہے" "کسی اپنے کی شادی اٹینڈ نہیں کی۔

وہ حسرت آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔اور یہ حقیقت ہی تو تھی کہ آیت کی ماما اکلوتی ہونے کے باعث رشتوں کی کمی کا شکار تھیں اور اس کے بابا کی بھی بس ایک ہی بہن تھی جن کا اکلوتا بیٹا معاذ تھا۔

"بیٹا جب انہیں مناسب رشتہ ملے گا وہ شادی کر دیں گی۔تم فکر نہیں کرو۔"

www.novelsclubb.com

پر بابا یہ تسلی بھی تو دیں نا۔تاکہ میں شاپنگ شروع کر دوں۔آخر کو ان کی بہن" "ہونے کے ناطے میں نے تو ڈھیر ساری شاپنگ کرنی ہے نا۔

"کیوں برخوردار بہن کی حسرت پوری نہیں کرو گے۔"

مصطفی صاحب اس منجمند وجود سے مخاطب ہوئے جو ابھی تک آیت کی باتوں سے سکتے میں تھا۔

"!معاذ"

انہوں نے دوبارہ اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"ج ج ی۔۔جی ماموں"

وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

آیت کہہ تو ٹھیک ہی رہی ہے۔اب تو گھر میں بہو آ جانی چاہیے۔میری بہن کتنے" "عرصے سے سب سنبھال رہی ہے۔

"جی"

اسے تو ان کی کسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔وہ تو ابھی تک اسی بات پہ شل تھا کہ آیت تو اس کو سگے بھائیوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتی ہے۔

معاذ بھائی اگر آپ کو کوئی پسند ہے تو بتائیں میں پھوپھو سے سفارش کروں گی۔پر" "میری ایک شرط ہے بھابھی مجھے بھی پسند آنی چاہیئے۔

سیاہ چادر کو سر پہ اوڑھے جس کے کناروں پہ سلور رنگ کی لیس نے اس چادر کو نکھار دیا تھا وہ چہکتی ہوئی اس سے گویا ہوئی۔اور دوسری جانب وہ عجب دوراہے پہ آ

چکا تھا نہ اس کے گھر سے کوئی رشتہ لانے کو تیار تھا اور نہ وہ خود یہ بات کر سکتا تھا۔ ایک پل کو اس نے سوچا کہ آیت کو اپنی فیلنگز کے بارے میں آگاہ کیا جائے مگر پھر ٹھہر گیا۔ وہ کیسے ایک ایسی لڑکی سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا جو اس کو بھائی کے علاوہ کسی رشتے سے دیکھتی ہی نہیں تھی۔

"معاذ بھائی"

اس نے اونچی آواز میں اس کو پکارا تو وہ اپنے خیالوں کو جھٹکتا اس کی جانب متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہوں"

اتنی دیر میں اس کی ممانی کچن سے جوس لے کر آئیں۔

باہر بہت گرمی ہے اسی لیے میں فریش جوس لائی ہوں۔ جانتی ہوں تمہیں چائے "پسند ہے مگر اس موسم میں چائے کم پینی چاہئے۔"

اس کی ممانی اس کو فریش جوس کا گلاس تھماتے ہوئے بولیں۔ پسند۔۔۔اس کی پسند کی کوئی اہمیت ہی تو نہیں رہ گئی تھی۔

اس نے گھونٹ گھونٹ اس مشروب کو اپنے حلق میں انڈیلا۔ تھوڑی دیر میں اس جوس کا ذائقہ اسے بھلا محسوس ہونے لگا۔

کچھ چیزوں سے انسان اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث دور رہتا ہے مگر ان کے نزدیک آتے ہی وہ ان کا معترف ہو جاتا ہے۔

تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہو وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے گھر کی راہ لی۔ مگر آج دل پہ بوجھ کے ساتھ ساتھ ایک سکون بھی تھا کہ اس نے آیت کے مان کو توڑا نہیں تھا۔

ہرے بھرے اور لہلہاتے پھولوں، کیاریوں، پتوں اور گھاس سے مزین گرین بیلٹ جس سے ایک سرمئی سڑک کو دو میں تقسیم کیا گیا تھا اور اس سڑک کی صفائی ، ستھرائی کے لیے خاصی مہارت سے کام لیا گیا تھا اسی سے منسلک یہ ایک نفیس پر تعیش مگر سادہ سا کلینک تھا۔ جس میں ایک مخصوص کمرہ تھا۔ وہی کمرہ۔۔۔ جہاں عام کلینکس کی طرح ڈاکٹر اپنے مریض سے اس کا حال احوال پوچھ کر اس کے مرض کی شناخت کرتے ہوئے اس کو دوا لکھ کر دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہاں پہ آنے والے لوگوں کو سب کی مشکوک نگاہوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ حیرت ہے کہ اس جدید دور میں جب لوگ دوسروں کی زندگیوں سے خاصی وابستگی کے متحمل نہیں ہوتے پھر بھی دوسروں کی زندگیوں کے کمزور پہلوؤں پہ وار کرنا اپنا فرض اول گردانتے ہیں۔ لوگوں کی شک بھری نگاہوں کی پرواہ کیے بنا وہ یہاں آ جایا کرتا تھا۔ اپنے بابا کی وفات کے بعد اس نے اس جگہ کا رخ کیا تھا۔ ہاں وہ مہینوں بعد یہاں آیا کرتا مگر یہاں سے ہو کر جانے کے بعد وہ کافی عرصہ سکون میں رہا کرتا تھا۔ اس کے خوابوں میں بھی کمی واقع ہو جاتی تھی۔ اس کا منتشر ذہن تھوڑا یکجا ہو جایا کرتا تھا اور سوچوں کے تلاطم سے باہر نکل کر وہ اپنی زندگی کو تھوڑا کھل کے جی لیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک ماہر نفسیات کا کلینک تھا۔ وہی ماہر نفسیات جو سائیکو تھراپی کے عمل سے ذہنی اور جذباتی خرابیوں کی تشخیص، علاج اور روک تھام کرتے ہیں۔ یہ وہی ماہر

نفسیات تھا جو اس روز جب وہ بچے کو ہسپتال داخل کروا رہا تھا اس سے بغل گیر ہوا تھا۔

یہ جنید کاظمی کا کلینک تھا۔ سکن جینز پہ گہرے نیلے رنگ کی شرٹ زیب تن کیے اس وقت وہ صالح کے سامنے والی راکنگ چیئر پہ براجمان اس سے باتوں میں مصروف تھا۔ چہرے پہ اک مدھم سی مسکراہٹ جو ایک ماہر نفسیات کا خاصا ہوتا ہے، لہجے میں نرمی، دل میں احساس اور دماغ میں اس کے ٹھیک ہونے کا لائحہ عمل ترتیب دیتے وہ اس کی تھراپی کے عمل میں مصروف تھا۔ اس کے بابا، آپی اور اس کے علاوہ اگر کوئی اس واقعے کا راز جانتا تھا تو وہ جنید تھا۔ جنید ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بچپن کا دوست بھی تھا۔ اس نے اپنی حالت کے پیش نظر جب تھراپی کا سوچا تو اس کے ذہن میں ایک ہی قابل اعتماد شخص آیا جو اس معاملے میں اس کی مدد کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو ایک مریض کی طرح ڈیل کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوست کی طرح سپورٹ بھی کرتا تھا۔اور جو کام دوست کر سکتے ہیں وہ دنیا کا کوئی رشتہ سرانجام نہیں دے سکتا۔

جنید سے ملنے کے بعد اس کا ذہن کافی عرصے تک پر سکون ہو جایا کرتا تھا مگر اب اس کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس مسئلے کا کوئی مستقل حل ہونا چاہیئے۔بیماری زیادہ دیر رہ جائے تو انسان کو بیمار رہنے کی عادت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔پھر اسے اپنی تکلیف میں کمی محسوس ہوتی ہے حالانکہ اس کی تکلیف جوں کی توں موجود ہوتی ہے۔فرق بس اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ انسان اس بیماری کو کسی پیراسائیٹ کی طرح اپنا لیتا ہے جو اس کی ساری توانائی چوس کر بھی اس کے جسم پہ پورے دھڑلے سے قبضہ جمائے بیٹھا ہوتا ہے۔لیکن وہ اس طفیلی کی شناخت کر چکا تھا اسے اس سے نجات درکار تھی۔آخر کب تک وہ اس ٹریٹمنٹ پہ رہ سکتا تھا۔اور وہ بھی اپنی فیملی سے مخفی رکھ کر۔کیونکہ لوگوں کی تو اسے قطعا پرواہ نہیں تھی لیکن اگر اس

www.novelsclubb.com

کی فیملی کو علم ہو جاتا تو اس کے بھائی اس سے اس بابت سوال ضرور پوچھتے اور ان کے سوالات کے جوابات وہ نہیں دے سکتا تھا۔

اس کی آپا اس کے سمجھانے پہ مان جاتیں مگر ایک ڈر سانپ کی طرح پھن پھیلائے ہمیشہ ان میں موجود رہتا کہ اگر لوگ اس کو پاگل سمجھنے لگ گئے؟

زندگی کے کرب واقعے سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس نے اس تھراپی کو ضروری جانا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ نماز اور قرآن نہیں پڑھتا تھا یا ان سے سکون حاصل نہیں کرتا تھا مگر اس کے ذہنی انتشار سے نجات کے لیے اسے میڈیکل چیک اپ کی بھی ضرورت تھی۔اور اسے اس میں کوئی قباحت نہیں تھی۔اپنی بہتری کے لیے وہ خود پہ توجہ دینا چاہتا تھا۔تاکہ وہ بھی ایک نارمل زندگی جی سکے۔

ایسے لوگ نایاب ہوتے ہیں جو اپنی ذہنی حالت کو سنوارنے کے لیے خود پہ محنت کرتے ہیں ورنہ جسمانی حالت کی بہتری کے لیے سب ہی کوشاں رہتے ہیں یہ

جانے بغیر کہ سکون، راحت، مسرت اور چین حاصل کرنے کے لیے ظاہری نہیں باطنی طور پہ خود کو بہتر بنانے اور نکھارنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔

موذن نے مسحور کن عصر کی اذان دیتے ہوئے رب کے پیاروں کو اس کی جانب بلایا۔اس رب نے اس اذان میں ہی کامیابی کی بشارت سنادی کہ جو لوگ فلاح کے متمنی ہیں وہ دوڑے چلے آئیں۔ مگر بہت سارے لوگ رب کی پکار کو نظر انداز کرتے ہوئے ارزاں کاموں میں خوار ہوتے ہیں۔ لیکن چند خوش نصیب رب کی محبت میں سرشار اور اپنے فرائض کو پوری دلجمعی کے ساتھ نبھانے والے اس کے حضور پیش ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ مسلمان بہت محبت وعقیدت سے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وہ بھی ان میں شامل تھی جو اپنے رب کے آگے پیش ہو کر خود کو پر سکون محسوس کرتے ہیں۔

جائے نماز کو سلیقے سے تہ لگا کر اس کی جگہ پہ رکھتی، چہرے کے گرد لپیٹی سفید چادر کے بل کو کھولتی وہ دھیمے قدموں سے چلتی عنایہ کے قریب آئی جو اس کے مشترکہ بیڈ پہ موبائل پہ گیم کھیلتے ہوئے سو چکی تھی۔اس کے ہاتھ سے فون پکڑ کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی وہ اس کے سر کے نیچے تکیہ درست کر گئی۔یہ وقت عنایہ کے سونے کا ہوتا تھا۔سکول سے آنے کے بعد کھانا کھا کر وہ اس کو محض پندرہ منٹ کے لیے گیم کھیلنے کی اجازت دیتی تھی اور جانتی تھی کہ ان پندرہ منٹوں میں وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گی۔ٹیوشن وہ خود اس کو دیا کرتی تھی۔اس کا ہوم ورک وہ خود کروایا کرتی تھی۔ریان اکیڈمی جایا کرتا تھا البتہ اس روز کے بعد جب وہ کیمسٹری کے بخیے ادھیڑنے کے لیے تیار تھا اس مضمون کی ذمہ داری آیت خود لے چکی تھی۔

وہ بہن بھائی کے معاملے میں بہت حساس تھی۔اور ہوتی بھی کیوں نا دنیا میں یہ چند رشتے ہی تو خوش کن ہوتے ہیں۔ایسے مخلص اور محرم رشتے قدر کیے جانے کے

www.novelsclubb.com

قابل ہوتے ہیں۔زندگی میں کبھی ان محرم رشتوں کو چھوڑ کر نا محرم کے پیچھے بھاگنا نہیں چاہیئے۔جو تحفظ محرم رشتے دیتے ہیں وہ دنیا میں کوئی مخلص نہیں دے سکتا۔

وہ چل کر بیڈ کی دوسری جانب آئی اور فون آن کر کے سامنے کیا تو نگاہیں دنگ رہ گئیں۔

فون کی سکرین پہ صالح کی ویڈیو کھلی ہوئی تھی۔

آہ! وہ کیوں بھول گئی تھی یہ بات۔۔۔

www.novelsclubb.com

"افف آیت عجیب حرکتیں ہیں تمہاری بھی۔پتا نہیں عنایہ کیا سوچ رہی ہو گی۔"

افف وہ کیا سوچے گی وہ تو چھوٹی سی بچی ہے۔لیکن اگر اس نے گھر میں ذکر کر دیا کہ "میرے فون میں اس نے اپنے دوست کی ویڈیو دیکھی تو؟ پوری بیوقوف ہو تم تو۔

اپنی عقل پہ ماتم کرتی وہ فورا گیلری کو لاک لگا گئی۔پتا نہیں کیوں لیکن وہ اس ویڈیو کو چاہ کر بھی ڈیلیٹ نہیں کر سکی۔لاک چیک کر کے اس نے دوبارہ ویڈیو آن کی۔

ابھی ایک لمحہ ہی ہوا تھا کہ اس کے ضمیر نے ملامت کی۔وہ اس کے لیے ایک نامحرم تھا وہ اتنی محبت سے اس کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔اس نے جھٹ ویڈیو بند کی اور فون بند کر کے سائیڈ پہ رکھ دیا۔

وہ ایک میچور لڑکی تھی جو صحیح غلط کے فرق سے بخوبی آشنا تھی۔اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ویڈیو ضرور بنائی تھی مگر جب آج پہلی دفعہ اس کو دیکھنے لگی تو ضمیر نے گوارا نہ کیا۔

www.novelsclubb.com

بلاشبہ وہ ان لڑکیوں میں شامل تھی جو نامحرم کی طرف کشش محسوس کرنے کے باوجود ان سے رابطے استوار کرنے کی کوشش میں خود کو ہلکان نہیں کرتیں۔

اس کے سر کی اچھی سے بینڈ یج کر دی گئی تھی۔وقت پہ ہسپتال لانے اور خون کو روکنے کا بر وقت بند وبست کرنے کے باعث زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔وہ ایک بار تسلی کرنے کے لیے بل کاونٹر پہ آئی تو اس کی توقع کے عین مطابق وہ بل دے چکا تھا۔

اس نے اس ڈاکٹر کو وہاں کھڑے دیکھا جس سے صالح بغل گیر ہوا تھا۔اس کی شکل کچھ جانی پہچانی محسوس ہو رہی تھی۔کاونٹر پہ پتا کر کے اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ جنید کاظمی ہے اس ہسپتال کا اکلوتا ماہر نفسیات۔۔۔

ایک لمحے کو اس کا ذہن عجیب بے چین سوچوں کے بھنور میں الجھا مگر جھر جھری بھرتے وہ مثبت سوچوں کو خود پہ حاوی کرنے لگی۔اس نے رکشہ کروایا اور احسن کو لیے گھر آئی۔گھر پہ ارحا اور اس کی ماما نے احسن کی عیادت کی اور اس کو مالی مدد کی پیش کش کی جس کو وہ پورے وقار سے رد کر گئی۔وہ ایک خوددار عورت تھی۔کسی

کے احسانات اس کی عزت نفس کو زیر زمین دفن کر سکتے تھے۔وہ جب تک زندہ تھی کم از کم کسی سے احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔

کھیل تو زندگی نے اس کے ساتھ بھی کھیلا تھا مگر فرق صرف اتنا تھا کہ اوائل میں وہ خود کو اس کھیل کی کھلاڑی سمجھ بیٹھی تھی اور یہ بھول بیٹھی کہ وقت کی کایا پلٹتے دیر نہیں لگتی۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ تھکا ہوا گھر لوٹا اور اپنے قدموں کو کمرے کی جانب رواں کیا کہ لاونج میں موجود بھورے صوفہ پہ موجود سوٹڈ بوٹڈ شہروز نے اس کو پکارا۔ غالبا وہ ابھی آفس سے لوٹا تھا۔

"صالح بھائی بات سن جاو۔"

"اچھا"

اس کی پکار کے جواب میں وہ سستی کو دور کرتا، منہ پہ ہاتھ پھیرتا اس کے سامنے موجود بھورے صوفہ پہ جا کر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہیں آپ؟"

وہ صالح سے تین سال چھوٹا تھا اس لیے پکارتے وقت عزت لہجے سے ہی جھلک رہی ہوتی تھی۔اور یہ عزت صرف لہجے میں ہی نہیں دل کے گوشوں میں بھی موجود تھی۔

"بالکل ٹھیک۔تم بتاو۔"

وہ گلے شکوے کرنے کا قائل نہیں تھا کہ میں اس لیے تمہارے گھر نہیں آتا کیونکہ تم نہیں آتے۔وہ ہر انسان کو اس کی اسپیس میں جینے دینا چاہتا تھا۔اور اپنی اسپیس میں بھی کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا تھا۔یہ تو نوشین آپا کی ایموشنل بلیک میلنگ تھی جو وہ روبینہ سے منگنی پہ تیار ہو گیا تھا۔چند منٹ ان میں باتوں کا تبادلہ ہوتا رہا۔ پھر شہروز کام کی بات پہ آنے کے لیے چند لمحے ہونٹ کاٹتے سوچنے لگا۔

"کچھ کہنا ہے تمہیں؟"

وہ اس کا بڑا بھائی تھا اور اس کی حرکتوں سے ہی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اس سے کچھ کہنے کا متمنی ہے۔

"جی بھائی"

ہچکچاتے ہوئے حامی بھری۔

"بتاو شاباش۔"

وہ حوصلہ کن انداز میں گویا ہوا۔

"بھائی آپ شادی کیوں نہیں کروا لیتے؟"

بالآخر زبان نے دل کی بات الفاظ کی صورت ڈھال دی۔

www.novelsclubb.com

جب سے اس کی شادی ہوئی تھی وہ اسی سوچ میں گم تھا کہ صالح اس سے بڑا ہے پہلے اس کی شادی ہونے چاہیئے مگر اس وقت بھی صالح کے شادی سے صاف انکار پہ اس نے گھر والوں کے سامنے اپنی پسند رکھی جس کو سب نے دل سے قبول کیا۔ اور اس کی شادی ایک برس پہلے ہو گئی۔

میرا نہیں خیال کہ تم اس بات سے لاعلم ہو کہ مجھے اپنے نجی معاملات میں کسی کی" مداخلت نہیں پسند۔"

وہ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔

شائستہ اور نوشین آپا سے وہ پیار سے ڈیل کرتا تھا مگر یہ اس کا چھوٹا بھائی تھا جو یقینا اس کے بہلانے سے بہل نہیں سکتا تھا اس لیے اس کے ساتھ سختی کی ہی ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوری بھائی"

صالح کی شخصیت میں موجود رعب پہلے ہی اس کو بے خوف بنا دیتا تھا۔اور جب وہ سختی سے بات کرتا تھا تو وہ سامنے والے کو بولنے لائق نہیں چھوڑتا تھا۔

سوری کی بات نہیں ہے شہروز۔ہر انسان کو اس کی نجی زندگی کے معاملات میں " مداخلت پسند نہیں ہوتی اور جو لوگ دوسروں کو اپنی زندگی میں مداخلت کی اجازت دیتے ہیں وہ دن بہ دن اپنی ذات کی پرتیں ان پہ عیاں کر دیتے ہیں۔آہستہ آہستہ لوگ ان پہ حاوی ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ بس لوگوں کو خوش کرنے کے لیے خود کو ایک روبوٹ کی مانند پیش کر دیتے ہیں۔نہ تو میں خود کو کسی کے سامنے پیش کر سکتا ہوں نہ ہی تمہیں یہ کہوں گا کہ تم ایسا کرو۔کھلی کتاب کی مانند بن کر نہیں رہا کرتے۔یہ بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔"

اس کی باتیں،اس کا لہجہ ایسا تھا کہ شہروز کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا۔وہ اس کا کندھا تھپکتے اوپر کی جانب چلا گیا۔

پیچھے وہ ایک گہری آہ بھر کر رہ گیا۔

سڑک پہ بے مقصد گاڑی دوڑاتے وہ اس بات کو سرے سے فراموش کر چکا تھا کہ وہ تھکاوٹ کا شکار ہے۔ دل اور دماغ دو مختلف دلائل پیش کر رہے تھے اور ان کا کھلا تضاد اس کو الجھائے ہوئے تھا۔

یہ منتشر سوچیں بھی انسان کو کتنا تھکا دیتی ہیں۔

بایاں ہاتھ سٹیرنگ پہ دھرے دائیں ہاتھ سے کن پٹی سہلاتے وہ مختلف سوچوں کے بھنور میں تھا۔

www.novelsclubb.com

دل کہتا کہ اقرار کر لے اور دماغ کہتا خاموش ہو جا۔

اسے کوئی ایسا فیصلہ لینا تھا جو اس کے دل اور دماغ دونوں کا مشترکہ ہوتا۔ جس سے وہ زندگی کے سب سے تکلیف دہ امر یعنی پچھتاوے کا شکار نہ ہوتا۔

ابھی اسے وقت درکار تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ایک بہتر فیصلہ لینے والا تھا۔

اخبار کے سرورق پہ نظر دوڑاتے ہوئے ان کی سوچ کسی اور ہی جانب کھینچی چلی گئی۔ شگفتہ بیگم کمرے میں آئیں تو وہ اپنی سوچ سے ان کو بھی آگاہ کرنے لگے۔

کیونکہ جب معاملہ اولاد کا ہو تو ماں باپ دونوں کو ہی ان میں معاملہ فہمی دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔اور اپنی اولاد کے لیے کوئی ماں باپ کبھی غلط فیصلہ نہیں لیتا۔ بظاہر وہ فیصلہ غلط بھی ہو تو اگر اس کو والدین کی سوچ پہ پرکھیں تو انہوں نے اپنے تئیں بہترین فیصلہ ہی لیا ہوتا تھا۔اگر کبھی والدین کا فیصلہ غلط نکل آئے تو شکوک شبہات میں نہیں جایا کرتے۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ معاذ کا آیت کو پک اینڈ ڈراپ دینا نامناسب ہے؟"

اخبار پر سے نظریں ہٹاتے وہ پوچھ رہے تھے اور اپنے ذہن میں پنپنے والے سوال کو زبان سے ادا کر رہے تھے۔

"نہیں، اس میں ایسا کیا مسئلہ ہے۔ دونوں کزنز ہیں اور معاذ ویسے بھی آیت کا بڑا بھائی ہے۔"

انہیں اس بات میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"مگر یہ بات ہم یا معاذ کی فیملی جانتی ہے۔ دنیا والوں کے نزدیک تو وہ دونوں کزنز ہیں جو ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہیں۔ اور دونوں ہی کنوارے بھی ہیں۔ ایسے میں لوگ میری بیٹی کے کردار پہ انگلیاں اٹھائیں یہ بات میں ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنے تئیں سمجھ داری والی بات کی۔

"یہ بات تو کبھی میرے ذہن میں ہی نہیں آئی۔"

بیڈ پہ بیٹھتے انہوں نے پر سوچ انداز میں جواب دیا۔

"یہی میں کہہ رہا ہوں کہ یہ بات ہمارے ذہنوں میں نہیں آسکتی کیونکہ ہم ان دونوں کے رشتے سے بخوبی واقف ہیں۔آیت کے لیے معاذ اس کے بڑے بھائی کی جگہ ہے۔اور یقینا معاذ کے لیے بھی وہ اس کی چھوٹی بہن ہے۔لیکن ہمیں سمجھداری سے کام لینا ہو گا۔کیونکہ ہمیں بھی اسی دنیا میں رہنا ہے۔ہماری سوچ مثبت ہے تو ضروری نہیں سب کی سوچ ایسی ہی ہو۔"

اب کہ انہوں نے اخبار فولڈ کرتے بیڈ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔

لیکن آپ کو ہیٹ اسٹروک کا مسئلہ ہے اور ہمارے پاس گاڑی بھی نہیں ہے۔"
ایسے میں میں آپ کو کبھی بائیک چلانے کا مشورہ نہیں دوں گی۔اور آپ کی کمر کی تکلیف بھی بڑھ جاتی ہے۔اس لیے فلحال یہ ڈیوٹی معاذ کو ہی دینے دیں۔ لیکن ایک کام آپ کر سکتے ہیں۔"

"وہ کیا؟"

www.novelsclubb.com

آپ اپنے جاننے والوں کو کہہ کر آیت کے لیے کسی سواری کا انتظام کروا دیں۔اور" اگر انتظام نہیں ہوتا تو یہ گرمی کے دو ماہ نکال لیں پھر سردیوں میں آپ خود آیت کو پک اینڈ ڈراپ دے دینا۔"

آیت کے معاملے میں وہ ہمیشہ بہت محتاط رہے تھے بہت مشکلات سے انہیں ایک قابل اعتماد وین والا ملا تھا جو ہر روز کی بنا پر اس کو دیر کروا دیتا تھا۔اور کالج سے بار بار وارننگ ملنے پہ آخر اس کو خیر آباد کہنا پڑا۔

"میں نے بات کی ہوئی ہے بس جلد از جلد کوئی بااعتماد سواری مل جائے۔"

www.novelsclubb.com

"ان شاءاللہ آپ فکر نہیں کریں۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوئیں۔

"ان شاءاللہ"

اندر ہی اندر ان کا دل مختلف اندیشوں میں گھرا تھا مگر وہ تمام معاملات اللہ کے سپرد کرتے اب قدرے پر سکون ہو گئے۔

اور جو معاملات اللہ کے سپرد کر دیے جائیں پھر ان میں یقین کی مہر بھی ثبت کرنا ہوتی ہے۔

وسیع و عریض، پر تعیش، شاندار اور فن تعمیر کی اعلی مثال یہ ایک پرائیویٹ یونیورسٹی تھی جس کے بڑے بڑے ہرے بھرے درختوں، دلکش پھولوں، سبز گھاس اور مہارت سے کی گئی باغبانی سے مزین گراونڈز میں سے ایک میں وہ کینوس پہ برش سے نقش و نگار بنانے میں مصروف تھی۔اس عمل کو کرتے ہوئے وہ اس

میں کھوئی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ چہرے پہ آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس کے مومی ہاتھ میں موجود پینٹ برش قدرت کے جاذب نظر سورج طلوع ہونے کے منظر کو کینوس پہ اتار رہا تھا۔ آخری ٹچ دینے کے بعد اس نے ایک ستائشی نظر اپنی پینٹنگ پہ ڈالی جو یقینا ایک شاہکار دکھ رہی تھی۔

اس کے روشن چہرے پہ اک خوبصورت مسکان در آئی۔ اس کی پینٹنگ پرفیکٹ دکھ رہی تھی۔ اور آخر کیوں نہ دکھتی یہ پینٹنگ کی دیوانی وجیہہ نے پورے دل سے بنائی تھی۔ تسلی کر لینے کے بعد اس نے اپنے فون میں موجود یونیورسٹی کی دوستوں کا واٹس ایپ گروپ کھول کر ان کو اپنی لوکیشن سے آگاہ کیا۔ اسے پینٹنگ کے دوران کسی کی بھی مداخلت نہیں پسند تھی۔ اسی لیے وہ اس وقت تنہا ہی یونیورسٹی کے اس گراونڈ میں موجود تھی جہاں سے وقفے وقفے سے صرف چند طلبا کا ہی گزر ہو رہا تھا۔ ویسے بھی اب اس کی کلاس کا وقت ہو چکا تھا۔ اسے اپنی کلاس میں بھی

www.novelsclubb.com

جانا تھا۔وہ سوشیالوجی کی سٹوڈنٹ تھی لیکن پینٹنگ اس کا شوق تھا۔جس کو اس نے باقاعدہ ایک ماہر استاد سے سیکھا اور اب وہ بہت اچھی مصور بن چکی تھی۔

تھوڑی دیر میں اس کی دوستوں کا گروپ اس گراونڈ میں آ گیا۔اور بھاگتے ہوئے اس کی پینٹنگ کی جانب گیا۔اس کی پینٹنگ کو دیکھتے ہی انہوں نے آہیں بھریں۔

جیا یار چھوڑو سوشیالوجی جیسا بورنگ سبجیکٹ۔تم تو اعلی پائے کی مصور بن چکی" ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کا بنایا ہوا شاہکار اپنی آنکھوں میں سموئے اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہی تھیں۔جس پہ اس نے گردن کو خم دے کر خراج وصول کی۔

"ٹیلنٹ کا پڑھائی سے کیا تعلق۔ہر چیز کی اپنی خاص اہمیت ہوتی ہے۔"

وہ سمجھ داری سے بولی۔

کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔اچھا اب اس پینٹنگ کو ڈرائیور کے ہاتھ جلد ہی بھجوا دو۔یہ نہ"

"ہو یہاں خراب ہو جائے۔

ایک دوست نے اس کی حساسیت دیکھتے اس کو مشورے سے نوازا۔

ہاں ہاں اسی لیے آج میں ڈرائیور انکل کے ساتھ آئی تھی تاکہ پینٹنگ گھر بجھوا"

"دوں۔

اس نے محتاط ہو کر سوچا تھا۔

"لو یہ تو کمال ہو گیا۔"

اس نے پینٹنگ کو اٹھایا اور یونیورسٹی کی پارکنگ میں قدم قدم چلتی آئی۔ راستے سے گزرتے سٹوڈنٹس اس کی پینٹنگ دیکھ کر ستائشی انداز میں مسکرائے۔ اسے لوگوں کی آنکھوں میں یہ ستائش دیکھنا بے حد پسند تھی۔ چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔ پھر اس نے ڈرائیور کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے پینٹنگ اس کے حوالے کی اور واپس اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب چل پڑی۔ وہ کلاس میں پہنچی تو اس کی ایک دوست اس کی نوٹ بک تھامے اس میں محو دکھائی دی۔ اس کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پہ موجود مسکراہٹ سمٹی اور اس کی جگہ خفگی در آئی۔ اس نے دوست کے ہاتھ سے اپنی نوٹ بک کھینچنے والے انداز میں جھپٹی جس پہ وہ گھبراہٹ کے مارے ہلکی سے چیخ مار گئی۔

"شرم نہیں آتی جیا۔ میں ڈر گئی کہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

تحریم کا سانس معمول سے تیز ہو چلا تھا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی میری سکیچنگ بک میری مرضی کے بغیر دیکھتے ہوئے۔"

اسے سخت چڑ تھی کہ اس کی چیز کو کوئی اس کی اجازت کے بغیر چھوئے۔

"ایسا بھی کیا ہے اس میں جو تم چھپا رہی ہو۔"

اس کی بات سے وجیہہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس نے ابھی وہ تصویر نہیں دیکھی ورنہ اس کا ردعمل مختلف ہوتا۔اس کے دل کے نہاں خانوں میں بے اختیار تسلی بھری۔

ایک سکون کا سانس بھرتے ہوئے وہ واپس اس سے مخاطب ہوئی۔

"کیا ہونا ہے اس میں ذرا بتانا۔"

www.novelsclubb.com

وہ پیشانی پہ بل ڈالے اس کو چیلنج کر رہی تھی۔

"کوئی تو ہو گا۔"

اس نے ہوا میں تیر چلایا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

وجیہہ کا پارا ہائی ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے جیا مذاق کر رہی ہے تحریم۔ کیا تم جانتی نہیں ہو۔ ریلیکس ہو جاو۔"

پاس موجود ربیعہ نے اس کو پر سکون کرنا چاہا۔

"یار تم مذاق کیوں نہیں برداشت کرتی۔"

تحریم نے اچنبھے سے ہو چھا۔

"بس نہیں پسند مجھے مذاق۔"

ایک پر سوز اور تکلیف دہ یاد نے اس کے گرد گھیرا بنا کر اس کو شکنجے میں پھانسنا چاہا۔

"اچھا سرینڈر کر رہی ہوں میں۔"

www.novelsclubb.com

اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اتنی دیر میں کلاس میں یہ خبر گردش کر گئی کہ آج سر چھٹی پر ہیں جس کے باعث ان کا لیکچر فری ہو گیا۔ وہ بیگ کو دائیں کندھے پہ ڈالتے اور ہاتھ میں سکیچنگ بک تھامتے کلاس سے باہر گئی اور جاتے وقت یہ کہنا نہیں بھولی کہ اسے فلحال اکیلے رہنا ہے۔ کسی نے اعتراض نہ کیا کیونکہ جانتی تھیں کہ

اسے اپنی ماما کی یاد آ رہی ہو گی جو چار برس قبل اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں۔ وجیہہ جیسی حساس لڑکی اس دن کے بعد مزید حساس ہو چلی تھی۔ بعض اوقات تو وہ ایسی بات پہ ناراض ہو جایا کرتی تھی جو بالکل بھی ناراضگی والی بات نہ ہوتی تھی۔اور کبھی کبھار وہ بڑی سے بڑی بات بھی ہنس کر ٹال دیا کرتی تھی۔

ڈیپارٹمنٹ کے ایک خاموش حصے میں آ کر اس نے بیگ زمین پہ رکھا اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی۔آنسو کا ایک قطرہ اس کے صبیح چہرے پہ پھسل گیا۔بے دھیانی میں اس نے سکیچ بک کھولی تو وہ چہرہ اس کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر گیا۔

وہ چہرہ اس شخص کا تھا جسے اس نے بچپن سے چاہا تھا کیونکہ ہمیشہ سے اس نے سب سے یہی سنا تھا کہ یہ شخص اس کے ساتھ منسوب ہے۔اسے نہیں معلوم کہ وہ شخص یہ بات جانتا بھی ہے یا نہیں مگر اس نے بچپن سے اس کے علاوہ کسی کو نہیں سوچا تھا۔

"معاذ"

وہ سکیچ بک پہ موجود اس کے سکیچ سے مخاطب ہوئی۔

اور پھر کئی لمحے اس سکیچ کو دیکھتی رہی۔اپنی ماما کی یاد آنے پہ اس کی آنکھ سے بہنے والا آنسو بھی اس کی اس شخص سے محبت دیکھ کر سر جھٹک کر رہ گیا۔

یہ لڑکی دیوانی تھی معاذ کی۔۔۔اور وہ بھی آج سے نہیں بچپن سے ہی۔

سورج کے غروب ہونے کے وقت جب ماہتاب کی روشن کرنیں ماند پڑ کر نارنجی رنگ میں ڈھلتی وسیع آسمان کو ایک دلفریب منظر عطا کرتی ہیں جس کے دیوانے اس منظر کو دیکھنے کے لیے اپنے کاموں کو چھوڑ کر قدرت کے اس حسین منظر میں ڈوب کر اپنی اداسیوں کو بھول جاتے ہیں۔ایسے ہی وقت میں وہ چند یونیورسٹیوں کا میرٹ چیک کر رہا تھا۔

ابھی فلحال اس نے پی ایچ ڈی کا ارادہ ملتوی کیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ یونیورسٹیوں کے میرٹ اور ایڈمیشن پہ نظر رکھا کرتا تھا۔

وہ لیپ ٹاپ پہ اپنے کام میں مصروف تھا کہ اچانک اس کو مدھم سی بارش کی آواز محسوس ہوئی۔ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ چلتے اس کے ہاتھ یک دم رکے۔ وہ لیپ ٹاپ کو ٹیبل پہ چھوڑے راکنگ چیئر سے اٹھا۔ سلیپرز میں موجود بھاری قدموں کو دھیمے سے اٹھاتا وہ کھڑکی تک آیا۔ کھڑکی پہ موجود رولر بلائنڈ کو ہٹاتا وہ باہر موجود منظر کی جانب متوجہ ہوا۔

آسمان سے پانی کی بوندیں بارش کا نام لیے زمین پہ برس رہی تھیں۔ اس منظر نے اسے کچھ نرم سا احساس دلایا۔

اس کا ذہن ماضی کی اک حسین یاد میں کھویا۔

"ماما آپ کو بارش اتنی کیوں پسند ہے؟"

چھوٹا سا بچہ اپنی ماما کو بارش کی بوندوں کو ہاتھ میں لے کر اچھالتا دیکھ ان سے سوال پوچھ رہا تھا جو اس کی بات پہ وہ بوندیں اس کے خوبصورت چہرے پہ اچھال گئی۔

"بتاوں؟"

وہ شرارتی انداز میں گویا ہوئیں۔

مغرب کا وقت تھا اور رم جھم کرتی بارش ان کے گھر کی چھت کو تر کر چکی تھی۔

اسی لمحے ہارن کی آواز آئی۔

"اس لیے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ چہکتے ہوئے بولیں۔

"کیا مطلب ماما؟"

وہ معصوم بچہ اپنی ماما کی بات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"تمہارے بابا بارش والے دن گھر جلدی آجاتے ہیں۔"

یہ کہتے ہی وہ اس کا ہاتھ تھامے نیچے آئیں جہاں منصور صاحب چھتری کو فولڈ کر رہے تھے ان کو سیڑھیوں سے نیچے آتا دیکھ ان کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیا حال ہیں جناب کے؟"

وہ شرارتی انداز میں بولتے ہوئے ان کے پاس آئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا حال ہو سکتے ہیں؟"

وہ اپنے نیم بھیگے لباس کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"آہاں۔۔۔تو جناب میں نے کہا تھا نا کہ آج نہ جائیں موسم خراب ہے۔"

انہوں نے دوپہر میں کہی اپنی بات یاد دلانا چاہی۔

www.novelsclubb.com

"سہی کہہ رہی ہیں بیگم آپ کی بات مان لینی چاہیئے بندے کو۔"

وہ سرینڈر کرتے ہوئے بولے۔اپنی محبوب بیوی کو ہمیشہ اہمیت دینے والے وہ

بلاشبہ ایک باکمال شوہر تھے۔

آپ فریش ہو جائیں جلدی سے میں آپ کی من پسند الائچی والی کڑک چائے بنا کر" "لائی۔

وہ کچن کی جانب گئیں تو منصور صاحب صالح کی جانب متوجہ ہوئے۔

"میری جان ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

صالح کو خود کو تکتا پا کر وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آ کر دوزانو ہو کر بیٹھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا مجھے ماما کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

وہ آٹھ سال کا بچہ اپنی ماما کی بات کا مطلب اخذ کرنے سے قاصر تھا۔

"کیا کہہ دیا ماما نے آپ کو؟"

اس کے دائیں گال کو چومتے ہوئے انہوں نے استفسار کیا۔

میں نے پوچھا انہیں بارش کیوں پسند ہے تو وہ کہتی کہ اس دن آپ جلدی گھر آ"
"جاتے ہیں۔ بھلا بارش کا آپ سے کیا تعلق؟

اس کی بات پہ منصور صاحب کا قہقہہ بلا ساختہ تھا۔

"کیوں بیگم صاحبہ محبت میں مجھے مات دیں گی؟"

www.novelsclubb.com

وہ اونچی آواز میں بولے کہ کچن میں موجود اس وجود کی ہنسی کی آواز نے ان کے دل کو سکون سے بھرا۔

"آپ کی محبت کی مثال نہیں منصور۔"

چائے کو ٹیبل پہ رکھتے وہ بھی صالح کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھی۔

"ماما بابا ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں میری جان۔"

اس کا بایاں گال چومتے وہ بولیں۔

"مجھے سے پیار نہیں کرتے؟"

اس معصوم کو اپنی فکر پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہم دونوں کی جان ہو۔"

یہ کہتے ہی ان دونوں نے اس کے گرد حصار باندھا۔

ایک لمحے کو اسے یہ حصار اپنے گرد محسوس ہوا پھر سارا منظر ہوا میں تحلیل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ ایک لمحے میں آسمان سے زمین پہ آیا۔

اس کا دل شدت سے اس وقت میں جانے کو چاہا۔ اس کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے یوں جیسے ان بوندوں نے اس کے چہرے کو چھو کر تر کر دیا ہو۔

اور کون کہتا ہے کہ ماضی کی صرف تلخ یادیں ہی رلانے کا باعث بنتی ہیں؟

ماضی کی حسین یادیں جب یہ احساس دلائے کہ انسان اس وقت میں دوبارہ نہیں جا سکتا تو اس سے تکلیف دہ بھی کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا دل بھی اس وقت اسی تکلیف سے ہمکنار ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شام میں جب دور کہیں پرندوں کے غول نیلے آسمان پہ قطار در قطار رقص کرتے دکھائی دے رہے تھے اس وقت وہ ریان کو کیمسٹری کا ٹاپک سمجھا کر فارغ ہوئی۔ وہ

اپنا بیگ اٹھاتا اکیڈمی روانہ ہو گیا تو وہ عنایہ کو کتاب تھماتے پڑھانے بیٹھ گئی۔ عنایہ کو ہوم ورک دے کر اس نے کچن کی خبر لینا چاہی۔ آج اس کا کوکنگ کا دل چاہ رہا تھا۔ ویسے وہ کوکنگ میں خاص مہارت نہیں رکھتی تھی نہ ہی اسے کوکنگ سے کوئی شغف تھا مگر اپنے پسند کے چند پکوان اس نے سیکھ رکھے تھے۔ آج اس کا براونیز بنانے کا موڈ تھا۔ سو وہ اپنے کمرے سے کچن میں چلی آئی۔

شگفتہ بیگم نے ابھی شام کا کھانا بنانا تھا اس لیے کچن اس وقت خالی تھا۔ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے دوپٹے کو سر پہ سلیقے سے لیتے وہ باکسز سے سامان نکالنے لگی۔ اس کی ماما نے اس کو یہی سکھایا تھا کہ کچن میں کھانا بناتے وقت بھی دوپٹہ اوڑھے رکھنا چاہیئے۔ ان کا کہنا تھا کہ کھانا بناتے وقت انسان اگر اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائے تو عبادت بھی ہو جاتی ہے اور کھانے کا ذائقہ بھی لذت سے بھر جاتا ہے۔ آیت کو بھی یہی عادت تھی۔ کچھ بھی پکانا ہو وہ اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

براونیز کو بیک کرنے کے لیے رکھ کر وہ واپس کمرے میں آئی تاکہ عنایہ کو اگلا کام کروادے مگر یہ کیا۔۔۔وہ تو نوٹ بک پہ سر رکھے خواب خرگوش کی نیند میں تھی۔ اس کو سوتا دیکھ آیت کو افسوس ہوا۔افففف۔۔۔۔چھوٹے چھوٹے بچوں پہ پڑھائی کا اتنا بوجھ!

اس کا بس چلتا تو چھوٹے بچوں کو صرف ایک کتاب ہی پڑھاتی اور باقی خود ان کی تربیت پہ دھیان دیتی۔مگر خیر۔۔۔فلحال یہ اس کے اختیار میں کچھ نہیں تھا۔اب وہ وزیر تعلیم ہونے سے تو رہی۔

www.novelsclubb.com

سر جھٹکتے وہ عنایہ کے پاس آئی تاکہ اس کو بیڈ پہ سلادے۔اس نے عنایہ کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ سے کچھ نیچے زمین پہ گرنے کی آواز آئی۔اس کو بیڈ پہ صحیح سے لٹا کر اس نے زمین پہ موجود شے کو دیکھا تو چہرے کو مسکان نے زینت بخشی۔نیچے جھک کر اس نے وہ چیز اٹھائی۔اس کے سر پہ موجود دوپٹہ کندھوں پہ جھول گیا۔

گھنگریالے بالوں کی چند لٹیں اس کے چہرے کو چھونے لگیں۔گالوں پہ موجود گڑھوں نے آشکار ہو کر اس کے حسن کو چار چاند لگائے۔

یہ ایک خوبصورت، نفیس اور چھوٹا سا بھوری لکڑی کا گھر تھا جس کی چھت عام چھتوں کی طرح نہیں تھی۔ترچھی چھت کے نیچے ایک سوراخ تھا جو روشن دان کی نمائندگی کے طور پہ بنایا گیا تھا۔لکڑی کی بنی روش پہ دوسرے رنگ کی لکڑی سے دروازے کے عین سامنے فرش پہ ایک میٹ بنایا گیا تھا۔دروازے سے ملحقہ راستے سے چند سینٹی میٹر کے فاصلے پہ سیڑھیاں بنی تھیں جن کی سائیڈ پہ لکڑی کی ہی باڑ لگائی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس گھر کو محویت سے دیکھتی جا رہی تھی یہ گھر کسی سادہ انسان کے خواب کی عکاسی کر رہا تھا۔

اس کے ایک ایک حصے کو دیکھتے وہ اس کے مالک کی سوچ کو پرکھنے کی کوشش میں مگن تھی۔

یہ گھر اس کے مالک کی طرح سادہ مگر بے حد حسین تھا۔اسے صالح کی پسند سے پسندیدگی ہوئی۔

یہ کی چین اپنے مالک کی طرح بہت نایاب تھی یوں جیسے خاص طور پر بنوائی گئی ہو۔

وہ اس کے مالک کی شخصیت سے متاثر کیوں نہ ہوتی آخر وہ تھا ہی ایسا مگر شرط یہ تھی کہ دیکھنے والے کی آنکھ آیت جیسی ہو۔

اس کے ہاتھ اس گھر کے ایک ایک نقش کو اپنی پوروں سے چھو رہے تھے۔

اس کا دل چاہا کہ اس گھر کو اپنے پاس رکھ لے۔ مگر پھر دل میں آیا کہ یہ عنایہ کو اتنا پسند آیا تھا کہ وہ صالح کے پاس اس کو لینے پہنچ گئی تھی۔

ابھی کی چین اس کے ہاتھ میں تھی کہ عنایہ کی آواز پہ وہ سوچوں کے سمندر سے باہر آئی۔

"آپا یہ کتنا پیارا ہے نا؟"

وہ غالبا اس کی چین کو اس کے ہاتھ میں پکڑا دیکھ چکی تھی۔

"ہاں آپا کی جان یہ سچ میں بہت پیارا ہے۔"

وہ اس کے گال کھینچتی پر مسرت سی بولی۔

"آپا آپ کو پتا ہے بگ برادر بھی بہت پیارے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

آیت نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔

"کونسے بگ برادر؟"

اسے تو یاد نہیں پڑتا تھا کہ عنایہ نے کبھی کسی کو بگ برادر کہہ کر مخاطب کیا ہو۔

"وہ جن کا گھر ہے یہ"

اس نے کی چین کی طرف اشارہ کرتے اس کو بتایا۔

"تم صالح کی بات کر رہی ہو؟"

آہ۔۔۔کتنا خوبصورت تھا نا اپنی زبان سے اس کا نام لینا

آیت نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

"آپا آپ کو ان کا نام کیسے پتا چلا؟"

وہ کم فہمی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔جو اس کی بات پہ اتار چڑھاو کا شکار ہوا تھا۔

"وہ مجھے ان کی بہن نے بتایا تھا۔"

ہکلاتے لہجے پہ قابو پاتے اس نے شائستگی سے عذر پیش کیا۔

"آپا آپ کام چیک کرنے آئی ہیں نا؟"

اسے اچانک ہی اپنا ہوم ورک یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں لیکن آپ سو گئے تھے تو میں نے آپ کو تنگ نہیں کیا۔"

"آپ بھی بہت پیاری ہیں آپا۔"

وہ اپنی آپا کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"بھی سے کیا مطلب ہے تمہارا۔اور کون ہے پیارا؟"

اس نے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا۔

"بگ برادر آپا۔"

اس کے جواب پہ وہ سرخ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آیت یہ مائیکرو ویو میں کیا رکھا ہے؟مجھے لگ رہا ہے کہ جو بھی ہے جلنے والا ہے۔"

کچن سے آئی شگفتہ بیگم کی آواز پہ وہ ہڑبڑاتے ہوئی کچن ک جانب بھاگی۔

اس کی براونیز کا کیا حشر ہونے والا تھا یہ سوچ کر ہی اسے جھرجھری آرہی تھی۔

مگر صد شکر کہ اس کی دل سے بنائی گئی براونیز محفوظ رہی تھیں۔

صحیح کہتی تھیں اس کی ماما اللہ کا ذکر بڑی بڑی آفتوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

اس کا ذہن بہت ساری دھندلی یادوں کو اصل میں ڈھالنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔اور بہت ساری بری یادوں کو دماغ سے مٹانے کی تگ و دو میں خود کو مسلسل ہلکان کیے ہوئے تھا۔ساری یادیں گڈ مڈ ہو کر اس کے ذہن کے ساتھ اس کے دل کی اذیت میں اضافہ کر رہی تھیں۔

زندگی نے اسے کس مقام پہ لا کھڑا کیا تھا۔جس انسان کو دیکھنے کے لیے اس کی آنکھیں ترس گئی تھیں اس کو زیادہ دیر دیکھنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر بھی موجود نہیں تھا۔

وہ اس طرح اس منجدھار میں پھنسی تھی کہ نہ تو اس سے ملنے کی ہمت تھی اور اگر مل لیتی تو اس کا ردعمل دیکھنے کا حوصلہ اس میں موجود نہیں تھا۔

"صالح"

دل نے جس نام کو برسوں سے پکارا تھا آج زبان نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا۔ نام تو اس کو اور بھی عزیز تھے مگر یہ نام اسے سب سے پیارا تھا۔

وہ کالج کے لیے تیار ہو کر نیچے ڈائننگ پہ آیا۔ سب کو سلام کر کے وہ اپنی مخصوص نشست پہ براجمان ہوا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا کیسا جا رہا ہے کالج؟"

یہ اس کے بڑے بھائی جواد تھے جو عمر میں تو اس سے چار سال بڑے تھے مگر ان کے لیے صالح ان کی اولاد کی مانند تھا۔ شائستہ بھابھی کے نرم رویے کے پیچھے ایک یہ وجہ بھی شامل تھی کہ وہ ان کے عزیز شوہر کو بے حد زیادہ عزیز تھا۔

"بہت اچھا جا رہا ہے بھائی۔"

کپ میں چائے انڈیلتا وہ ہشاش بشاش لہجے میں گویا ہوا۔ اور ہاٹ پاٹ سے ایک پراٹھا آدھا پلیٹ میں رکھتے ہوئے کھانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"شائستہ آج اس کو دو پراٹھے لا کر دینا۔"

اس بات پہ چائے کا گھونٹ اس کے حلق میں اٹکا۔

"خدا کا خوف کر لیں بھائی میں دو پراٹھے کیسے کھاوں گا؟"

دو پراٹھوں کے نام سے ہی اس نے جھرجھری لی۔

تمہاری خوراک تمہاری عمر کے حساب سے بہت کم ہے صالح۔اس لیے بحث" "نہیں۔

وہ اس کی توجہ اس کی صحت کی جانب کروانا چاہتے تھے۔ماووں کی طرح انہیں اپنا بھائی کمزور لگ رہا تھا۔حالانکہ صالح کے حساب سے اس کی صحت اور جسامت بالکل فٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ زیادتی ہے بھائی۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولا جس پہ جواد کے ساتھ ساتھ کچن سے باہر آتی شائستہ کا بھی قہقہہ بلند ہوا۔

"تم سے زیادہ تو یہ میرا چھوٹا کھا لیتا ہے۔"

شائستہ نے ٹوکا دیا۔ان کا چھوٹا بیٹا حاشر بآسانی ڈیڑھ سے دو پراٹھے کھا جایا کرتا تھا۔

"ہاں تو اس کی سزا مجھے کیوں دے رہے ہیں؟"

اسے دو پراٹھے کھانا کسی طور پہ منظور نہیں تھا۔

یہ سزا نہیں ہے۔خود تو اپنی صحت کا خیال نہیں ہے اور دوسروں کو رکھنے کی" "اجازت نہیں دیتے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کو ہر چیز کی اجازت ہے۔"

اس بات پہ ان کے دل میں پھانس لگی۔وہ آج بھی اپنی فیملی کے لیے وہ چھوٹا سا صالح تھا جسے اپنی پرفیکٹ فیملی سے بے حد محبت تھی۔اسے اپنی آئیڈیل فیملی پہ ناز تھا۔

"خدا تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے میرے پیارے بھائی۔"

یہ دعا شائستہ نے دی تھی۔وہ ان کے لیے دیور سے زیادہ بھائی تھا۔جسے ان کا مان رکھنا آتا تھا۔

"ایسی دعا شہروز کو بھی دیتی ہیں کیا بھابھی؟"

وہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کی نیت سے شرارتی انداز میں بولا۔

"اس بیچارے کو تو میں حفاظت کی دعا دیتی ہوں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

چلیں اب مجھے بھی حفاظت کی دعا دیں کیونکہ میں تو چلا وہ بھی آدھا پراٹھا کھا"
"کر۔

www.novelsclubb.com

یہ کہتے ہی اس نے ایک لمحے میں وہاں سے فراری اختیار کی۔ جس پہ چند پل تو انہیں سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا اور پھر ان کی ہنسی کے فوارے پھوٹے تھے۔

"اللہ تمہارے دکھوں کو خوشیوں میں تبدیل کر دے۔"

جواد کے دل نے اس کے لیے شدت سے دعا کی۔

وہ فون پہ موجود اپنی اور اس کی تصویر دیکھ رہا تھا۔ برسوں بیت چکے تھے مگر یہ تصویر آج بھی اس کے پاس محفوظ تھی۔

جب سے اسے علم ہوا کہ وہ وجود اس کی زندگی سے جا چکا ہے ایک شدید پچھتاوے نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا۔

اس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا مگر ہونی کو کون روک سکتا تھا؟

لیکن جو اس نے چاہا تھا وہ بھی تو سراسر گناہ تھا۔ اس کی سزا بھی تو بھیانک ہونا تھی۔

اسے اس سزا سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

شاید اب بھی کوئی موقع ہو کہ سب سدھارا جا سکے۔

اسے ایک کوشش تو کرنی چاہیئے تھی۔

وہ وجود اب نم آنکھوں سے دوبارہ اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔

گہری ہوتی رات نے بہت سارے راز اپنے اندر دفن کیے ہوئے تھے۔

شام کے نیلگوں اندھیرے نے جب پورے آسمان کو اپنے گھیرے میں لیا تو وہ بیڈ پہ موجود سٹوڈنٹس کے پرچوں کی چیکنگ کرتی نظر آ رہی تھی۔ نارنجی رنگ کا سوٹ پہنے، گلے میں سفید دوپٹہ ڈالے، گھنگریالے بالوں کو جوڑے کی شکل دیے، سرخ بال پین کو پرچوں پہ استعمال کرتی وہ اپنے کام میں منہمک تھی۔ بار بار اس کی نظر بھٹک کر اس گھر کی جانب جا رہی تھی جو عنایہ نے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ اس کی سوچوں کا محور کسی اور کے گرد گردش کر رہا تھا۔ عنایہ اس کو کام میں مشغول دیکھ

رہی تھی۔اس کی بار بار اٹھتی نظر بھی اس سے پوشیدہ نہیں تھی۔کافی بار کی پسندیدگی سے بھرپور نظر کا جائزہ لیتی بالآخر وہ بول ہی پڑی۔

"آپا آپ کو یہ پسند آگیا ہے نا؟"

سکرٹ کے ساتھ جینز پہنے اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کی چین اس کے سامنے لہراتے ہوئے پوچھا جس پہ وہ پہلے ہاں اور پھر نفی میں سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں تو میں تو ویسے ہی دیکھ رہی تھی۔"

اس نے خجل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس دن تو آپ کہہ رہی تھیں کہ یہ پیارا ہے۔"

اسے آیت کا اس روز والا جواب اچھی طرح ازبر تھا۔

"ہاں پیارا ہے۔"

اس کے جواب سے عنایہ کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"آج سے یہ آپ کا۔"

اس نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کی چین آیت کے ہاتھ میں تھمائی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں بے بی۔ یہ آپ کو پسند ہے نا تو میں کیسے لے لوں۔"

اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کی چین کو رکھ لے مگر وہ اس کی چھوٹی سی بہن کو بھی تو پسند تھی نا۔

یہ آپ کو بھی پسند ہے آپا۔آپ کے پاس رہے یا میرے پاس بات تو ایک ہی ہے" نا۔اور آپ ہی تو سمجھاتی ہیں کہ فیملی میں میرا اور تمہارا نہیں ہوتا۔سب اپنا ہوتا ہے"۔

اس نے اس کی بات کا حوالہ دیتے ہوئے آیت کو لاجواب کر چھوڑا۔

"کتنی سمجھدار ہو گئی ہو تم"

وہ مسکراتی ہوئی عنایہ کے پھولے گالوں کو چومتے ہوئے پر مسرت سی بولی۔اس نے یقینا اپنی بہن کی تربیت پہ بہت توجہ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

عنایہ کو اس نے بچوں کی طرح پالا۔ یہ کہنا غلط نہیں تھا کہ آیت اس کی دوسری ماں تھی۔

"آپ کی طرح آپا؟"

اس نے سوال پوچھا۔ جیسے اسے بس کسی بھی طرح اپنی آپا جیسا بننا ہو۔

"مجھ سے بھی زیادہ۔"

www.novelsclubb.com

وہ چہکتے ہوئے بولی۔

نہ جانے کیوں لیکن اس کی جبین پہ اپنی ملکیت کا احساس ہی اسے عجیب سی سرشاری میں مبتلا کر گیا۔

مسکراہٹ تھی کہ اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

معاذ نے اپنی طبیعت کی خرابی کی اطلاع اس تک پہنچا دی تھی جس کے باعث وہ آج رکشے پہ ہی کالج آ گئی۔ گھر جا کر اس کا ارداہ معاذ کی تیمارداری کرنے کے لیے جانے کا تھا۔

کالج سے واپسی پہ اسے ایک سڑک کا فاصلہ عبور کر کے دوسری سڑک پہ جا کر ہی رکشہ ملنا تھا۔ عنایہ کی دی گئی کی چین اس وقت اس کے ہاتھ میں موجود تھی۔ وہ اس کو اپنے بیگ کی زپ کے ساتھ جوڑنے ہی والی تھی مگر مس آئمہ کی بات سنتے سنتے کی چین اس کے ہاتھ میں ہی رہ گئی اور وہ کالج سے باہر آ گئی۔ وہ اس کو اپنے بیگ کے ساتھ نتھی کرنے ہی والی تھی کہ

سڑک کی دوسری جانب اسے ایک خالی رکشہ نظر آیا۔ بے دھیانی میں سڑک پہ تیز قدموں سے چلتی وہ ہیوی بائیک کو دیکھے بغیر اس سے پہلے کہ آگے کو بڑھتی اس بائیک کا نشانہ بنتی کسی مضبوط ہاتھ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پیچھے اپنی جانب کھینچا۔

وہ وجود اس اچانک افتاد پر بھی اس لڑکی کو خود سے ٹکرانے سے روک گیا۔ایک پل کو آیت اس حادثے کو سمجھنے سے قاصر رہی۔اس کے حواس اس اچانک ہوئی افتاد پہ معطل ہوئے۔اس کے ہاتھ میں موجود کی چین دور سڑک پہ جا کر زمین بوس ہوئی۔ہینڈ بیگ کندھے سے نیچے کی جانب جھول گیا۔اس کی سیاہ چادر سرک کر اس کے سیاہ گھنگریالے بالوں کا دلفریب منظر پیش کرنے لگی۔کھلے سیاہ بالوں کی چند لٹیں اس کے چہرے کے گرد محو رقص ہوئیں۔کانوں میں موجود بالیوں نے ہلکورا لیا۔صالح نے ایک ایک منظر کو اپنی آنکھوں میں جذب کیا۔اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اس مضبوط ہاتھ کو دیکھا اور اگلے ہی پل اس مضبوط ہاتھ والے کو۔ایک لمحے کو اس کا دل رک سا گیا۔وہ اس کے اتنا قریب موجود تھا کہ اسے یہ سب خواب محسوس ہوا۔اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ ہوش میں آتی اپنی چادر درست کر گئی۔ نہ جانے کیوں مگر اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بائیک سے ٹکرانے والی تھیں اسی لیے یہ سب ہوا۔"

ماتھے کو انگلیوں سے مسلتا وہ شرمندہ سا اس سے کہہ رہا تھا یوں جیسے بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہو۔

"شکریہ"

بمشکل اپنے حلق کو تر کرتے اس نے جواب دیا۔ وہ اس کی دل سے مشکور تھی کیونکہ اگر وہ اس کو نا تھامتا تو یقیناً اس کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو جاتا۔ کچھ تلاش کرتے ہوئے آیت کی نظر سڑک پہ موجود کی چین پہ گئی۔ اس کی نگاہوں کا پیچھا کرتے اس کی نگاہ بھی وہیں ٹک گئی۔ بے یقینی سے صالح نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ فوراً آگے بڑھی اور سڑک پہ موجود کی چین اٹھائی۔ وہ گھر ٹوٹ چکا تھا۔ اور جس کا ٹوٹا تھا وہی اس کو بچا رہا تھا۔ اس کی نگاہیں اس کی چین پہ محسوس کرتے اسے شدید ندامت کا احساس ہوا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔آئی ایم سو سوری۔۔۔سوری پلیز"

پہلے اس کی چین کو کھونے کا غم اس پر اس کے مالک کا اپنے نقصان کو دیکھ لینے کا غم۔ اس کی آنکھوں میں نمی جھلکنا شروع ہو گئی۔نہ جانے کیوں وہ اس گھر اور گھر کے مالک کے لیے اتنی حساس ہو رہی تھی۔

"اٹس اوکے"

وہ مڑ کر جانے لگا کہ اس آواز نے اس کے قدموں کو منجمد کیا۔

میں نے آپ کا گھر توڑ دیا مجھے معاف کر دیں۔میں شرمندہ ہوں میری ایسی کوئی" "نیت نہیں تھی پتا نہیں کیسے۔۔۔وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

بات کرتے وقت اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ رونے والی ہو رہی تھی۔ مگر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔

گھر ٹوٹ چکا ہے۔اب آنسو بہانے سے جڑ نہیں جائے گا۔آپ پلیز خود کو مت تھکائیں۔"

اس کے لہجے میں برسوں کی تھکان موجود تھی۔گھر تو حقیقت میں ٹوٹا تھا تو اس عارضی ٹوٹ پھوٹ پہ اسے کیسے افسوس ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا شکریہ صالح"

کیا کوئی اتنے پیار سے بھی کسی کا نام لے سکتا ہے؟

آہ! یہ کیا کر بیٹھی تھی وہ اس کا نام اس کے سامنے ہی لے گئی۔آج دوسری بار اس کی زبان سے یہ نام ادا ہوا تھا۔آج ہوا بھی تو اس کے سامنے جس نے اس کی زبان سے اپنا نام سن کر بے ساختگی میں پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔وہ جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھی ایک لمحے کو دونوں کی نظریں ملیں۔اس کی آنکھوں میں چھلکتی نمی لیکن چہرے پہ موجود اطمینان جو یقیناً اس کے معاف کر دینے سے در آیا تھا ایک لمحے کو صالح کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

ایک لمحہ۔۔۔اور ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے جذبات واحساسات بدلنے میں۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ مڑا اور پھر واپس نہیں پلٹا۔اسے لگا کہ اگر اب وہ پلٹا تو کچھ ہو جائے گا۔شاید وہ ہو جائے گا جو وہ کبھی نہیں چاہتا تھا۔

ہاں۔۔۔صالح منصور کو محبت ہونے سے ڈر لگتا تھا۔

لیکن کیا کوئی خود کو روک پایا ہے محبت کرنے سے؟

آسمان پہ موجود پرندوں نے اس کو مسکرا کر دیکھا جو محبت سے دور بھاگ رہا تھا۔

معاذ کی طبیعت خرابی کی اطلاع ملتے ہی حمدانی صاحب اس کے گھر تشریف لے کر آئے تھے۔رخسانہ بیگم ان کے اور صدیقی صاحب کے لیے چائے کا بندوبست کرنے کچن کی جانب چلی گئیں۔وہ اس وقت معاذ کے کمرے میں موجود تھے۔ ،کمروں کی دیواروں پہ موجود ہلکے نیلے آسمانی رنگ کا پینٹ، سفید رنگ کا فرنیچر گہرے نیلے رنگ کے بلائنڈرز، سفید چکنا فرش بلاشبہ اس کمرے کی خوبصورتی بے مثال تھی۔حمدانی صاحب اس سے اس کی طبیعت کے متعلق پوچھ رہے تھے۔وہ ان کا بھتیجا ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا ہونے والا اکلوتا داماد تھا جن کو انہوں نے اپنی لاڈلی بیٹی سونپنی تھی۔اس کو پرہیز کی تاکید کرتے وہ اس کے لیے بے حد فکر مند دکھائی دے رہے تھے۔معاذ نے آج تک ان کو صرف چچا کی حیثیت سے ہی دیکھا تھا مگر آج وہ انہیں کسی اور نظر سے دیکھ رہا تھا۔اسے حمدانی صاحب میں وجیہہ کا

چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کے خیالوں میں چپکے سے دبے پاوں وارد ہو چکی تھی۔ جانے انجانے میں ہی سہی مگر اب وہ آیت کی بجائے وجیہہ کو سوچنے لگا تھا۔

رخسانہ بیگم چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے کر آئیں اور انہیں پیش کیے۔

"ایسا کرو معاذ ابھی کام سے بریک لے لوں۔ تمہاری صحت آفس ورک کے لوڈ سے خراب ہو میں یہ نہیں چاہتا۔"

وہ چائے کے سپ لیتے اب اسے آفس سے ایک ہفتے کی لیو لینے کا کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اگر اتنا لمبا کام سے بریک لوں گا تو بعد میں سارے کام نمٹاتے ہوئے طبیعت بگڑ سکتی ہے۔ بہتر نہیں کہ ایک دو دن کے وقفے سے آفس دوبارہ جوائن کر لیا جائے۔"

اس کی بات میں وزن تھا جس پہ حمدانی صاحب نے ہنکارا بھرا۔

"ڈاکٹر نے اتنے تیز بخار کی وجہ نہیں بتائی کیا بھائی؟"

وہ اب صدیقی صاحب سے پوچھ رہے تھے۔

"ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ برخوردار نے خود کو ٹینشن میں رکھا ہوا ہے جس کے باعث اس کی طبیعت میں بگاڑ آیا اور اسی کی وجہ سے اسے بخار ہوا جو کہ شدت اختیار کر گیا۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنے سپوت کو کن نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر کی باتیں دہرائی۔ وہ جانتے تھے کہ معاذ صاحب کی پریشانی کی کیا وجہ تھی۔

"بیٹا کوئی مسئلہ ہے تو شئیر کر سکتے ہو۔"

وہ اسے اعتماد میں لیتے ہوئے بولے۔ لیکن کوئی اس سے پوچھتا وہ کیسے اپنے دل کی بات ان سے شئیر کر سکتا تھا؟

جن سے کی تھی انہوں نے ہی اس کی مخالفت کر دی تھی اور وہ تو وجیہہ کے بابا تھے جو اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے ہر حد تک جا سکتے تھے۔

"بس کام کا لوڈ اور کچھ نہیں۔"

وہ تھکن سے بھرپور لہجے میں جھوٹ بولتے ہوئے بیڈ کراون سے ٹیک لگا گیا۔

www.novelsclubb.com

چلو اب ریسٹ کرو۔ زیادہ باتیں نہیں۔ سو جاو میڈیسن لے کر۔ ہم لاونج میں چلتے ہیں۔"

صدیقی صاحب اس کو تاکید کرتے ہوئے حمدانی صاحب سے مخاطب ہوئے جس پہ وہ چائے کا خالی کپ میز پہ دھرتے اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ پیچھے وہ سر ہاتھوں میں تھامے مسلنے لگا۔

وہ کمرے سے باہر لاونج میں صوفوں پہ براجمان ہوئے۔

بھائی مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں جیا اور معاذ کی نسبت کو علی اعلان سب پہ واضح کر" دینا چاہئے۔ وجیہہ کے چند رشتے آ چکے ہیں کچھ خاندان سے اور کچھ خاندان سے باہر۔ میں نہیں چاہتا کہ مزید کوئی رشتہ آئے۔ جیا میں نے آپ کو سونپی ہے بھائی۔ آپ جانتے ہیں کہ میری جیا بہت حساس ہے۔ فرخندہ کی وفات کے بعد اس کا دل بہت نازک ہو چلا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اسے کسی قسم کی بھی تکلیف ہو۔ وہ آپ "کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دے گی۔

وہ ایک بیٹی کے باپ تھے جنہیں سب سے زیادہ اپنی اولاد پیاری تھی۔ وہ اپنے بھائی سے بھی حوصلہ افزائی کی ہی امید رکھتے تھے۔ انہیں معاذ کی جانب سے بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ بہت خوش تھے کہ جیا ان کی لاڈلی معاذ کے نکاح میں جائے گی۔

یہ بات مجھے بتانے کی ضرورت تو نہیں مگر تم جانتے یو کہ جیا مجھے بہت عزیز ہے۔" معاذ اگر میرا بیٹا ہے تو جیا میری بیٹی ہے۔ تم بالکل بھی فکر نہیں کرو۔ میں تم سے بات کرنے ہی والا تھا کہ تم نے پہل کر لی۔ اگلے ہفتے ہی معاذ اور جیا کی منگنی کا فنکشن رکھ لیتے ہیں۔ پھر چند ماہ تک نکاح اور شادی۔ کیونکہ ابھی شادی کی بالکل بھی تیاری نہیں ہے اور تم تو جانتے ہو کہ معاذ میرا اکلوتا بیٹا ہے اور جیا تمہاری اکلوتی بیٹی۔ ان کی شادیوں کے ارمان تو ہم سب کو ہی ہیں۔"

وہ مسکراتے ہوئے ان کے سارے خدشات دور کر گئے۔

"لیکن بھائی معاذ کی طبیعت؟"

"اس کی طبیعت ایک دو دن تک ٹھیک ہو جائے گی۔ تم فکر نہیں کرو۔ اگلے جمعہ کو منگنی کی رسم ادا کر کے معاذ اور جیا کو ایک رشتے میں باندھتے ہیں۔ اگر جیا کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں تو نکاح کے حق میں ہوں۔"

"کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں۔ مگر جیا ابھی شادی کے لیے میچور نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایک سال تو لے اس رشتے کو سمجھنے کے لیے۔ پھر ہی اس کا نکاح ہو۔ اور ویسے بھی اس کی پڑھائی بھی باقی ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ سکون سے پہلے اپنی ڈگری مکمل کر لے۔ تاکہ بعد میں سارا فوکس اپنے شوہر اور سسرال پہ رکھے۔"

حمدانی صاحب کی باتوں پہ صدیقی صاحب نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

انہیں معاذ کو سراب سے نکال کر حقیقت کی دنیا میں لانا تھا۔

حمدانی صاحب گھر آئے اور صاحبزادی کو منہ پھلائے لاونج میں بیٹھے دیکھا تو اس کے قریب آکر صوفہ پہ براجمان ہوئے۔انہیں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ ان سے ناراض ہے۔وہ اس کی ناراضگی کی وجہ سے بھی باخبر تھے۔

"میری بیٹی ناراض ہے مجھ سے؟"

انہیں اچھا لگتا تھا اپنی جیا کی زبان سے محبت بھرا گلہ سننا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بابا آپ کو پتا تھا نا کہ میں نے آپ کو اپنی نئی پینٹنگ دکھانی تھی۔ مگر آپ لیٹ"

"ائے۔

خوبصورت چہرے پہ نازک سا شکوہ تھا جس کو وہ ہمیشہ چٹکیوں میں دور کر جایا کرتے تھے۔ان کی بیٹی بہت جلد مان جاتی تھی۔

"مجھے یاد تھا بیٹا۔"

انہوں نے اپنی صفائی پیش کرنا شروع کی تو وجیہہ نے انہیں ٹوکا۔

"پر آپ پھر بھی لیٹ آئے۔آپ کو آفس زیادہ عزیز ہے کیا؟"

وہ روہانسی ہو رہی تھی۔

"ہر گز نہیں میری جان۔مجھے میری بیٹی سب سے زیادہ عزیز ہے۔میں آفس میں نہیں تھا۔"

"پھر کہاں تھے؟"

وہ تجسس بھرے لہجے میں شکوے کو شامل کرنا نہیں بھولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی کی طرف گیا تھا۔ان سے بات کے دوران معلوم ہوا تھا کہ معاذ کل رات سے بخار میں مبتلا ہے۔بس پھر آفس سے واپسی پہ میں اس کی عیادت کرنے چلا گیا۔"

وہ اس کو سارے واقعے کی تفصیل سے آگاہ کر گئے۔ جس پہ اس کے شکوے کی جگہ اداسی اور فکر مندی نے لے لی۔

"بابا وہ ٹھیک تو ہیں؟"

اس نے بے صبری سے پوچھا۔

ہاں میری جان بہت بہتر ہے۔ایک دو دن ریسٹ کرے گا تو فٹ ہو جائے گا میرا" "جوان۔

www.novelsclubb.com

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں گویا ہوئے لیکن جیا کی فکر دور نہیں کر پائے۔ وہ اداس سی وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئی۔اس نے پینٹنگ بھی نہیں دکھائی۔اس کا دل ہر چیز سے

اچاٹ ہو گیا۔نوال ملازمہ سے کھانا میز پہ سیٹ کرنے کا کہہ کر اس کو بلانے کے لیے روم میں گئی تو اسے گم سم سا پایا۔

"جیا کیا ہوا ہے تمہیں اتنی کھوئی کھوئی کیوں ہو؟"

وہ اس کے چہرے پہ شوخی دیکھنے سے قاصر تھیں۔

"بھابھی کیا آپ مجھے اپنا فون لا دیں گی؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں مگر خیریت تو ہے؟"

"آپ کے پاس معاذ کا نمبر ہے نا؟"

وہ اس کے بے تکے سوال پہ شش و پنج کا شکار ہوئیں۔

"ہے تو سہی مگر کیا ہوا؟"

"مجھے ان کی خیریت جاننی ہے۔"

"تو کیا تمہارے پاس معاذ کا نمبر نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

ان کا تو حیرت سے منہ ہی کھلا رہ گیا۔

"نہیں"

یک لفظی جواب دیا۔

تم دونوں کزنز ہو اور بہت جلد منگنی بھی ہونے والی ہے۔ بابا بتا رہے تھے کہ تایا" کہہ رہے ہیں کہ اگلے جمعہ کو تم دونوں کی منگنی کروا دی جائے اور تمہارے پاس اس "کا نمبر ہی نہیں ہے۔

وہ تو حیرت کے پہاڑ پہ جا کھڑی ہوئی تھی۔

"نمبر نہ ہونے میں ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے بھابھی۔"

منگنی کے نام پہ چہرے پہ آئی سرخی کو چھپاتی اس نے بے نیازی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کس زمانے میں ہو تم جیا۔لوگ تو اپنے کزنز کے نمبر بھی فون میں رکھتے ہیں اور تم نے اس کزن کا نمبر بھی فون میں نہیں رکھا جس سے تمہاری نسبت برسوں سے طے ہے۔"

"بھابھی میں نہیں چاہتی کہ میں کوئی ایسا کام کروں جو میرے اور ان کے رشتے کو خراب کرے۔فون پہ باتوں سے ایک دوسرے کی ذات میں چھپے راز عیاں ہو جاتے ہیں پھر وہ بات ہی نہیں رہتی جو شادی کے بعد جائز رشتے میں بندھ کر ہوتی ہے۔ہمارے دین میں بھی تو اس چیز کی اجازت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ تحمل بھرے لہجے میں ساری بات کہہ گئی۔

"معاذ بہت خوش قسمت ہے جو اسے تم مل رہی ہو۔"

انہیں اس کی سوچ کا زاویہ بہت بھایا تھا۔

"او نہوں۔۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں بھابھی جو وہ مجھے مل رہے ہیں۔"

اپنی نگاہوں میں اس کا چہرہ سموئے وہ محبت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

"وہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے نکلے تو تم جیسی نہ مل پائے گی۔"

وہ پھر اس کو اس کی اہمیت جتا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں سورج لے کر بھی نکلوں گی تو ان جیسا نہیں تلاش کر سکتی۔"

اس نے کھلے دل سے اپنے دل میں آئی بات کہی۔

"بیوقوف ہو تم"

"ان کو بھی یہی لگتا ہے۔"

وہ ترکی بہ ترکی بولی۔

"تو کیا تمہیں برا نہیں لگا اس کا تمہیں بیوقوف سمجھنا۔"

انہوں نے جاننا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"جن کو چاہا جائے کیا ان کی باتیں بری لگتی ہیں؟"

"کبھی کبھی تم اتنی گہری بات کر جاتی ہو کہ میں حیران رہ جاتی ہوں۔ کہاں سے سیکھی ہیں ایسی باتیں؟"

"اپنے کزن برادر سے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"تمہارا خالہ زاد ہو گا۔ وہی ہے جو اپنی باتوں کی گہرائی سے کسی کو بھی ڈبونے کا ہنر رکھتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میرے بھائی کمال ہیں۔ ان جیسا کوئی نہیں۔"

وہ اپنے بھائی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگی۔

اچھا یاد آیا بابا کہہ رہے تھے جس کو بھی انوائیٹ کرنا ہے کر لو اگلے جمعہ تمہاری" "منگنی کی تقریب منعقد کی جائے گی۔

وہ اس کو اطلاع دیتے ہوئے بولی۔

امم۔۔۔میں اپنی دوستوں کو تو یونیورسٹی میں ہی مل کر بتا دوں گی۔ مگر بھائی کو" "میں خود انوائیٹ کرنے جاوں گی۔

www.novelsclubb.com

اس نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے۔اب جلدی سے نیچے آو کھانا کھالو۔"

"بھابھی فون۔"

"اچھا میں فون لا کر دیتی ہوں تم کال کر کے آ جانا۔"

"ہیلو بھئی کس نے کہا کہ میں کال کرنے والی ہوں۔"

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ کال کرنی ہے معاذ کو۔"

وہ الجھی ہوئی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کرنی ہے۔"

"تو"

وہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

تو یہ میری پیاری بھابھی کہ آپ ان کی خیریت پوچھیں گی۔وہ بھی فون سپیکر پہ لگا"
"کر۔

وہ نوال کو شانوں سے تھام کر گویا ہوئی۔

"تم نہیں سدھر سکتی۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اس کے سر پہ چپت لگائی جس پہ وہ ایک لمحہ کو گڑبڑائی مگر پھر دل کھول کر ہنس پڑی۔

اس کی ہنسی اس کے دل کی کیفیت کے مطابق کھنک دار اور شفاف تھی۔

وہ گاڑی میں آ کر بیٹھا تو بیتے لمحے جھپاک سے آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگے۔اس کا معصوم، پر مطمئن چہرہ پھر سے اس کی نگاہوں کے پار ابھرا۔دل نے ایک نئے جذبے کی نوید سنائی۔دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چلنے لگی۔اس کا دل گھبرانا شروع ہو چکا تھا۔سانس تھی کہ لمبی ہو چلی۔وہ گہرے سانس بھرتے خود کو اس منظر سے دور گھسیٹنا چاہ رہا تھا مگر اسے یہ ممکن ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

دل نے دماغ کے سارے دعوؤں کو پاش پاش کر چھوڑا تھا۔اس نے اگنیشن میں چابی گھمائی تو گاڑی سٹارٹ ہوئی۔برق رفتاری سے گاڑی کو فوراً وہاں سے ہٹایا کجا کہ پھر وہ لڑکی اسے نظر آتی۔

"اللہ پلیز وہ لڑکی دوبارہ میرے سامنے نہ آئے۔"

دل ہی دل میں دعائیں کرتے وہ اپنی کیفیت پہ حیران تھا۔وہ بس اتنا جانتا تھا کہ یہ لڑکی اسے عجیب خوشگوار جذبے کا احساس دلا رہی تھی۔اسے اب اس سے دور رہنا تھا۔

وہ گاڑی کو سڑک پہ دوڑاتا جا رہا تھا۔سوچوں کے محور میں ڈھیروں یادیں گردش کر رہی تھیں۔تلخ یادیں، حسین یادوں کو منہ چڑا رہی تھیں۔فون کی بیل نے اسے سوچوں کے بھنور سے باہر نکالا۔اس نے موبائل فون چیک کیا تو پانچ کالز آ چکی تھیں۔وہ حیران ہوا کہ اسے یہ آوازیں سنائی کیوں نہ دیں۔سنتی بھی کیسے جب کان کے پردوں کے پار دلکش آواز نے گھیرا ڈالا ہو تو یہ کال کی ٹونز دل کو بری محسوس ہوتی ہیں اور دل، دماغ سے اپیل کر کے بلکہ حکم لگا کر اس آواز کا راستہ روکنے کا کہتا ہے۔اور دماغ تو شروع سے ہی معصوم ہوتا ہے جو دل کہتا ہے اس پہ لبیک کہہ دیتا ہے۔اس نے نمبر چیک کیا تو کولیگ کا نام سامنے آیا۔چند لمحوں میں ہی اسے یاد آ چکا

تھا کہ وہ گرلز کالج میں وائس پرنسپل سے کچھ ڈسکس کرنے جا رہا تھا۔اس کا کولیگ کب سے کالج میں موجود اس کا انتظار کر رہا تھا جو اس کے بعد پہنچنے والا تھا اور پچھلے ایک گھنٹے سے وہاں موجود تھک چکا تھا مگر صالح تھا کہ آیا ہی نہیں۔اس نے کال بیک کی۔

"کہاں رہ گئے صالح؟"

پر شکوہ آواز نے اس کو احساس دلایا کہ وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری۔بس ابھی آرہا ہوں۔"

وہ اس کو اس واقعے کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا اور جھوٹ بولنے سے بہتر تھا وہ اس بات سے دوری اختیار کرتا۔

رہنے دو۔ وائس پرنسپل جا چکے ہیں۔ میں بھی گھر جا رہا ہوں۔ کل مل لیں گے اور"

"ہاں اب کالج ٹائمنگ میں ہی آنا ہے۔ بریک ٹائم بالکل ٹھیک رہے گا۔

وہ اس کو مشورہ دیتا اس کا ہاں میں جواب سنتا کال کاٹ گیا۔ ابھی کال کٹ ہی ہوئی کہ ایک آواز نے اس کو پھر سے شش و پنج میں ڈالا۔

"صالح دیکھو آیت بھی تمہارے والے کالج میں ہی پڑھاتی ہے۔"

نوشین آپا کی آواز نے اسے ایک نئے مخمصے میں پھنسا ڈالا۔

آہ۔۔۔۔ یہ کس مسئلے میں الجھ چکا تھا وہ۔۔۔۔

"میں کل کسی اور کو بھیج دوں گا۔ لیکن خود نہیں جاوں گا۔"

دل میں خود سے مخاطب وہ اس خطرے کو ٹال رہا تھا جو اس لڑکی کے سامنے آتے ہی اب اس کے ساتھ پیش آنے والا تھا۔

ہاں صالح منصور اس معصوم لڑکی کو اپنے لیے خطرہ سمجھنا شروع ہو چکا تھا۔

وہ انسان خطرناک ہی تو ہوتا ہے جو دل چرا کر لے جائے۔

سڑک کے کنارے پہ موجود اس ٹوٹے گھر کو اپنے نرم ہاتھوں میں تھامے اس کو وہ لمس محسوس ہو رہا تھا جو کچھ دیر پہلے اس کے ہاتھ میں موجود ایک مضبوط اور توانا ہاتھ نے اس کو عطا کیا تھا۔ وہ ہمیشہ ان چیزوں سے بہت دور رہی تھی جب کزنز آپس میں ایک دوسرے کو چھو لیتے ہیں یا پھر کسی دوکاندار سے خریداری کے بعد ہاتھ میں سامان یا پیسے تھامتے ان کے ہاتھ سے ہاتھ مس ہو جاتے ہیں۔ اسے یہ چیزیں سخت ناپسند تھی۔ ابھی جو ہوا وہ بھی اچانک، بے ساختہ اور بغیر کسی غلط نیت کے تھا۔ نہ اس کی نیت میں کھوٹ تھا اور نہ ہی اس ہاتھ کو تھامنے والے کی۔ اس نے

اس کو سائیڈ پہ کرتے جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔اس کے چہرے پہ موجود شرمندگی اس کے باکردار ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔اگر کوئی اور موقع ہوتا اور صالح بھی اس کا ہاتھ تھام لیتا تو یقیناوہ اس کو ایک برے کردار کا مالک سمجھتی۔ اس کے نزدیک محبت میں اگر حیانہ رہے تو وہ محبت پاکیزگی کی حدود کو پھلانگ کر ،گناہ کی حد میں داخل ہو جاتی ہے۔اسے اس کا اسے خود سے ٹکرانے سے بچانا ،شرمندگی سے سر جھکانا،اسے پلٹ کر دیکھنا،بے یقینی سے اس کی جانب رخ کرنا اس کو فورا معاف کر دینا،اسے دلاسہ دینا،اسے واپس پلٹ کر نہ دیکھنا سب یاد آیا۔ وہ جان ہی نہ پائی کہ وہ مسکرا رہی تھی۔ڈمپل بھی اس کے چہرے کی رعنائی میں اضافہ کرنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہیں آپ صالح؟کوئی اور ہوتا تو موقع سے فائدہ اٹھاتا مگر آپ۔۔۔آپ تو وہ" انسان ہیں کہ جس کو میں اپنے رب سے اپنے لیے مانگنے لگی ہوں۔آپ کسی کے

بھی آئیڈیل ہو سکتے ہیں۔آپ نے مجھے احساس دلایا ہے کہ ایک نامحرم مرد اگر اچھی تربیت اور اچھے کردار کا مالک ہو تو دنیا کتنی حسین ہو سکتی ہے۔آپ عورت کی عزت کرنا جانتے ہیں۔میں اللہ سے دعا کروں گی کہ وہ آپ کو میرا نصیب بنا دے۔"

"آپ نے آیت مصطفیٰ کو خود سے محبت پر مجبور کر دیا ہے۔

وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی سڑک کے کنارے چل رہی تھی۔ایک رکشہ والے کی آواز پہ اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"باجی کہاں جانا ہے آپ کو؟"

اس کی آواز پہ اسے یاد آیا کہ وہ رکشے کی خاطر ہی دوسری سڑک پہ جا رہی تھی۔وہ فوراً اس رکشہ والے کو گھر کا پتا بتاتے رکشے میں سوار ہوئی۔

www.novelsclubb.com

گزرے پل اک حسین یاد کی مانند اس کے چہرے کو تر و تازہ کر رہے تھے۔اس نے شدت سے اس کے ساتھ کی دعا مانگی تھی۔اسے اس کے ساتھ ہمیشہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اس کا محافظ ہو۔وہ اس محافظ کو اپنے لیے مانگ لینا چاہتی تھی۔

اور مرد تو وہی ہوتا ہے جس سے عورت کو حفاظت کا احساس ہو پھر چاہے وہ محرم ہو یا نا محرم۔

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹا تھا۔دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چلا تھا۔وہ مختلف سوچوں کو سوچ سوچ ہلکان ہو رہا تھا کہ فون کی بیل نے اس کی سوچوں کو جامد کیا۔ایک امید کے ساتھ اس نے فون کی جانب ہاتھ بڑھایا جو سائیڈ ٹیبل پہ موجود تھا کہ آیت نے اس کی خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کیا ہو گا۔مگر نوال بھابھی کا نام دیکھ کر اس کو مایوسی ہوئی۔پہلے اس نے سوچا کہ کال نہ

اٹھائے مگر پھر سوچا کہ بھابھی کو برا لگے گا تو کال ریسیو کی۔اس نے یس پر یس کیا تو سلام کے فوری بعد نوال کی فکر مند آواز آئی۔

"معاذ کیسے ہو؟"

بھابھی کی فکر پہ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"میں ٹھیک ہوں بھابھی۔"

www.novelsclubb.com

اس کی آواز سن کر وجیہہ کے چہرے پہ چھائی ساری کوفت ہوا ہوئی۔وہ اب نوال کو ہلکی آواز میں بتا رہی تھی کہ آگے کیا پوچھنا ہے۔

"میڈیسن لی ہے؟"

"جی بھابھی۔"

"اچھا آفس سے بریک لے کر ریسٹ کرنا سہی سے۔"

وجیہہ کا مشورہ من و عن اس تک پہنچایا جا رہا تھا۔

"جی بھابھی۔"

www.novelsclubb.com

"کھانے میں احتیاط کرنی ہے۔"

وجیہہ کا دیا گیا نادر مشورہ اس تک بخوبی پہنچایا گیا۔

"بھابھی آپ تو اس وقت مجھے بالکل ڈاکٹر لگ رہی ہیں۔اتنے زیادہ مشورے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا جس پہ نوال نے منہ بسورا۔

"میں نہیں دے رہی مزید مشورے۔"

انہوں نے جیا کے کان میں کہا

"۔"اچھا بھابھی بس آخری۔

www.novelsclubb.com

اس نے نوال کے کان کے قریب ہو کر کہا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے معاذ۔"

انہوں نے معاذ سے کہا۔

"گھر میں سب کیسے ہیں؟ چچا سے تو ملاقات ہو گئی تھی۔ چچی، بھائی اور۔۔"

وہ چند لمحے رکا تو وجیہہ کو لگا اس کا دل رک گیا۔

"اور؟"

نوال نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی لاڈلی نند"

آہ۔۔۔کاش کہ وہ اس کا نام لیتا۔

"سب ٹھیک ہیں۔اور تمہاری فکر میں گھلے جا رہے ہیں خاص طور پر"

اس بات پہ جیا نے فوری طور پہ ان کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔اور سر نفی میں ہلانا شروع کر دیا۔چہرے پہ التجائی تاثرات نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔دوسری جانب معاذ کو نہ جانے کیوں مگر شدید تجسس نے ان گھیرا۔

"خاص طور پر کون؟"

دوسری جانب سے معاذ کی پر تجسس آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"افف۔۔جیا ہاتھ تو ہٹاو۔"

انہوں نے اس کا ہاتھ سائیڈ پہ کرتے ہوئے بولا جس کو معاذ کے کانوں نے فورا سنا۔

"میں نہیں بول رہی بھابھی۔"

اس کی مدھم سی شکوہ کناں آواز آئی جس پہ معاذ کی طبیعت میں خوشگواری آئی۔

مطلب محترمہ فون کو سپیکر پہ لگوا کر باتیں سن رہی تھی۔ مگر اس نے شو نہیں کروایا تاکہ وہ شرمندگی کا شکار نہ ہو۔

سب کو میرا اسلام کہیے گا بھابھی۔ مجھے نیند آرہی ہے۔ تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

"کل سے آفس بھی تو جانا ہے۔

اس کی بات سنتے آخر میں بے ساختہ وجیہہ بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کل کیوں جانا ہے آفس؟"

بولنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ یہ کیا کر بیٹھی تھی وہ۔۔۔ دوسری جانب اس کا قہقہہ سنائی دیا۔ مطلب وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی باتیں سن رہی ہے۔

"بھابھی ان سے کہیں میں نہیں بلاوں گی اب انہیں۔"

وہ شکوہ کناں لہجے میں کہتے ہی منظر سے غائب ہو گئی۔

"چلی گئی کیا؟"

معاذ کی سنجیدہ آواز ابھری تو نوال نے ہاں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسے کہنا معاذ سوری کہہ رہا تھا۔اور اس نے سچ میں کچھ نہیں سنا۔"

ٹھیک ہے ابھی میں چلتی ہوں۔اس نے کھانا بھی نہیں کھایا ابھی تک۔ کہہ رہی" تھی تمہاری ہشاش بشاش آواز سننے کے بعد ہی کھائے گی۔"

نوال نے اپنی نند کے دل کی کیفیت کے بارے میں تھوڑا سا بتا کر فون بند کیا تو معاذ کا دل عجیب سی لے میں دھڑکا۔

کیا وہ اس کی اتنی فکر کرتی ہے؟

اس نے ابھی تک صرف اس لیے کھانا نہیں کھایا کہ میں بیمار ہوں۔اور وہ میری" صحت کا جانے بغیر کچھ نہیں کھائے گی۔ کہیں کچھ ایسا تو نہیں جس سے میں لاعلم ہوں۔"

خود سے الجھتا وہ پریشان ہوا۔اچانک اسے جیا کا بے ساختہ کہا گیا جملہ یاد آیا تو اس کی ہنسی نے گویا اس کے چہرے کو دو دن بعد تازگی بخشی۔

"بیوقوف لڑکی۔"

ٹھیک ہی تو کہتا تھا وہ اسے۔۔۔وہ سچ میں بیوقوف تھی کیونکہ وہ محبت کرنا اور نبھانا جانتی تھی۔

وہ گھر آیا تو لاؤنج میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس نے شکر ادا کیا اور فوراً سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے میں آیا۔بھوری شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتے اس نے گہرا سانس بھرا۔پھر بے دم سا ہو کر بیڈ پہ بیٹھا۔جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔وہ لڑکی پہلے ہی اسے خطرے کا سگنل لگ رہی تھی اور اب تو اسے اس سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔بالوں اور چہرے پہ ہاتھ پھیرتے وہ شدید اضطراب کا شکار تھا۔بیڈ پہ بیٹھے اس نے شوز اتارے اور سلیپرز پہنتے الماری تک آیا۔ریلیکس سے کپڑے نکالنے کے بعد وہ واش روم میں گھس گیا۔

دروازے پہ گھنٹی بجی تو شائستہ نے دروازہ کھولا۔سامنے اس کو دیکھ کر وہ جی جان سے مسکرائی۔

"واہ بھئی ماہر نفسیات ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔"

وہ چھیڑتے ہوئے لہجے میں بولی۔

ماہر نفسیات کو اگر دو منٹ دروازے سے باہر کھڑا رکھا جائے تو وہ سامنے والے"
"کے بارے میں گہرے انکشافات کر سکتا ہے۔

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا اور آخر میں قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس پڑا۔

www.novelsclubb.com

"اوو۔۔میں تو ڈر گئی۔جلدی آو اندر کہیں کوئی راز ہی نہ کھول دینا۔"

وہ اس کو اندر آنے کا اشارہ کرتی خود لاونج کے صوفہ پہ جا کر بیٹھ گئی۔

"لوگ پہلے مہمان کو بٹھاتے ہیں اور یہاں سب الٹ ہی چلتا ہے۔"

وہ ناراض ہوتے ہوئے بولا۔

"ارے تم مہمان تھوڑی ہو۔"

وہ کھلے دل سے بولی۔

"دیکھ لیں بھابھی یہ بات مہنگی پڑ جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ شریر لہجے میں گویا ہوا۔

"وہ کیسے؟"

شائستہ پر تجسس لہجے میں بولی۔وہ اٹھا اور کچن کی جانب گیا۔شائستہ اس کو دیکھ رہی تھی کہ یہ کیا کرنا چاہ رہا ہے آخر؟

اس نے فریزر کا دروازہ کھولا اور اس میں موجود آئس کریم کا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کچن سے باہر نکلا جس پہ شائستہ منہ کھولے اس کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں کیسے پتا کہ فریزر میں آئس کریم موجود ہے۔"

وہ حیرت سے منہ کھولے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے مجھے بہت ہلکا لیا ہوا ہے۔میں نے کہا نا ماہر نفسیات کو سب پتا ہوتا ہے۔"

وہ سکون سے صوفہ پہ بیٹھا آئس کریم سے انصاف کرنے لگا۔

"میرا یار اوپر کمرے میں ہی ہو گا۔اس نے تو آج کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا۔"

اس نے نئے انکشافات کیے جس پہ وہ مزید حیران ہوتی چلی گئی۔

"تمہارے پاس موکل ہیں کیا جنید؟"

وہ پر تجسس لہجے میں پوچھنے لگی۔

میرے پاس نفسیات کا علم ہے اور یہ کسی موکل سے کم نہیں ہوتا۔اچھا اب میں"
"اوپر چلتا ہوں۔میرے دوست کو میں بہت یاد آ رہا ہوں گا۔

وہ کہتے ہی اوپر کی جانب بھاگا۔

www.novelsclubb.com

کوئی اس کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لڑکا ماہر نفسیات ہے۔ذرا سنجیدگی نہیں ہے"

"طبیعت میں۔صالح بیچارا پتا نہیں اس نمونے کے ساتھ کیسے رہتا ہو گا۔

جھرجھری لیتے ہوئے انہوں نے اپنے کمرے کا رخ کیا۔

اوپر پہنچ کر اس نے بغیر ناک کیے جھٹکے سے اس کا دروازہ کھولا جس پہ وہ جوابھی شاور لے کر واش روم سے باہر آیا تھا اس کی آمد پہ ہڑبڑا اٹھا۔سیاہ ٹی شرٹ نم تھی اور سیاہ ٹراوزر کے ساتھ سیاہ ہی سلیپرز پہنے وہ بالوں کو تولیے سے رگڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا جنید؟"

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

یہ کاظمی سٹائل ہے کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔میرے کلینک تم بھی ایسے ہی" گھستے ہو۔میں بھولا نہیں ہوں جو تم نے میرے بریک ٹائم میں مجھے گیم کھیلتے ہوئے "ڈسٹرب کیا تھا۔

وہ انگلی اٹھا کر انتقامی ٹون میں بولا۔

"اوور ایکٹنگ کی دوکان ہو تم۔"

صالح نے اس کی باتوں کے جواب میں اپنا بولا جانے والا جملہ دہرایا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ عزیز من"

داد وصول کرتے ہوئے وہ سکون سے بیڈ پہ جا کر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"کچھ کچھ ہو رہا ہے؟"

وہ پر سکون سا بولا جس پہ صالح نے حیرت سے پلٹ کر اس کو دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب دل کے تار وار ہل رہے ہیں کیا؟"

اس کی بات پہ صالح نے فوراً شیشے میں اپنا عکس دیکھا کہ کہیں اس کا چہرہ کچھ بول تو نہیں رہا۔

"کیا فضول بول رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ارے میں کچھ بھی فضول نہیں بولتا۔"

اس نے فرضی کالر جھٹکنے کی بجائے اپنی شرٹ کے کالر کو پکڑ کر کھینچا۔

"پھر یہ سب؟"

"اچھا میں تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں۔"

اب وہ ٹیک چھوڑ کر آگے کو ہو کر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی فضول بچگانہ کہانی۔"

ایک لڑکی تیز رفتار ہیوی بائیک سے ٹکرانے والی ہوتی ہے تو ایک لڑکا بالکل ہیرو" والی انٹری مار کر اس لڑکی کو بچا لیتا ہے۔اس لڑکی کو محویت سے دیکھتا وہ لڑکا اپنا دل "ہار بیٹھتا ہے۔جاتے جاتے پلٹ کر بھی دیکھتا ہے۔کیسی لگی کہانی؟

اس کے گرد گول گول گھومتے ڈرامے کی طرح کہانی سناتے وہ آخر میں اس سے پوچھ رہا تھا۔صالح کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے یہ سب کیسے پتا چلا۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

ارے اچھی تھی نا کہانی۔دیکھو تمہارا تو چہرہ ہی یہ سن کر لال ہو گیا۔سوچو اس ہیرو" "کے ساتھ کیا ہوا ہو گا؟

وہ اس کی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا۔

"کیا ہے اس کہانی میں ایسا جو اچھا ہے؟"

وہ اس سے سوال پوچھ بیٹھا۔

"اس لڑکے کو محبت ہو گئی جو محبت سے بھاگتا تھا۔ ہے نا کمال۔"

آخر میں زبردستی اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتا وہ قہقہہ لگا گیا۔ جبکہ صالح کا دل پسلیوں میں تیز میں رفتار میں دھڑکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیسے پتا کہ اس لڑکے کو محبت ہو گئی؟"

نہ جانے کیوں لیکن وہ جاننا چاہتا تھا۔

کیونکہ اس نے پلٹ کر اسے ایسے دیکھا جیسے مقابل نے اسے چاروں شانے چت"
"کر دیا ہو۔اور پتا ہے اس وقت اس کا چہرہ ایسے سرخ ہو رہا ہے جیسے۔۔۔
وہ آگے بولنے ہی والا تھا کہ صالح نے ہاتھ کھڑا کر کے اس کو چپ کروایا۔

"کچھ کھائے گا؟"

وہ اسے کھانے کا لالچ دے کر ہی چپ کروا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پوچھ کیوں رہے ہو بھئی۔ منگواو"

وہ جان چکا تھا کہ ابھی وہ اس سب کے بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔اسے علم تھا کہ کچھ دنوں تک وہ اس کے پاس ضرور آئے گا۔ مگر اس بار کاونسلنگ کے لیے نہیں بلکہ یہ پوچھنے کے لیے کہ اسے اس واقعے کا علم کیسے ہوا۔

صالح کمرے سے باہر جانے لگا تو اس نے روکا۔

"کدھر جا رہے ہو؟"

"فریزر میں آئس کریم موجود ہے سوچا فلحال تمہیں اسی پہ ٹرخا دوں۔"

"کیا یار۔وہ تو میں پہلے ہی کھا آیا ہوں۔"

وہ افسوس کن لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"پھر اتنے دکھی کیوں ہو رہے ہو؟"

سوچا تھا اتنے عرصے بعد دوست کے گھر جا رہا ہوں تو کوئی پیزا کھلاؤ گے کوئی پاستا" "منگواؤ گے۔

"اتنے تم کوئی ترسے ہوئے۔ہر دوسرے دن کھاتے ہو۔اکتاتے نہیں ہو۔"

"لو یہ بھی اکتانے کی چیزیں ہیں۔اب تمہیں دیکھ دیکھ کر بھی تو نہیں نا اکتاتا۔"

اس کی بات پہ صالح اس کو مارنے کی غرض سے اس کے پاس آیا تو وہ اس کو جھانسا دیتے فرار ہوا۔پھر نیچے دروازے پہ پہنچ کر اونچی آواز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

پوری کہانی جاننے کے لیے بندہ ناچیز سے رابطہ کر لینا۔اور ہاں اس بار میں نے "فیس لینی ہے وہ بھی ڈبل۔ خبر دار جو تم بریک ٹائم آئے۔"

اس سے پہلے کہ صالح سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے آتا وہ لمحے بھر میں غائب ہوا۔

شائستہ آواز سنتی باہر آئی۔

"تمہارا یہ دوست تو بڑی پہنچی ہوئی چیز ہے۔"

وہ داد دینے والے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہے تو۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

کھانا لادوں۔یہ نمونہ کہہ رہا تھا کہ تم نے کچھ نہیں کھایا۔پتا نہیں اس کو کیسے علم"
"ہوا۔

"کیونکہ یہ بہت پہنچی ہوئی چیز ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

شائستہ اس کے لیے کھانا گرم کرنے لگی اور وہ گزرے تمام واقعات کو یاد کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

زندگی نے اس پہ خوشیاں نچھاور کرنے کی ٹھان لی تھی۔آخر کب تک وہ ان سے بھاگ سکتا تھا؟

۔

ماہتاب جب اپنی کرنوں کو تھوڑا کم کر کے ماحول کو خوشنما بنا رہا تھا اسی وقت وہ گھر پہنچی۔رکشے والے کو راستے کا کرایہ دیتے وہ گھر کے اندر بڑھی۔ٹوٹا ہوا گھر ابھی تک ہاتھ میں موجود تھا۔نرم ہاتھوں میں مضبوطی سے اس گھر کو بھینچے وہ اندر کی جانب بڑھی۔سلام کہتے وہ اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی کہ شگفتہ بیگم کی آواز پہ وہ پلٹی۔

"آیت آج اطلاع بھی نہیں کی کہ لیٹ ہو جاو گی۔"

وہ ڈپٹنے والے انداز میں گویا ہوئیں۔

"وہ ماما مجھے معلوم نہیں تھا کہ دیر ہو جائے گی۔"

کچھ پر فسوں لمحوں کی قید سے باہر نکلتے وہ گویا ہوئی۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی اسے کہاں معلوم تھا کہ آج وہ انسان اسے مکمل طور پہ بے بس کر جائے گا۔

خیریت تو تھی نا۔ میں نے اس لیے کال نہیں کی کہ کوئی میٹنگ یا سیمینار ہو گا اسی لیے شاید تاخیر ہو گئی ہے۔"

وہ اس کو اپنے اندازے بتا رہی تھی۔ اب وہ کیا بتاتی کہ میٹنگ ہی تو ہوئی تھی مگر انتہائی غیر متوقع اور خوش کن انسان سے ایک غیر متوقع موقع پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بس رکشہ لے کر آنا تھا نا اسی لیے دیر ہو گئی۔"

وہ اپنی ماں کو اس واقعے کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی۔ اگر وہ کہتی کہ وہ ہیوی بائیک سے ٹکرانے والی تھی تو یقیناً وہ اس کے لیے بے حد فکر مند ہوتیں۔ اور وہ

جانتی تھی کہ ماں کا دل کتنا حساس ہوتا ہے۔وہ انہیں اس کی لاپرواہی پہ پہلے تو سو صلواتیں سناتیں پھر اسے کہتیں کہ چپ چاپ دو دن گھر بیٹھ جاوا گر یہی حرکتیں کرنی ہیں۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ابھی ریسٹ کر لو یاد ہے نا کہ شام میں معاذ کی طرف جانا ہے۔" وہ اس کو یاد کرواتے ہوئے بولیں۔جب معاذ نے اپنی طبیعت کا بتایا تھا تو اس نے اسے سہولت سے ریسٹ کرنے کا کہتے ہوئے شام میں اس کی خیریت دریافت کرنے کی غرض سے ان کی طرف چکر لگانے کا بھی کہا تھا۔مگر اب یہ بات اس کے ذہن سے فراموش ہو چکی تھی۔کہا ہے نا کہ دل،دماغ کی چلنے ہی نہیں دیتا۔

"خیریت ہے ماما؟معاذ بھائی کی طرف شام میں کیوں جانا ہے؟"

وہ پریشانی بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے آیت؟ خود ہی تو صبح اس کی طبیعت کا سن کر اسے کہا تھا کہ شام میں" جاو گی۔ اتنی جلدی بھول بھی گئی۔

وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتے گویا ہوئیں۔

"افف ماما وہ دراصل میرے ذہن سے نکل گیا۔"

www.novelsclubb.com

پتا نہیں کتنا دماغ خرچ کرتی ہو وہاں۔ تھوڑا آرام بھی کر لیا کرو۔ اب جاو اور" ریسٹ کرو۔ تھوڑی دیر سو لو پھر فریش ہو جاو گی۔ تمہارا دماغ ماوف لگ رہا ہے

مجھے۔ چلو شاباش میں کھانا لاتی ہوں۔ کھا کر سو جانا۔ نماز تم نے یقیناً پڑھ لی ہو گی۔"

وہ اس کو ضروری تنبیہات دیتے خود کچن کی جانب چلی گئیں۔ آیت اپنے کمرے کی جانب بھاگی کیونکہ اس نے تو ابھی تک نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور اب عصر کی نماز کا وقت ہونے والا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے وہ احتیاط سے اس گھر کو ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھ کر جانے لگی کہ اچانک عنایہ کا خیال آیا۔ اس نے کی چین کو جیولری باکس میں رکھا اور خود اٹیچ باتھ کی جانب بھاگی۔ جلدی جلدی سے فریش ہو کر نماز پڑھی۔ اس کی ماما نے اس کو کھانے کے لیے آواز دی جس پہ وہ دو منٹ کا کہتے دس منٹ بعد ٹیبل پہ گئی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ واپس کمرے میں جانے سے پہلے ایک مگ چائے کا بنا لائی۔ اسے چائے کی شدت سے طلب محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماما کو لگ رہا ہے میں تھکاوٹ کے باعث بہکی بہکی باتیں کر رہی ہوں۔ مگر ان کو" کون بتائے کہ یہ تھکاوٹ نہیں ہے۔ بلکہ میں نے کبھی خود کو اس کیفیت میں "محسوس ہی نہیں کیا۔ یہ بہت خوشگوار احساس ہے۔ اس میں تھکان کا کیا تعلق؟

وہ مسکراتے ہوئے خود سے ہی مخاطب تھی۔ اسے اس کا آخری بار پلٹ کر دیکھنا نہیں بھول رہا تھا۔

زندگی نے اسے سب سے خوبصورت جذبے سے روشناس کروایا تھا۔ جس کو وہ محسوس کرنا چاہتی تھی۔

سورج نے گرمی کو کم کرتے ماحول کو سکون کی فضا دیتے ہوئے اس کی جانب دیکھ کر سر جھٹکا تھا۔

مغرب کی نماز کے بعد وہ اپنے گھر والوں کے ہمراہ معاذ کی خیریت جاننے کے لیے صدیقی صاحب کے گھر تشریف لائے۔

"زہے نصیب بھائی آپ نے بھی ہمیں شرف بخشا۔"

رخسانہ بیگم بھائی کو اتنے ماہ بعد دیکھ کر خوش گوار حیرت کا شکار ہوئیں۔اور مسکراتے ہوئے ان کو احساس دلانے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ لو پھر کتنا اچھا بھائی ہوں میں۔"

وہ ان کے سر پہ پیار دیتے مسکراتے ہوئے لاؤنج کی جانب بڑھے۔شگفتہ بیگم اور رخسانہ بیگم ایک دوسرے کے گلے لگیں اور آیت نے ان سے پیار لیا۔پھر رخسانہ بیگم نے ریان کے سر پہ چپت لگا کر اس سے اس کی پڑھائی کا پوچھا اور عنایہ کو گود

میں اٹھالیا۔وہ ان کے خاندان کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بچی تھی۔جس کو سب ہی بہت لاڈ کرتے تھے۔

"صدیقی گھر پر نہیں ہے کیا؟"

مصطفی صاحب نے رخسانہ سے پوچھا۔جو عنایہ کو گود میں بٹھائے اس سے پیار سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بھائی وہ بس آنے والے ہی ہونگے۔"

وہ ایک منٹ ایکسکیوز کرتے کچن کی طرف گئیں اور ملازمہ کو ضروری ہدایات دے کر واپس آئیں۔

"معاذ کی طبیعت میں کچھ بہتری آئی؟"

شگفتہ بیگم نے نہایت فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔

جی بھابھی اب تو کافی بہتر ہے۔ صبح اس کے چچا بھی آئے تھے خیریت معلوم" "کرنے۔

"حمدانی ٹھیک ہے؟"

مصطفیٰ صاحب نے معاذ کے چچا کے بارے میں دریافت کیا۔

www.novelsclubb.com

"جی الحمدللہ وہ بھی ٹھیک ہیں۔آپ کو تو علم ہے کہ فرخندہ بھابھی کی وفات کے بعد انہوں نے بہت ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کچھ سنبھالا ہے۔وجیہہ تو بہت ہی حساس لڑکی ہے اسے صرف حمدانی بھائی ہی سنبھال سکتے تھے۔"

وہ افسوس بھرے لہجے میں بولیں۔انہیں جیا سے خاص انسیت اسی وجہ سے تو تھی کہ وہ معصوم بچی چھوٹی عمر میں ماں جیسی عظیم نعمت کو کھو چکی تھی۔

"بابا میں کبھی نہیں ملی ان سے؟"

آیت کو یاد نہیں پڑ رہا تھا کہ اس نے کبھی حمدانی صاحب کو یا ان کے گھر سے کسی کو بھی دیکھا ہو۔

"بیٹا ہمارا ابھی ان کی طرف آنا جانا نہیں ہے۔وہ تو اس کی بیوی کی وفات پہ میں اور تمہاری ماما ہی ریان اور عنایہ کے ساتھ گئے تھے۔اگر تمہیں یاد ہو تو اس وقت تمہارے یونیورسٹی کے فائنلز تھے۔اسی لیے تم نہیں گئی تھی۔"

مصطفی صاحب کی بات پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ملازمہ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے کر آئی تو انہوں نے اسے تکلف کا نام دیا جس پہ انہوں نے کہا کہ یہ تو بس چائے ہی ہے کھانا تو آج وہ انہی کے ساتھ کھائیں گے۔جس پہ چار و ناچار ان کو بات ماننی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"معاذ جاگ رہا ہے یا سو یا ہوا ہے؟"

یہ پوچھنے والے مصطفی صاحب تھے۔

"جب آپ آئے تھے اس وقت تو سو رہا تھا۔ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔"

"پھوپھو مجھے آپ سے معاذ بھائی کے بارے میں بات کرنی تھی۔"

آیت اتنے سنجیدہ لہجے میں بولی کہ آوازیں سن کر ان کی طرف آتے معاذ کے قدم اس آواز پہ وہیں تھم گئے۔

"کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

رخسانہ بیگم نے پریشانی میں پوچھا۔

"آپ نا معاذ بھائی کی شادی کروادیں پلیز۔مجھے بہت شوق ہے کہ کسی اپنے کی شادی اٹینڈ کروں۔ریان تو ابھی بہت چھوٹا ہے۔تو معاذ بھائی کی ہی کروادیں۔"

وہ اس طرح بولی کہ سب ہنس پڑے۔ سوائے اس ایک کے جس کا دل پھر سے ٹوٹا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ سچ میں ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ وہ کبھی اس کے بارے میں بھائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ ایک فکر مندانہ اور روٹھی ہوئی آواز نے اس کو ہمت دی اور ایک لمحہ لگا تھا اسے وہ فیصلہ لینے میں جو وہ کئی دنوں سے لے نہیں پا رہا تھا۔ اس نے قدم بڑھاتے ہوئے لاؤنج تک کا سفر عبور کیا۔ وہ سب مسکرا رہے تھے جب ایک آواز سنائی دی۔

"تمہاری خواہش پوری ہو چکی ہے کزن۔"

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔ داخلی دروازے پہ موجود صدیقی صاحب نے حیران کن نظروں سے اس کو دیکھا جس کے چہرے پہ بلا کا اطمینان تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے معاذ بھائی؟"

اس نے متجسس ہو کر پوچھا۔

"اگلے ہفتے آپ سب کو میری منگنی پہ آنا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو ایک پل کو صدیقی صاحب کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ شاید ابھی معاذ کو اس کے فیصلے سے اعتراض ہو مگر ایک دن وہ خود کہے گا کہ اس کے بابا نے اس کے لیے بہترین فیصلہ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مذاق نہیں کریں۔"

آیت نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

"ماما آپ نے ان کو جیا کے بارے میں نہیں بتایا؟"

وہ اپنی ماما سے یوں پوچھ رہا تھا جیسے وہ خاص طور پہ رشتے کی بات کرنے ہی یہاں آئے تھے۔

"وہی بتانے والی تھی۔"

انہوں نے حیران اور پریشان کن نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔اتنی دیر میں صدیقی صاحب نے گلہ کھنکھار کے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"مصطفی بھائی کیسے ہیں آپ؟"

وہ ان سے بغل گیر ہوئے۔چند ہلکی پھیلی باتوں کے ساتھ ساتھ رشتے کا بھی ذکر ہو رہا تھا مگر آیت سے صبر کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"پھوپھو مجھے دکھا تو دیں میری ہونے والی بھابھی۔"

"آیت نے تو وجیہہ کو دیکھا ہی نہیں ہے بھئی اس کو دکھا دو۔"

صدیقی صاحب اس کی بات کے جواب میں بولے۔

"ارے مطلب وجیہہ ہی جیا ہے۔آپ کے چچا کی بیٹی۔"

www.novelsclubb.com

وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"ہاں بیٹا"

صدیقی صاحب نے شفقت سے اس کو جواب دیا۔وہ جانتے تھے کہ آیت ایک بہت اچھی اور سلجھی ہوئی بچی ہے مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وجیہہ کے لیے معاذ سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔اگر معاذ کے علاوہ ان کا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ یقینا آیت کو معاذ کی ہی دلہن بناتے۔مگر اب حالات مختلف تھے۔

"تصویر تو دکھائیں۔"

وہ اب سیدھا معاذ سے مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس نہیں ہے تصویر۔"

وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔

"پھوپھو آپ کے پاس تو ہو گی۔"

"ہاں رکو میرے فون میں ہے۔"

انہوں نے ملازمہ کو فون لینے کے لیے بھیجا اور پھر اس کو تصویر دکھائی۔

"ماشاءاللہ یہ تو بہت ہی زیادہ پیاری ہے۔ بالکل گڑیا کی طرح ہے۔ نازک سی"

اس نے کھلے دل سے تعریف کی جس پہ بے ساختہ معاذ نے دل میں اس کے کہے کی تصدیق کی۔ اس کے لبوں پہ اچانک ہی مسکراہٹ ابھری۔

وہ سب اب اگلے جمعہ کو رکھی جانے والی اس کی منگنی کے بارے میں پلاننگ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے خاموشی سے کسی کا مان رکھا تھا تو رب نے اس کو جیا جیسی ساتھی دے کر اس کی محبت کا مان رکھا تھا۔

وہ اپنی شاندار کوٹھی کے پر نفیس اور پر تعیش کمرے میں بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے گہری سوچ میں غرق تھا۔ کسی کی تلاش تھی جو اسے اب ہر صورت کرنا تھی۔

"وہ میری اولاد ہے۔ میں اسے واپس لے کر آوں گا۔ یہ سب اسی کا تو ہے۔ میں اس سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ میں جانتا ہوں یہ اسی کی بد دعا ہے۔ ہاں یہ ان دونوں کی بد دعا ہے جو مجھے لگ گئی۔ میرا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ کیا کروں گا میں اس دولت کا۔ کچھ نہیں بچا میرے پاس۔"

وہ شدید اذیت میں تھا۔آگ کی لپٹوں میں موجود وہ دو وجود اپنے ساتھ ساتھ اس کو بھی لے گئے تھے۔اس رات اس کا سب کچھ تباہ ہو گیا تھا۔

دنیا مکافات عمل ہے۔کسی کی دنیا اجاڑ کر یہ سوچنا کہ آپ خوش رہ لو گے یہ ناممکنات میں سے ہے۔وہ بھی برباد ہوا تھا۔

وقت کے چکر نے اسے بھی کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔جس دولت کے زعم نے اس سے وہ گناہ کروائے آج یہی دولت اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔

وہ یہ بھول چکا تھا کہ بددعا سے بھی بھیانک ایک چیز ہوتی ہے اور اسے کہتے ہیں آہ

اسے کسی کی خاموش اور ویران نگاہوں کا اپنی جانب اٹھنا اور پھر اسی لمحے ان نگاہوں کا آسمان کی جانب اٹھنا یاد آیا تھا۔

اس نے پاس پڑا لیمپ زمین پہ زور سے دے مارا تھا۔ وہ اب چلا رہا تھا۔ وہ معافی مانگ رہا تھا اس سے جو اب اس دنیا میں موجود ہی نہیں تھا۔ اس کا دل پھٹ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ شخص اب روز حشر اس کا گریبان ضرور پکڑے گا۔

وہ لیکچر لے کر فارغ ہوا اور سٹاف روم میں چلا آیا۔ یہ بریک ٹائم تھا۔ وہ پہلے سے ہی اپنے کولیگ کے سوال کے لیے تیار تھا۔ اعجاز اپنی کلاس سے فارغ ہو کر سٹاف روم آیا اور کھڑے کھڑے ہی اس سے مخاطب ہوا۔

چلو صالح جلدی بریک ٹائم شروع ہو چکا ہے۔دس منٹ دوسرے کیمپس جانے"
"میں بھی لگ جائیں گے۔

وہ وال کلاک پہ نگاہیں ٹکاتے ہوئے بولا۔

میں نے سٹوڈنٹ کو ٹائم دیا ہے اسے ٹاپک سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔میرے ذہن"
سے ہی نکل گیا کہ ہم نے وائس پرنسپل سے ملنا تھا۔تم ایسا کرو کسی اور سٹاف ممبر کو
"ساتھ لے جاو۔میں اس کو تفصیلات بتا دیتا ہوں۔

اس نے بے مثال عذر تراشا۔

"لیکن اس میں وقت لگ جائے گا۔"

اعجاز فکر مندی سے گویا ہوا۔

زیادہ وقت نہیں لگے گا۔بس پانچ منٹ میں سمجھادوں گا۔"اس نے مسئلے کا حل" پیش کیا۔

"آپ میں سے کوئی فری ہے کیا؟"

اعجاز نے سٹاف روم میں بآواز بلند کہا۔

www.novelsclubb.com

"خیریت؟"

فزکس کے ٹیچر نے سوال پوچھا۔

ہاں وہ گرلز کیمپس تک جانا ہے۔وائس پرنسپل سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

پرنسپل صاحب جب سے ٹور پہ گئے ہیں کچھ مسائل درپیش ہیں تو بس اسی لیے

"وائس پرنسپل سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔

اعجاز نے تفصیلا بتایا۔

"میں فارغ ہوں باکل۔میں چلتا ہوں۔"

گرلز کالج کے نام پہ سبحان نے تیزی سے ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے کہا جس پہ بے

ساختہ صالح کے منہ سے ایک ہی لقب نکلا۔

ہے تو یہ سچ میں فارغ انسان" مگر آواز قدرے آہستہ تھی جو کسی نے نہ سنی۔"

"اچھا پھر صالح اس کو سمجھا دو جلدی سے۔"

"میں چلتا ہوں۔"

سیاہ جینز کے اوپر بھوری شرٹ پہنے، دائیں ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ نگاہیں جمائے صالح کھڑا ہوا۔اس کی بات پہ سبحان بدمزہ ہوا۔

"مگر آپ تو فارغ نہیں ہیں۔"

سبحان نے جلدی سے اس کو اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں سچ میں فارغ نہیں ہوں۔ مگر یہ مسئلہ میں خود ہی سلجھانا چاہتا ہوں۔"

"تمہیں کوئی اعتراض؟

اس نے فرصت سے اسے انکار کرتے ہوئے آخر میں آئی برو اچکاتے پوچھا۔

"نہیں سر۔"

وہ منہ بسور کے واپس بیٹھ گیا۔

"گڈ۔۔۔ چلیں اعجاز ہمیں دیر ہو رہی ہے۔"

اور اعجاز کو سمجھ میں نہ آیا اس کے بدلتے روپ کے پیچھے کی وجہ کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے کالج کے باہر گاڑی پارک کی اور وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے۔ وائس پرنسپل نے ان کو انتظار نہیں کروایا۔ وہ سیدھا آفس گئے۔ آیت کسی سٹوڈنٹ کا مسئلہ لے کر وائس پرنسپل کے پاس آئی تھی مگر باہر موجود چوکیدار نے اسے اطلاع دی کہ دو ٹیچرز بوائز کیمپس سے آئے ہوئے ہیں۔ وائس پرنسپل کی ان کے ساتھ

میٹنگ ہے وہ بعد میں آ جائے۔ مگر یہ سننے کے بعد اس کا دل چاہا کہ کاش وہ بھی ان دو میں شامل ہو تو وہ اس کو دیکھ پائے۔ وہ وہیں ٹہلنا شروع ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ چوکیدار کے پاس آئی۔

کون سے ٹیچرز آئے ہیں؟ کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں۔" اس نے بہت ہمت" کر کے یہ سوال پوچھا تھا اور پہلے ارد گرد کا جائزہ بھی لیا تھا۔

" بائیولوجی اور فزکس ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی آئے ہیں۔"

اس بات پہ تو اس کے چہرے پہ ایک انوکھی سی خوشی در آئی۔ لیکن نروس نیس اس حد تک ہوئی کہ وہ فوراً وہاں سے پیچھے ہٹی۔ وائس پرنسپل کے آفس کے بالکل سامنے لائبریری تھی وہ وہاں چلی گئی اور کھڑکی والی سائیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی۔ وہ اس کو

دیکھنا ضرور چاہتی تھی مگر اس کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔کافی وقت گزر چکا تھا۔اور پھر بریک کا ٹائم ختم ہو گیا۔اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے واپس کلاس میں جانے کے لیے قدم موڑے۔وہ مرتے قدموں سے بے دلی سے کلاس کی جانب جانے لگی۔عین اسی لمحے وائس پرنسپل کے آفس کا دروازہ کھلا۔وہ باہر نکلا اور رخ موڑے نہ جانے کیوں لیکن ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ان نگاہوں میں کسی کی تلاش تھی۔

اعجاز اس سے کچھ پوچھ رہا تھا مگر اس کا دل اور دماغ تو کسی اور ہی جانب محو سفر تھا۔

www.novelsclubb.com

"صالح"

اس نے زور سے پکارا تو بیک وقت دونوں نے رخ موڑا۔سیدھا نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ایک دوسرے سے کافی فاصلے پہ ہونے کے باوجود وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ابھرتے ان جذبات کو دیکھتے ہی نظریں جھکا گئے۔صالح فورا پلٹا۔

نظر نہ آئے تو اس کی تلاش میں رہنا

کہیں ملے تو پلٹ کر نہ دیکھنا اس کو

وہ تیز قدم بڑھاتا ہوا اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔پہلے تو آیت چند لمحے اسی فسوں میں جکڑی رہی پھر اس کا یک دم پلٹنا یاد آنے پہ کھل کے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"افف۔۔۔کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟مجھے دیکھ کر پلٹ کیوں جاتے ہیں آپ"

"صالح؟کیا میں اتنی خوفناک ہوں؟

وہ خود سے ہی محو سوالات تھی۔

پھر اس نے بھی رخ موڑا اور اب کی بار چہرے پہ ایسی مسکان تھی کہ اگر صالح دیکھ لیتا تو بے ساختہ کہتا۔

"محترمہ کسی کو اتنا اچھا لگنے کا حق نہیں ہونا چاہئے۔"

دوسری جانب اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بس جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا۔ وہ اپنی کیفیت پہ کوفت کا شکار ہو رہا تھا۔ پہلے وہ اس کو متلاشی نگاہوں سے دیکھنے کی جستجو میں تھا جب نظر آ گئی تو چند لمحے بھی دیکھ نہ پایا۔

"کیا سچ میں ایسا ہوتا کہ محبوب کو دیکھتے ہوئے نگاہیں خود بخود جھک جاتی ہیں؟"

ایک پل کو دل میں سوچ آئی جس پہ اس نے فوراً لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔

یہ ایک چھوٹے درجے پہ بنا مڈل اسکول تھا۔جہاں متوسط طبقے کے لوگ اپنے بچوں کو تعلیم جیسی عظیم نعمت سے مستفید ہونے کی غرض سے بھیجتے تھے تاکہ علم حاصل کر کے ان میں شعور آئے اور وہ معاشرے میں اپنا کردار ادا کر کے ملک و قوم کا سر فخر دے بلند کر سکیں۔وہ حسب معمول احسن کو سلا کر آئی تھی۔اس وقت وہ برق رفتاری سے اپنا کام کرنے میں مشغول تھی۔فلحال یہی اس کی روٹین تھی۔وہ اسکول کے اوقات میں بریک کے ایک گھنٹے کے لیے آتی تھی سارا سامان گھر سے تیار کر کے لاتی تھی اور پھر جلد از جلد یہاں اپنا کام نپٹاتی تھی۔شام میں یہاں اکیڈمی میں بچے پڑھنے کے لیے آتے تھے تو وہ ایک گھنٹا شام میں بھی آیا

کرتی تھی۔یہی اس کا ذریعہ آمدن تھا۔اسے نوکری کی شدید ضرورت تھی۔وہ نہیں جانتی کہ کیسے لیکن اسے یہ نوکری خود بخود ہی مل گئی تھی۔یہ جاب اس کے لیے بالکل پرفیکٹ تھی جس میں وہ احسن کی دیکھ بھال بھی کر پاتی تھی اور اپنے گزر بسر کے لیے رقم بھی جمع کر لیتی تھی۔حیرت کی بات یہ تھی کہ اسے اسکول اور اکیڈمی والوں کو کوئی پرافٹ نہ دینا پڑتا تھا۔اسے یہ لوگ بہت بھلے محسوس ہوئے جنہوں نے اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اس کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کی تھی۔

اس وقت بھی بریک کا ٹائم تھا وہ پھرتی سے کام کرتی بچوں کو ان کی مطلوبہ چیزیں دے رہی تھی۔وہ اپنے کام میں منہمک تھی کہ ایک آواز نے اس کے تیزی سے چلتے ہاتھوں کو ایک لمحے میں برف کا کیا۔اس نے فوراً سامنے دیکھا جہاں وہ اس اسکول کے پرنسپل سے ہاتھ ملانے کے بعد کھڑا کچھ کہہ رہا تھا۔برق رفتاری سے اپنے چہرے پہ نقاب چڑھایا اور کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے اس کی

www.novelsclubb.com

ہنستی بستی زندگی کو تباہ کیا تھا۔ہاں وہ تحسین سعید تھا۔اس کو اور اس سے جڑے کئی رشتوں کو تکلیف سے گزارنے والا۔۔۔اس کو مہرہ بنا کر استعمال کرنے والا۔۔۔ اس کو اپنی ہی نظروں میں گرانے والا۔۔۔کسی کی محبت کا گلا گھونٹنے والا۔۔۔کسی کا عورت سے اعتبار ختم کرنے والا۔۔۔کسی کو بے وفا بنانے والا

ہاں یہ وہی تھا وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی۔

اس نے تو ہمیشہ یہ دعا کی تھی کہ کبھی بھی اس سے اس کا سامنا نہ ہو۔سامنا تو اب بھی نہ ہوا تھا کیونکہ وہ ایک دو منٹ وہاں کھڑا رہنے کے بعد اندر جا چکا تھا مگر قدرت نے اسے پھر سے اس کے گناہ یاد کروا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے بے وفائی کی تھی جس کی سزا دائمی جدائی تھی جو اس کو ہمیشہ کاٹنی تھی۔

اس نے خود کو خود اذیت میں ڈالا تھا اب اس کا انجام اسے بھگتنا تھا کیونکہ کچھ غلطیاں ازالہ کرنے کے باوجود بھی حصے میں خسارے دے جاتی ہیں۔

وہ کچن میں موجود دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھی جب زارا اس کے پاس آئی۔

"بھابھی کیا آپ کو کچھ مدد چاہیئے؟"

زارا کی بات پہ شائستہ کا ہانڈی میں پھیرا جانے والا ہاتھ یک دم ہی جامد ہوا۔اس نے کن اکھیوں سے مڑ کر اس کو دیکھا۔جو چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اس کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے زارا؟"

انہوں نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے حدت جانچنا چاہی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

اس نے شائستہ کا ہاتھ تھام کر اسے پہ تھپکی دی۔

"آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟"

وہ ان کی الجھی نظروں سے گھبرائی تھی۔

"کچھ نہیں"

www.novelsclubb.com

وہ واپس ہانڈی میں چمچہ پھیرنے لگی۔

"کیا بنا رہی ہیں؟"

اسے نے ہانڈی میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے ہو چھا۔

"آلو چکن"

انہوں نے سرعت سے جواب دیتے ہوئے چکن کو بھوننے کے بعد اب اس میں پانی ڈالنا شروع کیا۔

"خوشبو تو بہت مزے کی آ رہی ہے۔"

اس نے بے ساختہ تعریف کی۔ جس پہ وہ صرف مسکرا ہی سکی۔

www.novelsclubb.com

زارا فریج کی جانب بڑھی اور سلاد کا سامان لے کر سلیب پہ رکھے کٹنگ بورڈ پہ رکھ کر کاٹنے لگی۔

"بھابھی آپ کی شادی کو کتنے سال ہو گئے ہیں؟"

اس نے کھیرے کو ٹکڑوں میں کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"آٹھ سال"

"آپ کی بھی پسند کی شادی تھی کیا؟"

گاجر کو کٹ کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں"

وہ ہانڈی پہ ڈھکن دیتے پلٹی تھی۔

"آپ نے کیسے پسند کیا ایک دوسرے کو؟"

اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

ہم کزنز ہیں۔ بچپن سے ایک دوسرے سے اٹیچ تھے۔ جب جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھا تو احساسات بدلنے لگے۔ ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔ بس پھر منصور ماموں کی طرف سے رشتہ آیا تو میں نے بھی ہاں کر دی۔ اور یوں ہماری شادی ہو گئی۔"

وہ ماضی کی حسین یادوں میں کھوئی اس کو بتا رہی تھی۔

"صالح بھائی کو خاندان میں کوئی پسند نہیں آئی کیا؟"

وہ نارمل انداز میں پوچھ رہی تھی لیکن شائستہ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ آج سورج مغرب سے کیوں نکلا تھا۔

"یہ تو اب صالح ہی بتا سکتا ہے۔ کیوں صالح؟"

انہوں نے عام سے انداز میں کہتے ہوئے جب دروازے کی جانب دیکھ کر کہا تو زارا بے اختیار کھانسی۔

www.novelsclubb.com

"ارے کیا ہوا تمہیں؟"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ جس پہ زارا نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر دروازے کی طرف جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

"میں کمرے میں چلتی ہوں۔ یہاں بہت گرمی ہو رہی ہے۔"

یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب دوڑی۔

آئی بڑی مخبریاں لینے۔ ویسے کبھی حال نہیں پوچھا اور اب اس کو اچانک صالح"

"کہاں سے یاد آ گیا۔ ضرور کوئی گڑ بڑ ہے۔

زیر لب بڑبڑاتے وہ اب باقی سلاد کاٹنے لگی۔

---

www.novelsclubb.com

شام کا کھانا کھانے کے بعد وہ سب بھائی لاونج میں ہی بیٹھے تھے جب حمدانی صاحب کی آمد ہوئی۔ یہ آمد انتہائی غیر متوقع ہونے کے ساتھ خوش کن بھی تھی۔ ان کے ساتھ ان کی بیٹی وجیہہ بھی تھی۔ انہوں نے آتے ہی سب کو سلام کیا۔ پھر سامنے

موجود صوفہ پہ جا کر براجمان ہو گئے۔جیا نے سب بھائیوں سے پیار لیا اور شائستہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔

"بھابھی"

وہ جو بیڈ پہ لیٹے حاشر کو تھپک کر سلا رہی تھی اس کی بلند آواز پہ اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔وہ دبے قدموں ان کے کمرے میں موجود صوفے پہ بیٹھ گئی۔جب بے بی سو گیا تو وہ اٹھی اور اس کا گال چومتے ہوئے واپس اپنی جگہ پہ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو جیا؟آج تو سرپرائز دے دیا تم نے۔"

وہ اس کی آمد پہ خوش دکھ رہی تھی۔

"بھابھی باہر آئیں نا۔آپ کو ایک اور سرپرائز بھی دینا ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامے باہر لے آئی۔پھر وہ زارا کے کمرے میں گئی تو وہ موبائل کی سکرین پہ کچھ دیکھنے میں محو تھی۔اس نے زارا کو بھی باہر آنے کو کہا۔جب سب لاونج میں آ گئے تو حمدانی صاحب نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"تمہاری بہن کی منگنی ہے اگلے جمعہ اور تم سب نے پورے جوش و خروش سے شرکت کرنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس پہ سب ہی خوشگوار حیرت کا شکار ہوئے۔سب نے صوفوں سے اٹھ کر اس کو پیار دیا۔صالح کے لیے تو وہ اس کی چھوٹی سی گڑیا تھی۔اسے بچپن سے لے کر اب تک صرف وجیہہ سے ہنسا پاتی تھی۔

اب میں آپ سب کو تھیم بتانے والی ہوں۔سب نے اسی کلر کی ڈریسنگ کرنی ہے۔اور ہاں ایک بات اور میری خواہش ہے کہ جب میں حال میں داخل ہوں تو میری ایک طرف کمیل بھائی اور دوسری طرف صالح بھائی ہوں۔اور آپ دونوں نے اعتراض نہیں کرنا اچھا۔آپ دونوں تو اپنی بیویوں کے ساتھ آئیں گے نا تو میرے بھائی اپنی بہن کے ساتھ شاندار اینٹری کریں گے۔"

سب اس کی باتوں، بہانوں اور منطق پہ مسکراہٹ سے ہمکنار ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"صالح بھائی آپ نے سپیشل تیاری کرنی ہے۔"

وہ اس کو روکنا چاہتا تھا کہ اسے یہ سب نہیں پسند مگر وہ اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے حساس تھا۔اس لیے خاموشی سے اس کا سارا لیکچر سنتا گیا۔

شادی کی پلیننگ کے بعد ان سب نے مل کر کھانا کھایا اور پھر حمدانی صاحب اور جیا واپس گھر کی جانب چلے۔

معاذ کی منگنی کا علم ہو جانے کے بعد وہ اپنی اور گھر والوں کی شاپنگ اور کالج میں ہی مصروف رہی۔

اس نے سب گھر والوں کی شاپنگ کی۔اتنی جلدی کپڑے سلنے مشکل تھے اس لیے اس نے ریڈی میڈ کپڑوں پہ ہی اکتفا کیا۔ہر چیز نفیس اور ہر کشش تھی۔بلاشبہ آیت مصطفیٰ کی چوائس بہترین ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس دوران معاذ پھر سے اس کو پک اینڈ ڈراپ دینا شروع ہو چکا تھا۔اب وہ اس کو جیا کے نام سے چھیڑا کرتی تھی اور وہ مسکرا جاتا تھا۔وہ اس سے جیا کے بارے میں پوچھتی تو وہ اسے اس کے چند قصے سناتا اور آخر میں اسے بیوقوف کہنا نہ بھولتا۔

"میں بتاوں گی جیا کو کہ آپ اس کو بیوقوف کہتے ہیں۔"

اسے اتنی پیاری سی لڑکی کا بیوقوف کہلوائے جانا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"اسے پتا ہے۔"

اس نے نڈر ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بہت ہی کوئی معصوم ہے جو پھر بھی آپ سے منگنی کر رہی ہے۔"

وہ اس کو چڑانے والے انداز میں بولی۔

"معصوم تو وہ بالکل بھی نہیں ہے۔"

اسے اس کا سڑک پہ کھڑے مرد سے لڑنا جھگڑنا یاد آیا۔

"ناشکرے ہیں آپ"

وہ اگر تعریف منہ پہ کر ڈالتی تھی تو تنقید بھی منہ پہ ہی کرتی تھی۔

"جو مرضی کہہ لو۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ نے اس کے لیے کوئی گفٹ لیا؟"

اس نے ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھا۔

"گفٹ کیوں؟"

اس نے سٹیرنگ گھماتے ہوئے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی حال نہیں آپ کا معاذ بھائی۔اتنی پیاری منگیتر کو گفٹ دینا تو بنتا ہے۔"

وہ گویا اس کی عقل پہ حیران ہوئی۔

"تو کیا میں پیارا نہیں ہوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے الٹا سوال کیا۔

"آپ کہاں سے بیچ میں آئے؟"

"تم نے کہا کہ پیارے منگیتر کو گفٹ ملتا ہے تو اس طرح تو مجھے بھی ملنا چاہیے۔"

"ہاں تو کیا پتا کہ وہ آپ کو گفٹ دے دے۔"

"وہ بالکل بھی مجھے کوئی گفٹ نہیں دے گی۔"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں اسے"

پورے اعتماد سے کہا۔

اوئے ہوئے۔۔۔ویسے مجھے پتا نہیں کیوں شک ہو رہا ہے کہ آپ بہت پسند"
"کرتے ہیں جیا کو اور یہ رشتہ تو آپ نے گھر والوں کی منتیں کر کے کروایا ہو گا۔

اب یہ تو معاذ ہی جانتا تھا کہ یہ رشتہ زبردستی کروایا جا رہا تھا مگر اب وہ مطمئن تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ مجھے منتیں کرنے کی ضرورت ہو گی۔"

اسے گویا آیت کی بات پہ صدمہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

مطلب آپ نے دھڑلے سے کہا ہو گا۔چاچو میں جیا کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے"
"شادی کرنا چاہتا ہوں۔

وہ رعب دار آواز میں بولتے ہوئے آخر میں ہنسی تو ہنستی ہی چلی گئی۔اس نے دھیان ڈرائیونگ پہ ہی مبذول رکھا وہ اس کو ہنستا دیکھ کر کسی نئی الجھن میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

"کیا آپ نے شاپنگ کر لی؟"

اس کا دھیان یک دم ہی شاپنگ کی جانب گیا۔

www.novelsclubb.com

"ماما نے کر لی ہے۔"

وہ سرعت سے گاڑی رخ موڑتے ہوئے بولا۔

مطلب آپ نے منگنی کا ڈریس پھوپھو کے حوالے کر دیا۔واہ بھئی۔بڑے کوئی"
"فرمانبردار ہیں آپ۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ سچ میں کتنا فرمانبردار ہے۔

اچھا میں کیا کہہ رہی تھی۔آپ کو ابھی منگنی کے ارینجمنٹس کرنے ہوں"
گے۔انکل اور پھوپھو اکیلے تھک جائیں گے اس لیے آپ فلحال میری ذمہ داری
"سے سبکدوش ہوں خوشی خوشی اور اپنے فنکشن پہ فوکس کریں۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تمہیں پک اینڈ ڈراپ دینے میں میرا وقت برباد نہیں ہوتا۔"

پھر بھی۔آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔کیا کہے گی جیا کہ یہ کیسا معاذ دیا ہے"
"مجھے۔

وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔

"تم کچھ زیادہ ہی جیا کی سائیڈ نہیں لے رہی۔"

ہاں تو وہ ہے ہی اتنی پیاری۔پھوپھو نے جب سے اس کی باتیں بتائیں میرا تو دل چاہ"
"رہا ہے ابھی مل لوں اس سے۔

"تمہارا دل بہت صاف ہے کزن۔"

www.novelsclubb.com

اس نے دل سے اس کی خصوصیت کی تعریف کی۔وہ ہر ایک کے بارے میں مثبت سوچتی تھی۔

ہاں یہ تو سچ کہا آپ نے۔مجھے یاد آیا کہ آپ کی چونکہ منگنی ہونے جا رہی ہے تو" "آپ ہمیں ٹریٹ دیں گے۔

"جو حکم کزن"

وہ فوراً مان گیا۔

"ایک تو آپ جو فوراً مان جاتے ہیں نا اس کا جیا کو بہت فائدہ رہے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ پھر اس سے جیا کی ہی باتیں کر رہی تھی ساتھ ساتھ اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

جیا کی باتیں کرتے ہوئے ایک مدھم سی مسکان اس کے چہرے کا حصہ رہی تھی۔

جانے انجانے میں ہی سہی لیکن اب وہ اس رشتے کو قبول کر رہا تھا۔

جمعہ کا بابرکات دن پورے ہفتے کو پھلانگتا پھرتی سے چلا آیا تھا۔وقت کی رفتار بھی تو وقت کو دیکھنے والے کی شدت کے حساب سے ہوتی ہے۔

پورا ہفتہ شاپنگ، تیاریوں میں صرف ہوا تھا۔اور اب سب حال کے لیے اپنے اپنے گھروں سے نکل رہے تھے۔ مصطفیٰ صاحب نے اوبر منگوالی تھی اور اپنی فیملی کے ساتھ حال کا رخ کیا۔شہروز اور واجد ایک گاڑی میں اپنی بیویوں کے ساتھ حال کی جانب چل پڑے۔ان سب میں وہ تھا جو ابھی تک حال کے لیے روانہ نہیں ہوا تھا۔

خود پہ ایک نگاہ ڈالتا وہ بیڈ پہ بیٹھ کر بوٹ پہن رہا تھا۔اسی وقت اس کے فون پہ میسج کی بپ ہوئی جس کا مطلب تھا کہ وہ تیار ہو چکی ہے۔گاڑی کی چابی تھامتا وہ فورا سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔گھر کو لاک کر کے گاڑی میں بیٹھا۔گاڑی سٹارٹ کی اور پارلر کی جانب رخ کیا۔ کمیل پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔اس کو دیکھ کر مسکرایا اور گلے لگا۔وہ دونوں اس وقت نیوی بلو پینٹ کوٹ پہنے، سنہری ٹائی لگائے، سیاہ شوز پہنے ہوئے تھے۔یہ سب وجیہہ کی مرضی کے مطابق تھا۔اور پھر کچھ ہی دیر میں جیا پارلر کے کمرے سے باہر آئی۔اس کو دیکھتے ہی دونوں بھائیوں نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا۔سلور اور گرے رنگ کی کامدار میکسی کے ساتھ سلور دوپٹے کو سر پہ ٹکائے، پلو کو پیچھے کی جانب لٹکتا چھوڑے، بالوں کو ڈھیلے کرلز ڈال کر ایک جانب ڈالے وہ کسی ریاست کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔ سرخ و سفید رنگت پہ نفاست سے کیا گیا میک اپ اسے کوئی حور ہی دکھا رہا تھا۔ سہج سہج کے قدم رکھتی وہ ان تک

www.novelsclubb.com

آئی تو صالح نے اس کے سر پہ ہلکا سا ہاتھ رکھ کر اسے بہن ہونے کا مان دیا۔ کمیل نے اس کے گرد بازو پھیلا کر اس کے سر پہ بوسہ دیا۔

"ماشاءاللہ ہماری بہن تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہے۔ کیوں صالح؟"

کمیل نے جیا کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جو اس بات پہ دھیمی سی مسکراہٹ سے ہمکنار ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی شک نہیں"

صالح نے دل میں اس کے اچھے نصیب کی دعا کی۔

ویسے میرے دونوں بھائی تو پرنس چارمنگ لگ رہے ہیں۔"اس نے دونوں پہ" نگاہ ڈالتے ہی مسکرا کر کہا۔

ہم تو ہر وقت ایسے ہی پرنس لگتے ہیں۔بات تو تمہاری ہو رہی ہے۔بھلا ہو ان" "بیوٹی پارلر والوں کا کیا سے کیا بنا دیتے ہیں۔

کمیل شرارت سے گویا ہوا جس پہ جیا کی جانب دیکھتے ہوئے صالح نے نفی کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

ہماری جیا بغیر میک اپ کے بھی بالکل پری ہے۔کیوں گڑیا؟"وہ جیا کے ساتھ" مذاق میں بھی ایسی بات نہیں کرتا تھا جس سے اس کے چہرے پہ دکھ یا تکلیف کے آثار آتے۔

"میرے تو صالح بھائی ہی ہیں۔آپ جائیں بھئی پرنس چارمنگ۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی اور کمیل سے فاصلے پہ ہو کر صالح کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

"اچھا سوری میری ڈول۔چلو اب فوراً ورنہ معاذ ارادہ بدل لے گا۔"

کمیل نے مسکراتے ہوئے اسے تنگ کیا۔لیکن جیا کے چہرے پہ ایک دم ہی گھبراہٹ آئی۔مگر اگلے ہی لمحے وہ پراعتماد ہوتی گاڑی کی جانب بڑھی۔کمیل کا ڈرائیور صالح کی گاڑی لیے حال پہنچا اور وہ تینوں کمیل کی گاڑی میں حال کی جانب بڑھے۔معاذ اپنے والدین کے ساتھ حال پہنچ چکا تھا۔حمدانی صاحب اور نوال نے

www.novelsclubb.com

ان کا استقبال کیا۔انہوں نے کمیل کے بارے میں پوچھا تو اطلاع ملی کہ وہ جیا کو پارلر سے پک کر کے لائے گا۔

پرپل کلر کی کامدار شرٹ کے ساتھ پرپل ٹراوزر پہنے اور لائٹ پرپل کلر کا دوپٹہ دائیں کندھے پہ ڈالے، سیاہ گھنگریالے بالوں کو سیدھا کر کے پشت پہ پھیلائے، ہلکے میک اپ سے سجے چہرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی۔ معاذ نے اس کی جانب دیکھا تو دل کو کچھ ہوا۔یوں لگا جیسے خالی ہاتھ ہو گیا ہو۔وہ مسکراتے ہوئے اسے چھیڑ رہی تھی۔وہ بھی مسکرا کر دل کو بہلا گیا۔حمدانی صاحب کو اطلاع مل چکی تھی کہ جیا کی گاڑی حال پہنچ چکی ہے۔انہوں نے معاذ کو سٹیج پہ جانے کو کہا۔وہ سٹیج پہ جا کر بیٹھا ہی تھا کہ یک دم پورے حال کی لائٹس آف ہو گئیں۔اور پھر اگلے ہی لمحے سپاٹ لائٹ آن ہوئی۔سب کی نگاہیں اسی جانب اٹھیں۔صالح اور کمیل کے بیچ کھڑی وہ لڑکی ایک پل میں معاذ کو کھڑا ہونے پہ مجبور کر گئی۔آیت جو ایکسائیٹڈ سی ہو کر جیا کو روبرو دیکھنے کے لیے سپاٹ لائٹ کی

www.novelsclubb.com

جانب دیکھ رہی تھی اس کی نگاہیں تو اس کے علاوہ کسی منظر پہ گئی ہی نہیں۔وہ خوشگوار حیرت سے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جو اس کے دل کی دنیا ہلا گیا تھا۔

سارے منظر، ساری آوازیں ساری رعنائیاں سب تھم گیا۔سب کچھ ساکت و جامد ہوا۔اس کے دل کی دھڑکن بھی گویا ہلکی ہلکی چلنے لگی۔بلوٹوپیس میں موجود وہ وجود ایک پل میں اس کو سرسبز و شاداب اور حسین وادیوں میں لے آیا جہاں صرف وہ تھی اور وہ بلوٹوپیس والا تھا۔جہاں ہر طرف نرم سی ہوا چل رہی تھی، جہاں تحفظ کا احساس تھا۔پرپل سوٹ میں موجود لڑکی آنکھ تک نہیں جھپک رہی تھی۔اس کا یہاں ہونا انتہائی غیر متوقع تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جیا کے ساتھ ساتھ چلتے سٹیج کی جانب بڑھ رہا تھا اور سٹیج کے پاس کھڑی آیت کا دل سینے میں دھڑکتا سرگوشیاں کرنے لگا تھا۔

کہ تیری اور مجھے کو لے کے چلے، دنیا بھر کے سب راستے

میں تجھ کو کتنا چاہتی ہوں یہ تو کبھی سوچ نہ سکے

ایش گرے تھری پیس سوٹ میں ملبوس معاذ تو اس اپسرا کو دیکھ کر اس پر سے نگاہ نہیں ہٹا پا رہا تھا۔اس نے کبھی اس پہ غور ہی نہیں کیا تھا کہ وہ کتنی حسین ہے۔اور آج تو وہ اسے اپنے نام کی انگوٹھی پہنا کر اسے اپنے مقدر کا ستارہ بنانے والا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر جیا کا ہاتھ تھاما تو اندازہ ہوا کہ اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔لیکن معاذ نے انہیں مضبوطی سے تھامتے اسے سٹیج پہ موجود صوفہ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ بیٹھنے لگی تو ہیل میں مقید اس کے پاؤں کا توازن یک دم بگڑا۔اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر پاؤں سے میکسی ہٹاتے ہوئے دیکھا تو ہیل کا سٹریپ کھلا تھا۔وہ جھک کر اسے بند کرنے والی تھی کہ معاذ جھکا اور اس کے سینڈل کی سٹریپ بند کرتے اسے مسحور کر گیا۔وہ تو معاذ کی اس ادا پہ قربان ہوئی تھی۔

سارا حال ہو ٹنگ سے گونجا تھا جس پہ جیا کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔شرم و حیا سے وہ اپنے آپ میں سمٹی تھی۔معاذ نے واپس کھڑا ہو کر اس کو دوبارہ صوفہ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پہ وہ اس کے ساتھ صوفہ پہ براجمان ہوئی۔ان دونوں کو دیکھ کر سب نے ہی دل میں کہا۔"میڈ فار ایچ ادر"۔۔۔

وہ دونوں اس وقت عجب ہی کیفیات میں تھے۔لاکھ ماڈرن سہی مگر اس وقت جیا کا دل کانپ رہا تھا۔وہ اس کے برابر میں بیٹھا تھا۔ان کے خاندان کے ماڈرن ہونے کے باعث منگنی کا فنکشن بھی کمبائن ہی کیا گیا تھا۔ویسے بھی وہ دونوں کزنز تھے اس لیے کسی کو بھی اعتراض نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر مہمان ارد گرد جمع ان کی تصاویر اتارتے رہے۔وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔معاذ کا دھیان بظاہر تو تصاویر کی جانب تھا مگر اندر ہی اندر وہ اس لڑکی کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہا تھا۔وہیں ایک دلکش مسکراہٹ نے جیا کے چہرے کو مزید پرکشش بنایا ہوا تھا۔

کچھ ہی دیر میں انگوٹھیاں پہنانے کا وقت آیا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے نام کی انگوٹھیاں پہنائی۔

پورے فنکشن کا چارم اسے بھول چکا تھا وہ تو بس اسی کو دیکھے جا رہی تھی جیسے قرآت کے مقابلے میں دیکھتی رہی تھی۔ وہ جا چکا تھا مگر وہ پھر بھی اسی کو سوچ رہی تھی۔

"بیٹا تم جیا سے نہیں ملی؟"

اپنی پھوپھو کے کہنے پہ وہ فورا اپنی سوچوں سے نکلتی سٹیج کی جانب آئی جہاں جیا فلحال اکیلی ہی بیٹھی تھی کیونکہ معاذ اس وقت صوفہ پہ نہیں تھا۔

"تم تو بہت پیاری ہو جیا"

صوفہ پہ اس کے ساتھ بیٹھتے اس پری پیکر کو دیکھتے ہی اس کی تعریف کی۔

"شکریہ پیاری"

اس نے اتنے پیار سے پیاری کہا کہ آیت نے اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے تھپکا۔وہ اپنا انٹرو کروانے کے بعد یوں ہی باتیں کر رہی تھی جب وہ آیا جو حال میں آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔اس کو دیکھ یک دم آیت کا ہاتھ لرزا۔وہ سٹیج کی جانب ہی آ رہا تھا اور اسکے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اس کے چہرے کے نقوش واضح ہوتے جا رہے تھے۔وہ سٹیج پہ موجود حمدانی صاحب کے بڑے بیٹے کمیل سے کچھ کہہ رہا تھا۔

"آپ اتنی اچھی ہیں۔مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم پہلے کبھی کیوں نہیں ملے"

جیا نے بھی اس کی شوخ طبیعت کے باعث کہا۔

"بچپن میں ملے تھے تم لوگ"

کمیل کی بات پہ انہوں نے حیرت سے اس جانب دیکھا۔

"ایفیکٹ آپ سب بچپن میں مل چکے ہو۔"

اس نے مزید اضافہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"سب مطلب؟"

جیا نے نا سمجھی سے استفسار کیا۔

مطلب کہ معاذ کی برتھ ڈے پہ تمہاری اور صالح کی آیت سے ملاقات ہو چکی"
"ہے کئی سال پہلے۔

وہ ابھی مزید کچھ کہتے کہ حمدانی صاحب کے اشارے پہ ان کی بات سننے کے لیے چلے گئے۔جیا تو یہ جان کر کافی خوش ہوئی تھی حالانکہ اسے اس ملاقات کا کوئی بھی شائبہ دماغ میں محسوس نہیں ہو رہا تھا۔لیکن صالح منصور کو چند لمحے سوچنے پہ ہی ان کی ملاقات کا دھندلا عکس یاد آ چکا تھا۔

وہ معاذ کی سالگرہ کے کیک کا ایک سلائس اٹھائے سب بچوں کے منہ کے آگے کر کے انہیں کھلانے کے ساتھ ان کے چہرے پہ بھی لگا رہی تھی۔اور صرف وہی ، نہیں معاذ اور وجیہہ بھی یہی شغل فرما رہے تھے۔وہ پرپل کلر کی بے بی فراک پہنے سر پہ سفید پرل کا ہیئر بینڈ سجائے، ہاتھوں میں کیک کا ٹکڑا تھامے اس تک بھی آئی

تھی جو خاموشی سے اپنی خالہ کے پہلو میں دبکا بیٹھا تھا۔اس کے منہ کے آگے کیک کیا تو اس نے کوئی تاثر نہ دیا۔

"ارے کیک کھالو۔بہت یمی ہے۔"

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کیک کے ٹکڑے کو پھر سے اس کے چہرے کی جانب کیا۔اس نے نفی میں سر ہلایا اور خاموشی سے ویران نظریں یہاں وہاں دوڑانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"صالح تھوڑا سا کھالو بچے"

خالہ نے اس کے گرد بازو کا گھیرا ڈالتے ہوئے اس کو پچکارتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ اس نے پھر سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"صالح کھالو نا۔دیکھو سب نے کھایا ہے۔"

فرخندہ کے پکارنے پہ اسے اس کا نام معلوم ہو چکا تھا۔

"دیکھو اس میں چاکلیٹ چپس بھی ہیں۔تم کھاو گے تو بہت مزہ آئے گا۔"

وہ پھر بھی خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میں تمہیں ایک جوک سناتی ہوں۔"

وہ اس کو کوئی بہت ہی مزاحیہ لطیفہ سنانے لگی مگر اس کا دھیان تو اس جانب تھا ہی نہیں۔وہ اس کو خوش کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔وہاں سب بچے بہت انجوائے کر رہے تھے اور اس بچے کا اتنا خشک رویہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

"فرینڈز؟"

دائیں ہاتھ میں کیک کا ٹکڑا ہونے کے باعث اس نے بائیں ہاتھ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا جس پہ صالح نے خالی نظروں سے ان ہاتھوں کو دیکھا۔ مگر ہاتھ پھر بھی نہیں بڑھایا۔

آنٹی یہ اتنا چپ کیوں ہے؟ دیکھیں کیک بھی نہیں کھا رہا۔اور میرا فرینڈ بھی نہیں" "بن رہا۔

www.novelsclubb.com

نو سالہ کیوٹ سی آیت نے اس کی جانب فکر مندی سے دیکھتے استفسار کیا جس پہ فرخندہ نے اس بچی کو غور سے دیکھا۔ وہ گھنگریالے بالوں والی بچی بہت کیوٹ تھی۔ انہوں نے اس کے گال پہ پیار کیا۔

"بیٹا وہ تھوڑا اپ سیٹ ہے۔"

انہوں نے اس کو دھیمی آواز میں بتایا۔

"وہ کیوں؟"

اس نے پر تجسس انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اس کی ممی کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔"

یہ کہنے والا کمیل تھا۔آیت کے ہاتھ سے کیک کا ٹکڑا گر گیا اور صالح تو جیسے پتھر کا ہو گیا تھا۔

اس کو اس پرپل رنگ والی بے بی فراک پہنے ہوئی لڑکی اور پرپل رنگ کی کا مدار ڈریس پہنے ہوئی لڑکی میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا۔وہ اب سمجھا تھا کہ وہ عنایہ کو وہ کی چین کیوں دے گیا تھا۔سالوں پہلے ملنے والی اس لڑکی کی شبیہ اسے عنایہ میں محسوس ہوئی تھی۔

وہ عنایہ کا دوست کیوں بن گیا تھا کیونکہ سالوں پہلے اس کی جانب بڑھایا گیا دوستی کا ہاتھ وہ رد کر گیا تھا۔

آیت تو گویا سن ہو چکی تھی۔تو کیا صالح منصور؟

اسے اس صالح میں اور اب والے صالح میں بھی کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔وہ اس وقت بھی سنجیدہ تھا وہ اب بھی سنجیدہ رہتا تھا۔وہ اس وقت بھی اس کے چہرے پہ مسکان لانے کی کوشش کر رہی تھی وہ آج بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ مسکرایا کرے۔وہ اس وقت بھی پورا فنکشن اس کی جانب دیکھتی رہی تھی وہ اب بھی یہی کیا کرتی تھی۔

تو کیا اس کی ماں کی وفات ہی اس کے سنجیدہ رویے کی وجہ ہے؟

کیا وہ اپنی ماں سے زیادہ ہی اٹیچ تھا؟

آخر کیا تھا ایسا جو وہ اتنے سالوں بعد بھی نہیں بدلا تھا۔اس وقت تو وہ یقیناً صدمے میں ہو گا مگر اب کیا اتنے سالوں بعد بھی وہ اس حادثے کے اثرات سے نکل نہیں سکا تھا۔

پہلی بار یوں ہوا تھا کہ وہ یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھتے جا رہے تھے۔یوں جیسے کھوجنا چاہتے ہوں کہ کیا کچھ بدلا تھا یا آج بھی سب ویسا ہی تھا؟

زندگی نے یہ آگہی دے کر اچھا نہیں کیا تھا۔وہ اس سب کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا۔

یہ حقیقت اسے ایک نیا عزم دے رہی تھی۔وہ اب اس کی زندگی کو یوں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔وہ اس کی زندگی میں خوشیوں کی متمنی تھی۔اسے اس راز کو معلوم کرنا تھا جس نے صالح منصور کو خوشیوں سے دور کیا تھا۔اسے صالح منصور کے چہرے

پہ مسکراہٹ دیکھنی تھی۔ایسی مسکراہٹ جو مصنوعی نہ ہو۔۔جس کا عکس اس کی آنکھوں میں بھی جھلکے۔جو اس کے دل کی آواز پہ چہرے پہ اجالا کرے۔

آج ادراک ہوا تھا کہ آیت مصطفیٰ تو بچپن سے ہی اس شخص سے انسیت محسوس کرتی تھی۔سالوں پہلے وہ اسے عجیب لگا تھا اور سالوں بعد وہ اسے اتنا پیارا لگا تھا کہ آیت کو اس سے محبت ہو گئی۔

"آیت مصطفیٰ محبت کرتی ہو تم صالح منصور سے"

اس کے دل نے پورے دھڑلے سے اعلان کیا تھا جس پہ اس نے پوری جان سے لبیک کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جو سٹیج سے اتر کر اپنے دوستوں کے پاس گیا تھا واپس سٹیج کی طرح بڑھتے ہوئے اس کے قدم تھمے۔وہ دونوں ایک دوسرے کو اتنی محویت سے دیکھ رہے تھے کہ معاذ کو شک گزرا کہ یہ اس کی نظر کا دھوکا ہے۔آیت کسی کو اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی تھی۔کیا وہ اس کو جانتی ہے؟لیکن آیت،صالح کو کیسی جانتی ہے؟

وہ انہی سوالوں کی گردش میں تھا کہ نوشین آپا جو کہ لیٹ ہو چکی تھیں وہ تیز قدموں سے سٹیج کی طرح بڑھنے لگیں۔لیکن اس منظر نے تو گویا ان کو بھی ساکت وصامت کیا تھا۔بیک وقت یہ منظر ان دونوں نگاہوں نے دیکھا تھا۔ایک کی نظر میں الجھن در آئی تھی تو ایک کی نظر خوشگوار حیرت کا شکار ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیا کی کسی بات پہ دونوں نے ایک دوسرے سے نظریں ہٹائیں۔صالح فورا سٹیج سے نیچے اترا جبکہ آیت اب جیا کی جانب متوجہ تھی۔نوشین نے جا کر پہلے جیا کو پیار دیا اور مبارکباد دینے کے بعد وہ آیت کی طرف متوجہ ہوئیں جو ان کو یہاں دیکھ کر

حیران ہوئی مگر پھر یاد آیا کہ اگر صالح ان کا رشتہ دار ہے تو نوشین آپا تو صالح ہی کی بہن ہے۔

"آیت آپ یہاں؟ واٹ آ سرپرائز"

وہ بہت خوش ہوئی تھی اس کو یہاں اور صالح کے ساتھ دیکھ کر۔

"اگر یہی سوال میں آپ سے کروں؟"

اس نے مسکراتے ہوئے سوال پہ سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

آیت آپی یہ میری خالہ کی بیٹی ہیں۔ وہ جو ابھی یہاں کھڑے تھے صالح بھائی۔ یہ ان کی بہن ہیں۔" وہ ایسے ان کا انٹروڈکشن کروا یا رہی تھی گویا دونوں ایک دوسرے کے بارے میں لاعلم ہوں۔

"ہم مل چکے ہیں جیا۔ آپا میں معاذ کے ماموں کی بیٹی ہوں۔"

پہلے جیا کو آگاہی دی پھر نوشین کو اپنے یہاں ہونے کا رشتہ بتایا۔

"یہ تو بہت ہی اچھا ہو گیا۔ تم تو رشتہ دار نکل آئی۔"

نوشین کی بات پہ وہ تینوں مسکرائیں اور پھر باتوں میں مصروف ہو گئیں۔ وقفے وقفے سے کوئی نہ کوئی سٹیج پہ آکر وجیہہ کو مبارکباد دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دور کھڑا معاذ ابھی تک سوچوں میں الجھا تھا۔ صدیقی صاحب کے مخاطب کرنے پہ وہ ان سے بات کرنے لگا۔

ابھی وہ بات کر کے فارغ ہی ہوا تھا کہ اسے آیت کی آواز آئی۔

معاذ بھائی آپ تو بہت لکی ہیں۔اتنی پیاری لائف پارٹنر ملے گی آپ کو۔"وہ سٹیج" سے اترتی معاذ کے پاس کھڑی جیا کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ویسے کزن مجھے ایک بات بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ تم ایک ہفتے سے لگاتار" جیا کی تعریفیں کر کر کے تھکی نہیں ہو کیا۔اس سے بھی پوچھ لو کہ وہ بھی لکی ہے یا "نہیں۔

اس نے بھی جیا کی جانب دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جیلس ہو رہے ہیں وہ بھی اتنی معصوم سی لڑکی سے۔"

وہ صدمے سے اور پھر شرارت سے بولی۔

"ہاں تو میری کزن ہو کر تم اس کی تعریفیں کرو گی تو جیلس ہونا تو بنتا ہے نا۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولا جس پہ آیت قہقہہ لگا کر ہنسی۔دور موجود کسی شخص نے اس منظر کو دیکھتے ہی نگاہوں کا رخ تبدیل کیا تھا۔

"افف اللہ۔۔آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔چلیں سٹیج پہ اور گفٹ لیا ہے نا۔"

ارے بھئی کونسا گفٹ۔کوئی گفٹ نہیں لیا میں نے۔ایویں گفٹ گفٹ کر رہی ہو۔"

یہ اتنا بڑا انسان اسے مل رہا ہے یہ گفٹ ہی ہے۔"خود کی جانب اشارہ کر کے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بڑی کوئی خوش فہمی لاحق ہے آپ کو"

نفی میں سر ہلاتے بولی۔

نہیں، یہ خود شناسی ہے۔" جیا کے الفاظ بولتے ہوئے اسے پہلے تو حیرت ہوئی پھر" اس نے سر جھٹکا۔ یہ لڑکی پتا نہیں کیوں مگر اس کے حواسوں پہ چھا رہی تھی۔

اچھا میں عنایہ کے پاس چلتی ہوں۔ مجھے مس کر رہی ہو گی۔" وہ یہ کہتے ہی ٹیبل" کے پاس گئی جہاں اس کی فیملی بیٹھی تھی مگر وہاں عنایہ کے ساتھ اس کو دیکھ کر اس کے سانس کی رفتار مدھم سی ہوئی۔ ریان اپنی عمر کے بچوں کے ساتھ حال میں موجود ایک دوسرے ٹیبل پہ موجود تھا۔ مصطفیٰ صاحب حال کے وسط میں کھڑے کسی مرد سے باہمی گفت و شنید میں مصروف عمل تھے۔ اس نے نگاہیں دوڑائیں تو اپنی ماما کو پھوپھو کے ساتھ ان کے ٹیبل پہ بیٹھے باتیں کرتے پایا۔ اسے اس وقت اپنے ٹیبل پہ جانا مناسب نہیں لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہٹتی اور منظر سے غائب ہوتی، عنایہ اس کو آواز دے چکی تھی۔

افففف۔۔۔ عنایہ کیا ابھی دیکھنا تھا۔" وہ منہ میں بڑبڑائی۔"

"آپا۔۔آپا ادھر آئیں۔دیکھیں بگ برو بھی ہے یہاں۔"

سفید رنگ کی شرٹ کے ساتھ پرپل رنگ کی سکرٹ پہنے ہوئے جو غالبا تھیم کا حصہ تھی، گھنگریالے بالوں کو پونی میں باندھے وہ کیوٹ سی عنایہ اب اپنی آپا کو اور اپنے بگ برو کو مشکل میں ڈال رہی تھی۔صالح جو مسکرا کر اس سے باتوں میں محو تھا اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔آیت نے اس کو دور سے ہی سر دائیں بائیں ہلا کر منع کرنا چاہا۔مگر وہ اس کے دل کی کیفیت سے یکسر بے خبر دوبارہ اس کو بلا رہی تھی۔ چار و ناچار وہ بھاری بھاری قدم اٹھاتے اس کے قریب آئی۔صالح ہنوز سر جھکائے زمین پہ ہی کسی چیز کو گھور رہا تھا۔آیت نے ایک چور نظر اس کی جانب ڈالی۔

یہ میری آپا ہیں بگ برو۔انہوں نے ہی مجھے آپ سے فرینڈ شپ کرنے کی" "اجازت دی تھی۔میری آپا بہت پیاری ہیں۔آپ کو پتا ہے ان کے فون میں۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتی کہ آیت نے جھٹ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔اس عمل میں اس کی چوڑیوں کی آواز نے مدھر سے گیت کی طرح اس کو اپنی جانب متوجہ کیا مگر اس نے اپنی نظریں زمین سے ادھر ادھر نہیں کیں گویا نظر اٹھائے گا تو الجھ جائے گا۔وہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ اس نے عنایہ کو کیا کہنے سے روکا تھا۔

"عنایہ بے بی آپ کو ماما بلا رہی ہیں۔جلدی سے ان کی بات سن کر آئیں۔"

خود پہ قابو پاتی وہ پوری نفاست سے جھوٹ بول گئی۔دل ہی دل میں سوچا کہ ابھی جو راز اس کی پیاری بہن فاش کرنے والی تھی وہ اسے اس کی نظر میں کتنا ہلکا کر دیتا۔

"پر آپا۔۔"

اسے ابھی اپنے بگ برو کا انٹروڈکشن بھی کروانا تھا۔

"عنایہ تو آپا کی بات نہیں ٹالتی۔"

اس نے دوبارہ پیار سے پچکارتے ہوئے کہا جس پہ وہ منہ پھلائے صالح کو بائے بائے کہتی کرسی سے اٹھ کر حال میں اپنی ماما والا ٹیبل دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھی۔اب وہ وہاں اکیلی کھڑی تھی اور وہ اس سے محض تین سے چار قدموں کے فاصلے پہ سر جھکائے کرسی پہ بیٹھا تھا۔اس آکورڈ سچویشن سے بچنے کے لیے اس نے کوٹ کی جیب سے اپنا فون نکالا اور اس پہ مصروف ہو گیا۔اس لڑکی کے اتنا پاس کھڑے ہونے کے باعث وہ اس ٹیبل سے اٹھ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس صورت تصادم ہونے کے آثار واضح تھے۔اور وہ ایسا کوئی تصادم افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔آیت واپس جانے لگی تو ریان اس کے پاس بھاگتا ہوا آیا۔

"آیت آپی ماما کہہ رہی ہیں کہ دلہن کو گفٹ دے دو۔"

یہ کہتے ہی وہ تو فرار ہوا مگر اسے مشکل میں پھنسا گیا۔پہلے تو وہ اس کے جیا کو دلہن کہنے پہ مسکرائی مگر اب اسے ٹیبل کے عین وسط میں موجود اپنے ہینڈ بیگ سے گفٹ نکالنے پہ پریشانی ہوئی۔گفٹ نکالنے کے لیے اس نے ٹیبل پہ موجود اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور جب باہر نکالا تو گفٹ کے ساتھ ہی وہ چھوٹا سا لکڑی کا گھر باہر نکلا مگر شومئ قسمت کہ وہ گھر صالح کے ہی قدموں میں جا کر زمین بوس ہوا۔

اس کو بھی ابھی نکلنا تھا"اس کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر دیوار میں دے مارے مگر اب" کیا کیا جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

صالح کی نظروں نے جب اس گھر کو نیچے گرا دیکھا تو فون کو ٹیبل پہ رکھتے میکانکی کے عالم میں جھکتے اسے اٹھایا۔اس گھر کو ہاتھوں میں لیا تو جانا کہ کسی نے اس ٹوٹے گھر کو

پورے دل سے جوڑنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔وہ پہلے جیسا تو نہیں رہا تھا مگر وہ گھر دوبارہ جڑ چکا تھا۔اس کا دل بے اختیار ہو رہا تھا۔وہ کیوں کر رہی تھی یہ سب؟

اسے کیوں اس گھر کو جوڑنا پڑا؟

کیوں اس نے اس کے ٹوٹنے کے بعد کسی ڈسٹ بن میں ڈالنے کی بجائے آج بھی اسے سنبھالا ہوا تھا؟

وہ اس گھر کو بغور دیکھتا الجھا ہوا تھا اور آیت اپنے لب کاٹتی پریشان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا گھر"

ہمت کرتے ہوئے وہ اس سے مخاطب ہوئی جو اس وقت ظاہری طور پر اس کے سامنے موجود تھا مگر دراصل وہ اپنے اندر کی کیفیات میں الجھتا ہی جا رہا تھا۔

"صالح میرا گھر"

اس نے اسے پھر سے اس کے نام سے پکار کر غلطی کی۔وہ جو خود پہ بند باندھ رہا تھا پھر سے اس کی جانب دیکھ بیٹھا۔وہ کتنے استحقاق سے اس کے گھر کو اپنا گھر کہہ رہی تھی۔

"یہ تو ٹوٹ گیا تھا۔"

صالح منصور پہلی بار خود اس سے مخاطب ہو رہا تھا اس کی تو آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئیں۔

www.novelsclubb.com

ہر شے جڑ جاتی ہے۔بس جوڑنے والے کو جوڑنے کی لگن اور ٹوٹنے والے کو اس"

"جوڑنے والے پہ بھروسہ چاہیئے ہوتا ہے۔

اس کی باتیں صالح منصور کو خوشگوار احساس میں مبتلا کر رہی تھیں مگر وہ اپنے ماضی کو کیسے بھولتا۔ وہ اسے کیسے بتاتا کہ اگر توڑنے والا، جوڑنے والے کو جوڑنے کا موقع ہی نہ دے تو کیا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ ماضی کے منظر ذہن کے پردوں میں گڈمڈ ہوتے اسے وحشت میں مبتلا کرنے لگے۔ یک دم سانس لینے میں مشکل ہوئی۔ سر درد نے اچانک زور پکڑا۔ کسی کا چیخنا، کسی کا باغیانہ رویہ آنکھوں کے پار گھومنے لگا۔ کسی کا صبر اسے تکلیف دہ لگا۔ وہ جھٹکے سے اٹھا۔ گھر اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور دوبارہ زمیں بوس ہوا۔ وہ تیزی سے وہاں سے پلٹا اور حال سے باہر نکل آیا۔ اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی۔ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔ کھلی فضا میں سانس لیتے کتنے ہی منظر اس کی نگاہوں میں گھوم رہے تھے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

کسی فرحت کے موقع پر

جہاں ہجوم برپا ہو

کسی تقریب کے دوران

اچانک لب ٹھہر جائیں

زباں خاموش ہو جائے

وہاں سے پھر دبے پاؤں

اچانک لوٹ آنا ہو

کھلی آنکھوں سے بستر پر محض لیٹے ہی رہنا ہو

www.novelsclubb.com

دل نادان ایسے ہو کہ جیسے درد جاگا ہو

جو سینے سے اٹھے اور دل کے اندر تک چلا جائے

مسرت، قہقہے اور آرزوئیں یوں مچلتی ہوں

کسی دھویں کی مانند آسمانوں میں بکھرتی ہوں

اسی ساعت میں دانستہ مسلسل رونے لگ جاو

تمہیں معلوم ہی ہو گا

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

(ہر من ہیسے)

وہ کیوں نہیں بھول جاتا تھا یہ سب؟

کیا وہ پوری عمر اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

اسے ہی کیوں یہ آگہی ملی تھی؟

کیا وہ کبھی نارمل نہیں ہو پائے گا؟

ڈھیروں سوال تھے مگر اس کا جواب۔۔۔وہ تو شاید تھا ہی نہیں۔

اس نے کرب سے آنکھیں میچیں۔بہت سارے منظر اس کو اپنے گھیرے میں لینے لگے۔کچھ حسین اور کچھ خوفناک۔

"صالح میری بات نہیں مانو گے۔"

وہ اس سے ناراض ہو رہی تھی۔

"بہت ذہین ہو بھئی"

www.novelsclubb.com

ایک دوسرا جملہ۔۔۔

"نہیں رہنا مجھے یہاں"

اس کا شدید غصے میں یہ الفاظ کہنا۔

"گھٹن ہوتی ہے مجھے یہاں"

اس کا دل لرزا۔

وہ اس سب سے باہر نکلنا چاہتا تھا مگر وہ اس سب میں دھنستا ہی جاتا تھا۔

وہ اسی اضطرابی کیفیت میں موجود لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اور حال کے دروازے پہ موجود آیت جو اس کا فون دینے کی نیت سے آئی تھی اس کی کیفیت سمجھنے سے قاصر اس کو دیکھ کر کرب کا شکار ہو رہی تھی۔ کیا یہ سب اس گھر کی وجہ سے ہوا؟

کیا اسے یہ گھر نہیں جوڑنا چاہیئے تھا؟

اگر جوڑ بھی لیا تھا تو کم از کم اسے نہیں پتا چلنا چاہیئے تھا۔

وہ مختلف سوچوں میں غلطاں تھی۔اسے اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا۔وہ اس فنکشن میں بالکل ٹھیک تھا، مسکرا بھی رہا تھا۔بات بھی کر رہا تھا مگر اب۔۔۔وہ سب سے کٹ کر یہاں کھڑا تھا۔سنسان اور قدرے تاریک حصے میں کھڑا وہ یک دم ہی گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے جھکا اور آیت کے قدم بے ساختہ اٹھے۔وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی اس تک آئی۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔دھیان کسی اور ہی جانب تھا اسی لیے وہ اس کی یہاں موجودگی نہیں بھانپ پایا۔

"آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے منہ سے بمشکل یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔صالح نے پٹ سے آنکھیں وا کیں اور گھٹنوں سے ہاتھ ہٹاتا سیدھا ہوا۔ایک دم ہی فریش سا صالح الجھا بکھرا سا لگنے لگا۔ایک لمحے کو آیت نے ان سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔وہ ایک لمحہ اس پہ بہت بھاری گزرا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، صرف آنکھیں ہی نہیں اس کا چہرہ

www.novelsclubb.com

بھی سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں نمی کا تاثر نمایاں تھا۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا وہ گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح وہ انکشاف سن کر ماضی میں وہ خود کو زندہ محسوس کرنے کے لیے بھرا کرتا تھا۔ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹنے کے قریب ہوا۔ آیت کو شدید ندامت نے گھیرا۔ نہ جانے اس کو کونسی بات تکلیف دے گئی تھی۔

"آپ پلیز اس بنچ میں بیٹھیں۔"

اس کے خیریت پوچھنے پہ بھی جب وہ کچھ نہ بولا تو اس نے التجائی لہجے میں اسے بنچ پہ بیٹھنے کو کہا۔ وہ خالی خالی نگاہوں سے اس کو دیکھ کر بنچ کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ وہاں سے گزر کر جاتے ایک ویٹر کو روک کر اس نے پانی لانے کو کہا اور خود اپنے بیگ کے اندر سے پین کلر نکالا۔ ویٹر نے اس کو پانی کا گلاس تھمایا تو اس نے اسے

شکریہ کہہ کر جانے کے لیے کہا۔وہ بنچ پہ سر ہاتھوں میں دیے بیٹھا تھا جب آیت نے اس کے آگے گلاس بڑھاتے ہوئے اس کو مخاطب کیا۔

"صالح پانی"

اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر پانی کا گلاس تھاما اور فورا پی گیا جیسے شدید پیاس میں ہو۔آیت صدمے سے اس کو دیکھتی رہ گئی۔ہاتھ میں موجود پین کلر ہاتھ میں ہی رہ گیا۔اس نے اب ارد گرد نگاہ دوڑائی تو گارڈ کو دیکھا اور اسے پانی لانے کو کہا۔وہ پانی لے کر آیا تو آیت نے پہلے پین کلر اس کے آگے کیا جس پہ اس نے سمجھتے ہوئے ہاتھ کی مٹھی کھول کر اس کے سامنے کی۔اس نے ٹیبلٹ اس کے ہاتھ پہ رکھی اور اسے پانی کا گلاس تھمایا۔اب کی بار اس نے پہلے پین کلر کو منہ میں رکھا پھر پانی کا گھونٹ بھرتے اس کو حلق سے نیچے اتارا۔دوا معدے میں جا کر اپنا اثر دکھانے لگی۔وہ تھوڑا ریلیکس ہوا۔

وہ کچھ کہتا اس سے قبل ہی صالح کا فون بج اٹھا۔اس نے ہاتھ میں پکڑا اس کا فون آگے کیا تو جواد بھائی کالنگ لکھا نظر آیا۔غالبا وہ اس کی حال میں عدم موجودگی کے باعث اس سے خیریت پوچھنے کے لیے کال کر رہے تھے۔صالح نے فون ریسیو کرنے کی بجائے خود اندر جانا مناسب سمجھا۔وہ بنچ سے اٹھنے لگا تو آیت فورا چار قدم دور ہوئی۔اس کا کوٹ شکن زدہ ہو رہا تھا۔ٹائی کی ناٹ ڈھیلی، چھوٹے بال جو قدرے بڑے ہو چکے تھے وہ ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔چہرے کے آثار کرب زدہ تھے۔آیت نے فون اس کی جانب بڑھایا جس کو اس نے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ تھوڑی دیر یہیں بیٹھ جائیں۔طبیعت ٹھیک ہو گی تو اندر آ جایئے گا۔"

اس نے اس کو اندر جانے کی نیت سے اٹھتا دیکھ فورا مشورے سے نوازا۔

"سوری۔۔۔ تھینکس"

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کہنا چاہیئے۔ شاید اسے کہنا چاہیئے تھا کہ اسے اس گھر کو جوڑنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے تھی۔

"بہت شکریہ"

اس کا شکر ادا کرتے وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ آیت ہونق بنی اس کو دیکھتی رہی۔ مروت دکھانے کی بجائے اگر وہ دو منٹ یہاں بیٹھ جاتا تو اسے واقعتاً خوشی ہوتی۔

www.novelsclubb.com

حال کے اندر جاتے صالح نے اپنا حلیہ درست کرتے لب بھینچتے ہوئے اپنی کنپٹی کو ہاتھوں سے دبایا۔ وہ کیسے کسی کے سامنے خود کو کمزور ظاہر کر سکتا تھا؟

اسے اپنے خول سے باہر نہیں نکلنا تھا۔وہ لڑکی کیوں ایسی تھی کہ وہ اس کے سامنے خود پہ اختیار کھو رہا تھا؟

اسے اپنا آپ بے بس محسوس ہو رہا تھا۔

وہ خود پہ قابو پاتے،ماضی کی یادوں اور مناظر کو جھٹکتا واپس منگنی کی تقریب میں مصروف ہو چکا تھا لیکن چہرے پہ ہنوز سنجیدگی برقرار تھی۔کھانے کا دور شروع ہوا تو چند نوالے زہر مار کر کھائے۔نوشین آپا اس کے چہرے کے اتار چڑھاو کو بغور دیکھ رہی تھیں۔ان کا صالح اس وقت تکلیف میں تھا وہ جانتی تھیں۔ان کا دل بھی ایک دم ہی اچاٹ ہو چکا تھا۔وہ خوش دکھنے کی کوشش میں تھا لیکن وہ جانتی تھیں کہ وہ اس وقت خوش نہیں ہے۔وہ اس ماضی سے نہیں نکل پاتا تھا۔

ابھی تھوڑی دیر قبل آیت کے ساتھ موجود اس کو دیکھ کر انہیں اپنے بھائی میں اچانک ہی خوشگوار تبدیلی محسوس ہوئی تھی۔وہ پہلی بار کسی کے سامنے کھل رہا تھا۔مگر ایسا کیا ہوا تھا جو وہ اپنی تکلیف ظاہر کر گیا؟

یہ سوال انہیں مضطرب کیے ہوئے تھے۔

شائستہ کے مخاطب کرنے پہ وہ ان کی جانب متوجہ ہو گئیں۔

جیا کی دوستیں اس سے اور معاذ سے مذاق کر رہی تھیں جو ایک صوفہ پہ قدرے فاصلے پہ بیٹھے تھے۔ان کے بیچ دو سے تین فٹ کا فاصلہ ہنوز برقرار تھا۔

"آپ کو پتا ہے جیا بہت اچھی سکیچنگ کرتی ہے۔"

وہ غالبا اپنی دوست کے ٹیلنٹ سے آگاہی دینا چاہ رہی تھی۔

"واو یہ تو بہت کمال ہو گیا۔"

اس نے تعریفی انداز اپنایا۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس سکیچنگ بک میں بہت سارے سکیچز بنے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے"
"کہ آپ کا بھی ہو۔

وہ شرارتی انداز میں بولی تو آخر میں جیا نے اپنی ہیل اس کے پاؤں پہ دے ماری جا پہ وہ کراہ اٹھی۔ معاذ کی آنکھوں نے اس حرکت کو بغور دیکھا تھا۔ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا بسیرا کیا مگر وہ بہت صفائی سے اس کو چھپا گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا سچ میں ایسا ہی ہے جیا؟"

اب وہ حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ جیا کی گھوری پہ سہیلیاں فوری یہاں سے رفو چکر ہوئیں۔

"بات مت کریں مجھ سے۔"

آنکھوں میں وارننگ لیے ڈونٹ ٹاک کا سائن بورڈ دکھایا اور رخ واپس سامنے کی طرف موڑ گئی جہاں اب چھوٹے بچے اس کپل کی تصویریں اپنے فون میں اتار رہے تھے۔

"کیوں؟"

نہایت معصومیت سے سوال پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس دن جیا نے کہا تھا کہ اب وہ اس سے بات نہیں کرے گی اور حقیقی طور پر بھی اس نے ابھی تک اسے نہ مخاطب کیا تھا نہ ہی اس کی کسی بات کا جواب دیا تھا۔

"آپ کو نہیں معلوم؟"

وہ ناراض لہجے میں بولتی ہوئی معاذ کو اپنے دل کے بہت قریب لگی۔

"تم بتا دو نا"

وہ چاہتا تھا کہ وہ یوں ہی اسے ناراضی دکھائے کیونکہ اس لمحے وہ اسے بہت ہی معصوم سی لگی۔

"آپ نے چھپ کر میری باتیں سنی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

کافی زور دے کر بولا جیسے اس سے گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہو۔

"وہ کب؟"

کمال حیرت سے گویا ہوا۔

"یہ بھی میں ہی بتاوں۔"

خود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پلیز بتادو۔"

وہ مسکراہٹ دبائے ہوئے بولا جو کہ جیا جان چکی تھی۔وہ خاموشی سے رخ پھیر گئی۔مزید مہمان ان کے پاس آکر مبارکباد دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سب کا پتا ہے کون کس یونیورسٹی میں جاتا ہے اور کیا پڑھتا ہے بس میرا نہیں پتا۔"

غصے بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے اس کی آنکھیں بھی آبدیدہ ہو رہی تھیں۔وہ جو سب سے ان کی تعلیم کا حال احوال پوچھ رہا تھا اس کی بات اس کے کانوں نے بھی سنی تھی اور ایک خوشگوار اور شرارتی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا۔

"کیا کہہ رہی تھی آپ فیانسی؟"

مہمانوں کے سٹیج سے اترنے کے بعد اس نے اسے نئے رشتے سے مخاطب کیا جس پہ جیا یک دم ہی بوکھلائی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں"

اس نے اس کے چہرے پہ موجود شرارت بھانپتے ہی چہرہ پھیرا۔

"معاذ بھائی آپ کی دلہن کتنی پیاری ہے۔"

عنایہ اشتیاق سے دلہن کو دیکھنے آئی تھی اور اب اس کی تعریف کر رہی تھی بالکل اپنی آپا کی طرح۔ جیا کو وہ بچی بہت ہی کیوٹ لگی۔ اس نے عنایہ کے ہاتھ تھام کر ان کو لبوں سے لگایا تو وہ جھینپ گئی۔

"آپ آیت کی سسٹر ہو نا۔"

وہ غالبا اس کے نین نقوش، چہرے کے خدوخال، گھنگریالے بال اور چہرے پہ پڑتا ڈمپل دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ آپا کو جانتے ہو؟"

اس نے تصدیق کرتے ہوئے استفسار کیا۔

"ارے ہاں وہ تو میری دوست ہیں۔"

اس نے جیا کو یہ کہتے سنا تو حیران ہوا۔

"اتنی جلدی دوست بھی بن گئی۔خدا جانے ان لڑکیوں کی اتنی جلدی دوستی کیسے ہو جاتی ہے۔"

وہ جھرجھری لیتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کوئی مسئلہ ہے؟"

وہ اس کے پاس ہی بیٹھا تھا اس کی آواز وہ اچھے سے سن چکی تھی۔

عنایہ آپ کو پتا ہے دلہن سوشیالوجی کی سٹوڈنٹ ہیں۔اور شہر کی سب سے مہنگی" پرائیویٹ یونیورسٹی جاتی ہیں۔ان کی پینٹنگز زیادہ تر قدرتی مناظر کی ہوتی ہیں۔یہ سکیچنگ میں بھی کافی مہارت رکھتی ہیں۔ان کو اپنی گاڑی سے بہت زیادہ محبت ہے۔یہ گاڑی ٹھوک کر خود کو بے قصور کہتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ بہت معصوم "ہیں۔

وہ انکشافات پر انکشافات کرتے ہوئے جیا کو ورطہ حیرت میں ڈالتا جا رہا تھا جو منہ کھولے اس کو سن رہی تھی مگر آخری بات پہ دانت کچکچائے۔بیچاری عنایہ اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش میں کنفیوز ہو کر رہ گئی تھی۔پھر ریان کے ہاتھ پکڑنے پہ اس کے ساتھ حال میں موجود دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے نہیں ہٹ کیا تھا اس گاڑی کو۔"

خاصا زور دے کر بولی۔

"آخری بات لے کر بیٹھ گئی ہو جو پہلے کہیں ان پہ بھی نظر ثانی کر لو۔"

"مجھے نہیں کرنی نظر ثانی۔"

وہ اپنا پلو ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

"کیا میرا سکیچ بنایا کبھی؟"

www.novelsclubb.com

اسے جیا کو چڑا کر مزہ آ رہا تھا۔ وہ پہلی بار اس سے بے تکلف ہو رہا تھا۔ بظاہر باتوں میں مشغول صدیقی صاحب اپنے بیٹے کے چہرے پہ سکون دیکھ رہے تھے۔ ان کے دل کو ڈھیروں تسلی ملی۔ ان کا فیصلہ بہترین ثابت ہو گا انہیں یقین تھا۔

"کیوں بناوں گی میں آپ کا اسکیچ؟"

وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی۔

"ہاں کہہ تو ٹھیک رہی ہو آخر کیوں بناو گی میرا اسکیچ۔"

وہ دکھی لہجے میں بولا تو جیا کو دکھ ہوا۔وہ اب دوبارہ مہمانوں کی جانب متوجہ تھا۔

"آپ کو کیسے پتا میرے بارے میں اتنا سب کچھ ؟"

www.novelsclubb.com

وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر بولی۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس کے بارے میں اتنا جانتا ہو گا۔اس نے تو ہمیشہ اس سے لاتعلقی ہی برتی تھی۔ کبھی اس کے ساتھ فرینک نہیں ہوا تھا۔ کبھی براہ راست اس سے باتیں نہیں کرتا تھا۔

شاید تم بھول رہی ہو کہ فیانسی سے پہلے تم میری کزن بھی ہو۔"فیانسی پہ خاصا" زور دیتے ہوئے بولا۔

مگر آپ نے تو کبھی مجھ سے ڈھنگ سے بات بھی نہیں کی۔"وہ پر شکوہ نہیں تھی" مگر معاذ کو اپنے رویے پہ افسوس ہوا۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ اپنے بارے میں چاہے نہ بھی بتائیں تو" آپ کی تائی آپ کے بارے میں سب کچھ گھر بتا دیتی ہیں۔انفیکٹ تعریفوں کے "انبار لگا دیتی ہیں۔

"تائی امی سچ میں بہت سویٹ ہیں۔"

تائی کے ذکر پہ اس کی آنکھوں میں جگنوؤں کی مانند روشنی چمکی۔

"اور تائی کا بیٹا؟"

سوال بے ساختہ تھا مگر اب منہ سے نکل چکا تھا۔

"آپ انتہائی سڑیل انسان ہیں۔"

وہ بھی دوبدو بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں اور سڑیل؟"

اسے غالباً اس خطاب کی توقع تو نہیں تھی۔

میرے لیے تو سڑیل ہی رہتے تھے باقیوں کے لیے ہونگے سویٹ۔بلکہ ہونگے کیا"

"باقی سب کے لیے تو آپ سچ میں سویٹ ہی ہیں۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"تمہارے لیے تو پھر کچھ منفرد ہی ہونا چاہیئے تھا نا۔"

کیسا جملہ تھا کہ جیا اس کے وجیہ چہرے کی جانب دیکھنے لگی۔اسے معاذ سے اپنے موجودہ رشتے کا احساس ہوا تو دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔وہ دوبارہ رخ پھیر گئی۔

www.novelsclubb.com

جیا کے پہلو میں بیٹھا معاذ اس بات کو سرے سے ہی بھول چکا تھا کہ اس لڑکی سے اس کا رشتہ زبردستی اس کے سر مسلط کیا گیا تھا۔یاد تھا تو بس اتنا کہ بہت جلد وہ اس کی محرم بننے والی تھی۔

دور کہیں آسمان پہ موجود ایک ستارے کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔

یہ رات گویا نئے جذبات واحساسات لے کر وارد ہوئی تھی۔ منگنی کی تقریب خیر و عافیت سے تکمیل کو پہنچی۔اپنے کمرے میں موجود جیا میک اپ سے صاف چہرے اور ہلکے گلابی رنگ کے کمفرٹیبل لباس میں ملبوس آج والے معاذ کو سوچ کر مسکرا رہی تھی۔ سلکی بالوں کی لٹ کو انگلی میں گھماتے ہوئے اس کی سوچیں معاذ کے گرد منڈلا رہی تھیں۔وہ آج بدلا بدلا سا تھا۔جیا نے کبھی اسے خود کے ساتھ یوں فرینک ہوتے نہیں دیکھا تھا۔وہ ہمیشہ اس سے دور ہی بھاگا تھا اور اب اس کی یہ بدلی ہوئی حالت جیا کو نئے جذبات سے سرشار کر رہی تھی۔وہ تو شروع سے ہی اس رشتے کو قبول کر چکی تھی مگر آج پہلی بار معاذ کی جانب سے پہل ہوئی تھی۔اپنے گول بیڈ پہ لیٹے چھت کو دیکھتے ہوئے وہ کھوئی ہوئی تھی۔

نیلے اور سفید رنگ کے کمرے میں معاذ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ سجائے جیا کو سوچ رہا تھا۔اس نے کبھی غور کیوں نہیں کیا تھا کہ وہ لڑکی سچ میں محبت کے قابل تھی۔اس کی باتیں،لہجہ،ناراضی، مسکراہٹ،روٹھنا، تجسس سے بات کرنا ان سب کو یاد کرتے وہ ڈھیروں مسکرایا۔ٹھیک کہتی تھی آیت وہ سچ میں بہت معصوم اور بے ضرر سی تھی۔اس نے ایک لمحے کے لیے بھی آیت اور اس سے جڑی اپنی پسندیدگی کو خود پہ حاوی نہیں ہونے دیا تھا۔وہ مان چکا تھا کہ وہ اس کی کزن تھی جو اس کو اپنا بھائی سمجھتی تھی اور اب اس نے بھی آیت کو اس نظر سے دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔یہ تبدیلی مشکل ضرور تھی مگر ناممکن نہیں۔بہت سارے رشتوں کا مان رکھنے کے لیے اس نے اپنی پسند کو ادھورا چھوڑا تھا اور اسے اس کا کوئی پچھتاوا نہیں ہو رہا تھا۔اس نے اپنے تئیں کوشش کی تھی مگر تقدیر نے اس کے لیے جیا کو ہی ساتھی چنا تھا۔اور اس نے قسمت کے اس فیصلے کو دل سے اپنا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عنایہ پہ کمفرٹر ڈال کر خود وہ کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ذہن گزشتہ یادوں کو ذہن کے پار عکس کی صورت دہرا رہا تھا۔وہ ان آنکھوں میں بسی تکلیف کو بھول نہیں پا رہی تھی۔ایک مضبوط مرد کا یوں بکھرا روپ اسے جھنجھوڑ گیا تھا۔اس کا لڑکیوں سے گریز وہ جانتی تھی مگر آج وہ اس سے گریز نہیں برت رہا تھا۔وہ جو کہہ رہی تھی وہ من و عن مانتا جا رہا تھا۔ٹیبل پہ موجود اپنے بیگ سے کی چین نکال کر اس نے اسے اپنی انگلی کی پوروں سے چھوا۔اس گھر کی طرح وہ بھی بہت حساس تھا۔دنیا کی نظر میں وہ لاکھ خود کو مضبوط ثابت کرتا مگر آیت مصطفیٰ یہ بات جان گئی تھی کہ وہ توانا مرد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس نے کسی بہت قریبی رشتے سے مار کھائی ہے۔

سرد آہ بھرتے اس گھر کو واپس اس کی جگہ پہ رکھتے وہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔نیند آنے تک اس کی سوچیں اسی ایک وجود کے گرد گردش کرنے والی تھیں۔

سب لاونج میں بیٹھے تقریب کے بارے میں باتیں کر رہے تھے مگر وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا آیا تھا۔ذہن جس انتشار کا شکار تھا وہ کسی پہ آشکار نہیں کر سکتا

تھا۔فریش ہو کر سادہ سے ٹراوزر،ٹی شرٹ میں ملبوس وہ رائٹنگ ٹیبل کے ساتھ موجود کرسی پہ جا کر براجمان ہوا۔ذہن کے پردوں پہ پرپل رنگ میں ملبوس لڑکی کا سراپا لہرایا۔اس کا اس کو یوں تکنا،اس کے سامنے نروس ہونا،اس کے گھر کو اپنا گھر کہنا،اس کا نام لینا۔۔۔۔آہ

"کیوں لیتی ہو میرا نام اس طرح۔بہت اپنی سی محسوس ہوتی ہو۔"

نہایت دھیمی آواز میں بولا گویا اندیشہ ہو کہ کہیں خود کو ہی یہ آواز سنائی نہ دے جائے۔

www.novelsclubb.com

"اسے کیسے معلوم ہوا کہ مجھے اس وقت پین کلر کی ضرورت ہے۔"

وہ خود سے ہی سوال پوچھ رہا تھا۔

کیااس کے لیے میرے سے جڑی چیز اتنی اہمیت کی حامل ہے کہ اس نے اپنا قیمتی" وقت نکال کر اس نشانی کو جوڑا۔"اس کا لب و لہجہ ،اس کا استحقاق بھرا انداز اسے مائل کر رہا تھا۔

آنکھیں موندے اس نے کرسی سے ٹیک لگالی۔اچانک اس روز والا منظر آنکھوں کے پار جھلملایا جب وہ اس کو بچانے کی خاطر خود کو خطرناک حالات (یعنی قریب قریب محبت) میں ڈال چکا تھا۔اچانک کچھ سمجھ آجانے پہ اس نے پٹ سے انکھیں وا کیں۔اس روز جب اس کے سر سے چادر سرکی تھی تو ان گھنگریالے بالوں میں اسے اپنا آپ الجھتا محسوس ہوا تھا اور آج اس کے سلکی بالوں میں اسے اپنا دل پھسلتا محسوس ہوا۔اس کی بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑنے پہ وہ بلا ساختہ "مسکرایا۔"آہ محترمہ

ساتھ ہی دل میں علی الاعلان کہا کہ وہ ہر طرح ہی خوبصورت اور اپنی سی لگتی تھی۔

چہرے پہ موجود کرب یک دم ہی ختم ہوا تھا۔ذہن پر سکون ہوا تو آنکھیں نیند کے بوجھ سے بھاری ہوئیں جس پہ وہ بیڈ پہ جا کر لیٹا اور چند لمحوں میں ہی سو گیا۔آج اسے کسی اینٹی ڈپریسنٹ کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔وہ لڑکی اس کے ڈپریشن کی اینٹی ڈوٹ کی طرح کام کر گئی تھی۔

وہ احسن کو کھانا کھلا کر فارغ ہوئی تھی اور اب اسے سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ عموما اس وقت وہ سو جاتا تھا مگر آج نہیں سو رہا تھا۔وہیں اس کا ذہن مختلف سوچوں میں بھٹکا ہوا تھا۔اپنے ماضی، حال اور مستقبل کا سوچ کر اسے وحشت سی ہو رہی تھی۔وہ اتنی بھی تو گنہگار نہیں تھی جتنی سب کی نظروں میں بن چکی تھی۔وہ بدکردار ہونے کا داغ اپنے دامن پہ لگوا چکی تھی۔اس سے بڑھ کر اذیت اس کے لیے اور کیا ہونی تھی۔وہ اب اس شخص کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی جس نے اس کی روح تک پہ زخم لگائے تھے۔وہ صرف ایک مہرہ تھی جس کو اس نے

پورے وثوق سے استعمال کیا تھا۔اب اسے یہاں دیکھ کر وہ حیران ہونے کے ساتھ پریشان بھی تھی۔وہ یہاں پاکستان میں کیا کر رہا تھا۔کہیں وہ احسن کے لیے؟

نہیں۔۔۔فوراً ہی سوچوں پہ بند باندھا۔اس نے اس بچے کو اس وقت بھی قبول نہیں کیا تھا جب وہ معصوم سا چھوٹا بچہ تھا تو اب وہ اسے کیوں قبول کرتا۔وہ ایک خوش باش زندگی گزار رہا ہے تو اسے احسن سے کوئی لینا دینا نہیں ہو سکتا۔اس نے خود کو تسلی دی۔

وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی جب اس نے دیکھا کہ احسن سو چکا تھا۔اس پہ کمفرٹر درست کرتی وہ سکول جانے کی تیاری پکڑنے لگی۔چند منٹوں بعد وہ اس سکول میں موجود اپنے کام نمٹا رہی تھی۔اس کے فون پہ بیل ہوئی تو ارحا کی کال دیکھ کر اس کا دل گھبرایا۔فوراً کال ریسیو کی۔

"میں ارحا بات کر رہی ہوں۔جلدی گھر آجائیں۔احسن سیڑھیوں سے گر گیا ہے۔"

یہ جملہ اس کی سماعت پہ بے حد بھاری گزرا۔آس پاس موجود ہر شے کا وجود دھندلا ہونے لگا۔سانس تو گویا تھم سی گئی۔انہی قدموں چلتی وہ گھر کو پہنچی۔باہر ہی ارحا کا شوہر اسے گاڑی میں بٹھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اس کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔اس کے سر پہ چوٹ لگی تھی۔اس کا سانس خشک ہونے لگا۔

زیادہ سیڑھیوں سے نہیں گرا۔آپ فکر نہیں کریں بس تھوڑی سی چوٹ ہے۔"

"ابھی ہسپتال لے کر چلتے ہیں۔

اس کی بات سمجھتے وہ احسن کو اپنی بانہوں میں تھامے اس کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ جا کر بیٹھی۔چند منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ ہسپتال موجود تھے۔

یہ وہی ہسپتال تھا جہاں اس روز صالح اس کو لے کر آیا تھا۔وہ اسی بنچ پہ جا کر بیٹھ گئی جہاں اس روز بیٹھی تھی۔دل میں دعا کرتے وہ اپنی اولاد کے لیے نہایت فکر مند تھی۔اسی لمحے ایک وجود پہ نگاہ اٹھتے ہی وہ گنگ ہوئی تھی۔کم از کم اس وقت اسے یہاں نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

وہ اپنے کمرے کے سٹڈی ٹیبل پہ کتاب کھولے کرسی پہ بیٹھا نہایت انہماک سے اسے پڑھ رہا تھا جب جنید کی کال پہ اس کا دھیان بھٹکا۔اس نے کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے کال پک کی۔

صالح یار جلدی پہنچ کلینک بلکہ کلینک نہیں ہسپتال میں ہی آجا۔ایمر جنسی ہے۔"

"میری گاڑی سے ایک آدمی کی ٹکر ہو گئی ہے اور اب مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

چھوٹتے ہی وہ شدید پریشانی کے عالم میں بولا۔اس کی انتہائی سنجیدہ اور پریشان کن بات پہ صالح فوراسے ہسپتال کے لیے نکلا۔ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کے ذہن میں مختلف صورت حال گردش کر رہی تھیں۔ہسپتال کی پارکنگ میں گاڑی پارک کر کے اس نے اسے فون کیا کیونکہ وہ خود بھی اسی ہسپتال میں جاب کرتا تھا تو صالح نے اس سے کمرہ پوچھنا مناسب سمجھا۔اس نے اسے اپنے کمرے میں آنے کے لیے

کہا جس پہ وہ بھاری قدم اٹھاتا اس کے کمرے کی جانب بڑھا۔اس کے چہرے پہ اضطراب کی بجائے دھیمی سی مسکان تھی۔

وہ دھاڑ دروازہ کھولتا اندر آیا جو کہ جنید کے لیے انتہائی غیر متوقع تھا۔اس کے فون پہ چلتی گیم میں خلل پیدا ہوا اور وہ راؤنڈ سے آؤٹ ہو گیا۔اس نے نہایت تاسف سے اسے دیکھا۔

"تم سے کم از کم مجھے یہ امید نہیں تھی۔"

اپنا فون ٹیبل پہ رکھتے وہ اس کے دھڑام دروازہ کھول کر اندر آنے پہ طنز کرتے ہوئے بولا جو اس کی بات کا اثر لیے بنا سکون سے اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ چکا تھا۔چہرے پہ مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔

"تمہیں بہانہ چینج کر لینا چاہیئے۔"

بایاں ہاتھ کرسی کے ہتھے پہ رکھے، دائیں ہاتھ کی مٹھی بنائے گال پہ دھرے اس نے مسکراہٹ دبانے کی بالکل بھی کوشش نہیں کی۔

"تم بہت تیز ہوتے جا رہے ہو۔"

جنید نے اسے گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

"نوازش ہے آپ کی۔"

اس نے اثر لیے بغیر کہا۔

"چلو میری صحبت کا کافی اچھا اثر ہوا ہے تم پہ۔"

اس نے اب کہ فرضی کالر جھاڑے کیونکہ فلحال وہ گول گلے والی نیلے رنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔

"تو کیا کہہ رہے تھے تم؟"

"کیا کہا میں نے۔ کیونکہ میں تو ہر وقت کچھ نہ کچھ کہتا ہی رہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا کسی کا۔"

اس نے خاصا زور دے کر اس کا بہانہ یاد کروایا۔

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گیا۔ پتا نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے۔"

اپنے جھوٹ پہ صفائی سے سچ کا لیبل چسپاں کیا۔

شوق پورا نہیں ناہوا تمہارا ابھی تک۔پہلے آنٹی اور پھر بھابھی سے صلواتیں سن کر بھی باز نہیں آئے۔" صالح چہرے پہ تپاد ینے والی مسکراہٹ سجائے بولا۔

"کونسا شوق یار؟میرا تو ایک ہی شوق ہے کہ میرے مریض ٹھیک ہو جائیں اور مجھے اچھے اچھے تحائف دیں۔"

نہایت معصومیت بھرے انداز میں لب کشائی کی۔

www.novelsclubb.com

بھابھی سے کہوں گا کہ آپ کا پیارا شوہر سڑکوں پہ ہیوی بائیک دوڑاتا ہے جس سے اس کی کم اور لوگوں کی زندگیوں کو زیادہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔یقینا پھر تم جان جاو گے کہ میں کس شوق کی بات کر رہا ہوں۔"

تپا دینے والی مسکراہٹ ایک پل کو بھی ہونٹوں سے جدا نہیں ہوئی تھی۔جنید کاظمی کے لبوں کی مسکراہٹ ایک پل کو سمٹی لیکن اگلے ہی لمحے وہ واپس اپنی ٹون میں آ چکا تھا۔

یہ بھی بتانا کہ اس کے شوہر کی ہیوی بائیک کے راستے میں آنے والی لڑکی کو بچانے والا صالح منصور اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو رہا تھا۔"

اچانک کہی جانے والی اس بات نے صالح منصور کے چہرے سے مسکراہٹ جدا کی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟"

وہ سخت لہجے میں بولا پر جنید کاظمی اس کی کسی بات کا اثر لیتا یہ ناممکن تھا۔

ہیوی بائیک کے شوقین نے اس لڑکی سے معافی مانگنے کی نیت سے اس جانب" بڑھنے کی کوشش کی تھی مگر سامنے کا منظر اور صالح منصور کے چہرے کا رنگ دیکھ "کر وہ دور کھڑا مسکراہٹ ہی دباتا رہا۔

راکنگ چیئر پہ جھولتے ہوئے وہ بڑے مزے سے اس کو سنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے یہ پہلی بار تھا کہ گرلز الرجک صالح منصور کسی لڑکی کے سامنے بے بس ہو" "رہا تھا۔

کسی ڈرامے کی کہانی کے انداز میں بولتے ہوئی وہ اس کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا جس کے چہرے پہ عجیب بے بسی سی چھائی ہوئی تھی۔

"کہو تو شائستہ بھابھی سے کہوں کہ آپ کے دیور نے دیورانی پسند کر لی ہے۔"

آنکھ ونک کر کے کہتا ہوا وہ صالح کو اس وقت کسی ٹائم بم سے کم نہیں لگا جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا کچھ نہیں کہو گے۔"

ٹیبل پہ آگے کو جھکتے وہ وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

"تو کیا تم خود کہنے والے ہو؟"

شرارت بھرا لہجہ اور الفاظ ایسے کہ صالح کا دل کیا کہ آج اس کا سر ہی پھاڑ دے۔

"ڈیل کر لیتے ہیں۔"

جنید صلح جو لہجے میں بولا۔

"فرماو"

تنک کر کہا۔ کہاں وہ اسے تنگ کرنے کی نیت سے آیا تھا اور اب خود ہی تنگ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرا راز رکھو میں تمہارا رکھوں گا۔"

اب کہ لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔جانتا تھا کہ اگر اس کی ڈاکٹر بیوی کو معلوم ہو گیا اس کے کارناموں کا تو وہ خود اس کی ہڈیاں توڑ کر خود ہی جوڑے گی۔

"میرا کوئی راز نہیں ہے۔البتہ تمہارا راز ضرور ہے۔"

خاصا زور دے کر بولا۔

ہاں نا تم اپنے پیارے،ڈیسنٹ،سوبر اور شریف النفس دوست کے راز کو راز" "رکھو گے۔اب دوست ہو اتنا تو کر ہی سکتے ہو۔

کیا ہی بے چارگی اور معصومیت بھرا انداز تھا۔صالح کا دل چاہا کہ اس کی گردن پکڑ کر مروڑ دے مگر آہ۔۔۔بیچارا صالح سخت تاثرات لیے وہ کرسی سے اٹھ کر واپس جانے کے لیے مڑا۔ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اس کی چہکتی آواز آئی۔

دیکھ لو فیس معاف کر رہا ہوں۔ کہاں ملتے ہیں آج کل میرے جیسے دوست۔"

"بہت اچھے ہو تم جنید کاظمی

اپنے کندھے پہ شاباشی دیتے ہوئے وہ اس کو مزید تپا گیا۔ صالح نے زور سے دروازہ بند کیا۔ بھاڑ میں گئی ڈیسنٹ نیس

اندر وہ اپنی کامیابی پہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

وہ اسی پل یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی مگر ایسا کر نہیں پائی۔ اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ چاہ کر بھی بنچ سے اٹھ نہیں پائی۔ وہ اب اپنی اولاد کو نہیں کھو سکتی تھی۔ وہ اس کے بالکل پاس سے گزر رہا تھا جب ایک آواز نے اس کے قدم منجمند کیے۔

"احسن تحسین کے گھر سے کون ہے یہاں؟"

ڈاکٹر کی آواز پہ تحسین کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے مگر پھر ارد گرد نگاہ دوڑاتے اسے اپنے پاس ہی بنچ پہ موجود اس وجود کو دیکھ کر پہچاننے میں صرف چند لمحے ہی لگے۔ وہ نقاب سے جھانکتی ان آنکھوں میں بیک وقت خوف، کرب، اذیت غصہ اور اشتعال دیکھ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صالحہ"

اس کے لبوں سے دھیمی سی سرگوشی ہوئی۔ وہ مزید کچھ کہتا کہ ڈاکٹر کی آواز نے اس کے الفاظ کو قید کیا۔

"کیا آپ احسن کے والد ہیں؟"

ڈاکٹر نے اس سے پوچھا تو اس کی زبان ہلنے سے انکاری ہوئی۔

"احسن کا باپ مر چکا ہے۔ میں اس کی ماں ہوں آپ مجھ سے بات کریں۔"

وہ اب کی بار اقرار کرنے ہی والا تھا کہ صالحہ کے الفاظ نے اس کو فلک سے زمین پہ دے مارا۔ چند ماہ پہلے اس نے اپنے لاڈلے بیٹے کو کھویا تھا اور آج وہ اپنے دھتکارے ہوئے بیٹے کے لیے عدم ہو گیا تھا۔ اس کا وجود مردہ ہو رہا تھا۔ وہ ڈاکٹر کی بات سننے کے لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور تحسین سعید کا دل چاہا کہ کاش وہ سچ میں مر جاتا۔ وہ وہیں بنچ پہ ڈھے گیا۔

"میرا اس ناجائز اولاد سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

اپنے کہے الفاظ کی بازگشت سنائی دی۔

"تم جانتے ہو کہ احسن ناجائز نہیں ہے۔"

اس نے تڑپ کر کہا۔

ایک اور منظر ذہن کے پردوں پہ لہرایا۔

اس نے ایک سال کے احسن کو ہاتھوں میں تھامے اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"تحسین یہ تمہاری اولاد ہے۔"

"میں کیسے مان لوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارے پہلے شوہر کی اولاد ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کا وجود چھلنی ہوا۔کاش کہ وہ کبھی اس کی بات نہ مانتی۔اس نے اسے سب سے عزیز رشتے کے سامنے بد کردار ثابت کیا تھا اور اس نے خود اس کا ساتھ دیا تھا۔وہ کیا کر سکتی تھی اب؟

"کوئی اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟"

وہ سراپا سوال بنی احسن سے اس کی لاتعلقی پہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو تو سہی کہہ کون رہا ہے؟"

وہ طنزیہ مسکرایا۔

منظر تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔

"رحم کرو ہم پہ۔ کہاں جائیں گے ہم؟"

وہ گڑگڑا رہی تھی۔امریکہ جیسے ملک میں جہاں وہ کسی کو جانتی تک نہ تھی اپنے ڈیڑھ سال کے بچے کو ہاتھوں میں تھامے وہ اس سے التجا کر رہی تھی۔

"جہاں مرضی جاو۔ مگر ابھی کہ ابھی دفع ہو جاو یہاں سے گھٹیا عورت۔"

اسے اس پل اس کی شدید یاد آئی جس نے اس کے بارے میں اتنا سب کچھ سن کر بھی اسے کسی غلط لفظ سے نہیں پکارا تھا۔وہ کیسے انسان کو کھو بیٹھی تھی؟

وقت گزرتا جا رہا تھا۔اس نے خود کو خود تنہا کیا تھا۔وہ پانچ سالہ احسن کو لیے ائیر پورٹ پہ بیٹھی تھی۔وہ پاکستان واپس آ چکی تھی اپنے معذور بیٹے اور طلاق کے داغ کے ساتھ

ایک بار اس نے منصور سے دھڑلے سے طلاق مانگی تھی اور دوسری بار تحسین نے اسے رسوا کر کے اس کی منت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس کے منہ پہ طلاق دے ماری تھی۔

اس کے والدین حیات نہ تھے۔اس نے اپنا ہنستا بستا گھر خود اجاڑا تھا اور جس کی خاطر اجاڑا تھا اس کی حقیقت اس کی آنکھوں میں مرچوں کی مانند چبھی تھی۔

وہ کس کے پاس جاتی وہ سب کے لیے مر چکی تھی۔احسن کو اپنے ساتھ لگائے اسے اپنی اولاد شدت سے یاد آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نوشین، جواد، صالح، شہروز"

یہ نام بڑبڑاتے ہوئے اس کا دل پھٹ رہا تھا۔اس نے اپنی اولاد کو خود سے دور کیا تھا اور صالح کے ساتھ جو ستم ہوا تھا وہ چاہ کر بھی بھلا نہیں پاتی تھی۔

ڈاکٹر کی باتوں کو سننے کی کوشش میں ہلکان ہوتی صالحہ کے دماغ میں کسی کی التجائی آواز گونج رہی تھی۔

رحم کرو صالحہ۔میرا نہیں تو کم از کم صالح کا ہی خیال کر لیتی۔کیا وہ یہ سب "

"برداشت کر پائے گا؟وہ چھوٹا بچہ تھا تم کیسے اس کے سامنے یہ سب کہہ سکتی تھی۔

منصور اس کے سامنے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا جو نئی محبت،دولت اور عیش و عشرت کے پیچھے خطرناک حد تک باغی ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گھٹن ہوتی ہے مجھے یہاں"

اس کے الفاظ کسی معصوم بچے نے بھی سنے تھے۔اپنے کمرے کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا وہ وجود خوف سے کانپ رہا تھا۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟اس کی

فیملی تو آئیڈیل تھی۔ وہ ہمیشہ اپنی فیملی پہ فخر کیا کرتا تھا۔ اسے اپنے گھر سے بے پناہ محبت تھی۔ مگر ان کا گھر تو ٹوٹ چکا تھا۔

وہ کھانا پینا چھوڑ چکا تھا۔ سکول جانا اس نے بند کر دیا تھا۔ راتوں کو ڈر کر اٹھ جایا کرتا تھا۔ تیرہ سالہ صالح منصور زندگی کا لطف بھول چکا تھا۔ اس کا دل اسی روز مر گیا تھا جب اس نے ماں کے منہ سے یہ الفاظ سنے تھے۔

"میں امید سے ہوں منصور اور اس اولاد کا باپ تحسین ہے۔ تم مجھے ابھی کہ ابھی طلاق دو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے باپ کے نکاح میں ہوتے ہوئے یہ سب کیسے کہہ سکتی تھی۔ نوشین اور جواد کا کالج اور اکیڈمی پھوپھو کے گھر کے قریب تھا جبکہ ان کے گھر سے بہت فاصلے پہ تھا۔ اس لیے وہ پھوپھو کے بار بار اصرار پہ پچھلے چند ماہ سے پھوپھو کے گھر ہی رہ رہے تھے۔ سخت پڑھائی ہونے کے باعث وہ صرف فون پہ ہی رابطے میں تھے۔ مگر

وہ اپنی ماں کی باتیں سن کر بیمار ہو چکا تھا۔اور بیمار ہونے کے باعث گھر پر ہی موجود ہوتا تھا۔اسے اپنی اس بیماری پہ ہمیشہ غصہ آتا تھا کاش کہ وہ بھی اس وقت گھر نہ ہوتا۔کاش کہ وہ بھی وہ سب نہ سنتا جس نے اسے کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔اسے اس آگہی کا علم نہیں ہونا چاہیئے تھا۔اسے بھی اپنے بہن بھائیوں کی طرح لاعلم رہنا چاہیئے تھا۔

ماضی کے منظر گڈمڈ ہوتے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سوئے ہوئے سات سالہ شہروز کو اپنے بازو کی گرفت میں خود سے لگاتے صالح منصور سہما ہوا تھا۔اس کا گھر ٹوٹ رہا تھا بلکہ ٹوٹ چکا تھا۔اسی روز صالح منصور کے دل نے عورت پر سے اعتبار کھو دیا تھا۔اگر اس کی ماں جیسی باوفا بیوی یوں کر سکتی تھی تو وہ اب دنیا میں کسی عورت پہ بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ ڈاکٹر کی بات سن رہی تھی مگر ذہن اس کو صحیح سے سگنلز نہیں دے رہا تھا۔

"احسن کی کنڈیشن سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ پیدائشی ذہنی طور پہ بالکل تندرست تھا۔ کیا کوئی حادثہ ہوا تھا؟"

ڈاکٹر کے سوال نے اسے ماضی کے وحشت ناک وقت میں دھکیل دیا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے بیٹے کو اپنے پاس سرونٹ کوارٹر میں رکھا کرو۔ خبردار جو یہ مجھے اس گھر میں نظر آیا۔ یہ گھر میرا اور میرے بیٹے ولید کا ہے۔"

تحسین کی دوسری بیوی اکڑ کر بولی۔ وہ بے بس تھی جب جب اس نے اسے کچھ کہنے کی کوشش کی اس نے تحسین کا وہ روپ دیکھا تھا کہ اب وہ خاموش ہو چکی تھی۔ وہ

اسے فزیکلی اور مینٹلی ٹارچر کرتا تھا۔اگر وہ کبھی اپنے بیٹے کے حق کے لیے بولنے کی کوشش کرتی تو وہ اسے اس کے لالچ کا حوالہ دیتا۔سچ ہی تو کہتا تھا وہ۔۔۔صالحہ نے اپنے لالچ کی وجہ سے اپنی عزت اور مقام، بے لوث محبت کرنے والا شوہر اور انمول اولاد کھوئی تھی۔

ماضی کا وہ کرب ناک وقت اسے یاد آیا جس کو وہ ڈاکٹر کے سامنے دہراتی گئی۔

"ہٹو یہاں سے۔خبردار جو اپنے گندے ہاتھوں سے میرے بیٹے کو چھوا۔"

تحسین کی دوسری بیوی نے تین سالہ احسن کو اپنے بیٹے سے الگ کرتے ہوئے دھکا دیا تھا جس پہ وہ سیڑھیوں سے گرا اور سر کسی وزنی شے سے ٹکرانے کے باعث اسی

روز وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ صالحہ کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا مگر اس شخص کے دل سے حسد اور نفرت کی پٹی نہیں اتری تھی۔

ماضی، حال میں اور حال ماضی میں دخل دے رہا تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ ایک حادثہ کے بعد ہی احسن ذہنی طور پہ معذور ہوا۔ آپ " ایسا کریں میں آپ کو کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہا ہوں اسے وقت پر یہ میڈیسن کھلایا کریں۔ احسن نارمل تو نہیں ہو سکتا کیونکہ دماغی طور پہ وہ بہت پیچھے ہے۔ مگر اس کی "حالت پہلے سے بہتر ہو سکتی ہے۔

وہ اس کو دوا لکھ کر دے رہا تھا۔

بنچ پہ موجود اس وجود کے کانوں میں آج بھی وہ آواز قہر برپا کرتی تھی۔

"تحسین صاحب آپ کی بیگم کی کار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"

وہ اپنے امریکہ والے آفس میں موجود تھا جب اس خبر نے اس کے پاوں تلے زمین کھینچ دی تھی۔ وہ اجلت میں گاڑی دوڑاتا ہوا اس مقام پر پہنچا۔ آگ تقریبا بجھادی گئی تھی۔ دھوئیں کے مرغولوں میں موجود سٹریچر پہ دو مردہ وجود اس کی زندگی کو ختم کر گئے تھے۔ اس حادثے میں وہ اپنی عزیز بیوی اور بیٹے کو کھو چکا تھا۔

اس لمحے اسے کسی کی التجائی آنکھوں کا اس کی جانب اور پھر آسمان کی جانب اٹھنا یاد آیا تھا۔ ہاں اسے صالح منصور کی آہ لگ چکی تھی۔ وہ صرف اس کا ہی نہیں صالحہ اور اس کی اولاد کا بھی گناہگار تھا۔

جس کھیل کو اس نے سالوں پہلے کھیلا تھا تقدیر نے اسے اسی پہ پلٹ دیا تھا۔

صالحہ میری جان ہم تمہاری موت کا ڈرامہ کریں گے۔اس طرح کسی کو تم پہ انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ ہماری نئی آنے والی زندگی میں تمہاری پرانی زندگی کا کوئی حوالہ ہو۔"

اس کا ہاتھ تھامے محبت بھرے لہجے میں بولتا ہوا تحسین اس سے اس کی پہچان بھی چھیننے جا رہا تھا جس سے وہ یکسر بے خبر تھی۔وہ اس کا منصور اور اس کی اولاد کی جانب آتا ہر راستہ بند کرنا چاہتا تھا اور وہ اس میں کامیاب ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر جا چکا تھا مگر وہ ماضی میں جا چکی تھی۔

دیکھو منصور تم چاہتے ہو نا کہ بچوں پہ کوئی برا اثر نہ ہو۔تو اب میرے کہے کے مطابق چلو۔اس طرح تمہاری اور میری دونوں کی عزت باقی رہے گی۔نہ کوئی تمہاری ذات پہ انگلی اٹھائے گا نہ ہی میری عزت پہ حرف آئے گا۔"

وہ اسے تحسین کا بتایا ہوا سارا پلان بتانے لگی جو صالح نے چھپ کر سنا تھا۔وہ صالحہ کی موت کے ڈرامے سے بھی بخوبی واقف تھا۔گاڑی کا ایکسیڈنٹ کروا کر ایک میت گھر پہنچا دی گئی تھی کیونکہ تحسین سعید جیسے امیر زادے کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔نوشین اور جواد پھوٹ پھوٹ کر روئے تھے۔شہروز کو ابھی حالات کا خاصا علم نہیں تھا اس لیے وہ اپنی عمر کے بچوں کے ساتھ مشغول رہا۔لیکن صالح۔۔۔وہ خالی خالی نظروں سے اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ رہا تھا۔اس کی خالہ اس کے گرد بازو پھیلائے رو رہی تھیں۔اس کا باپ شکستہ سا دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔چند ماہ پہلے تک یہ گھر کتنا خوش باش تھا۔مگر تحسین ان کی ساری زندگی ویران کر گیا تھا۔اس کا باپ کس سے شکوہ کرتا۔اس بیوی سے جس

نے سالوں کی محبت کو نظر انداز کر کے حلال اور حرام کی تمیز بھی بھلا دی یا اس دوست سے جس جیسے دوست سے بہتر تھا کہ وہ تنہا ہی رہتا۔ حسد کی اس آگ نے منصور کا آشیانہ جلا کر راکھ کر ڈالا تھا۔ اور اس کے غم میں اس کا بیٹا صالح ہی اس کے ساتھ تھا۔ جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا اسے اپنے باپ سے اس بات کا گلہ رہنا شروع ہو گیا کہ اس نے اتنی آسانی سے انہیں کیوں جانے دیا۔ مگر وہ کیسے کہتے کہ صالحہ میں ان کی جان بستی تھی۔ وہ چاہ کر بھی اسے تکلیف نہیں دے سکتے تھے۔

صالحہ کی آنکھوں نے ماضی کی ایک حسین یاد کو سوچتے آنکھیں بند کیں تو ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھ سے پھسلا اور پھر یہ سلسلہ جاری ہو گیا۔

"نوشین اور جواد کا نام تم نے رکھا تھا لیکن اپنی تیسری اولاد کا نام میں رکھوں گا۔"

صالحہ کی گود میں موجود بچے کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے جبکہ نوشین اپنے ڈول ہاؤس اور جواد اپنی گاڑی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔اللہ نے انہیں چار سال بعد دوبارہ بیٹے سے نوازا تھا۔

"کیا نام سوچا ہے؟"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صالح۔۔صالح منصور۔یہ بالکل تم جیسا ہے۔معصوم اور خوبصورتی کی مثال۔اور" "میں چاہتا ہوں کہ یہ تمہاری طرح نیک سیرت بنے۔

اپنی عزیز ترین بیوی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے وہ انہیں خود پہ رشک کرنے پہ مجبور کر گئے۔

آپ کی محبت پہ دل ایمان لے آیا ہے منصور۔اس طرح تو آپ مجھے مغرور کر"
"دیں گے۔

ان کا ہاتھ تھامے وہ بہت مان سے بولیں۔

میری بیوی جتنی محبت کرنے والی اور باوفا ہے اس پہ مجھے ہمیشہ فخر رہتا ہے۔ تھوڑا"
"سا غرور آپ بھی دکھا لیں بیگم صاحبہ

ان کی پیشانی پہ بوسہ دینے کے بعد انہوں نے اس ننھے سے بچے کو ہاتھوں میں لے کر اس کے گالوں کو چوما۔نوشین اور جواد بھاگتے ہوئے ان کے پاس آئے اور ان کے گلے لگتے ایک ہنستی مسکراتی زندگی کا پیغام دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ شکستہ قدم اٹھاتی احسن کے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔

وہ روز تھا اور آج کا دن صالح منصور کا دل مردہ ہو گیا تھا۔ مگر پہلی بار کسی نے اس کے دل کے گرد چڑھے خول پہ ضرب لگائی تھی۔ وہ جو اپنے باپ اور بہن، بھائیوں کی خاطر خود کو گھسیٹ رہا تھا اب جینے کی تمنا دل میں جاگ رہی تھی۔

اور کون جانے کہ صالح منصور کی زندگی میں سکون نے کب اپنے پر پھیلانے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

وہ جنید کے کمرے سے نکل کر پارکنگ کی جانب گیا۔اپنی گاڑی میں بیٹھنے سے قبل اس کی آنکھوں نے ایک آشنا سا چہرہ دیکھا۔ محض چند سیکنڈ۔۔۔ صرف چند سیکنڈ ہی کافی تھے اس انسان کو پہچاننے میں جو اس کی زندگی کا ایک سیاہ حصہ تھا۔

"تحسین سعید"

یہ نام اس کے لبوں سے ادا ہوا تو دماغ میں آگ جل اٹھی۔ایک ایسی آگ جو راکھ کر دینے والی تھی۔کاش کہ وہ اپنے باپ جیسا نہ ہوتا۔۔کاش کہ وہ اس شخص کو جان سے مار سکتا۔کاش کہ صالح منصور اپنے نام کی طرح نہ ہوتا۔اس کا سانس معمول سے بہت تیز ہو چکا تھا۔دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب ہوئیں۔ماضی کے مناظر نے آنکھ کی پتلیوں پہ اپنی چھاپ چھوڑنا شروع کر دی۔

"تحسین بھائی آئیں نا۔"

اس کی ماں کی آواز۔

"بابا یہ کون ہیں؟"

جواد کا ابھرتا سوال۔

"یہ میرا بچپن کا دوست ہے بیٹا۔"

اس انسان کا اس کے سامنے پہلا تعارف۔

www.novelsclubb.com

"بھائی اس کی کیا ضرورت تھی؟"

صالحہ کی بچوں کے گفٹس دیکھ کر پر تکلف آواز۔

"میرے بچپن کا دوست ہے۔اس کے بچے میرے بچے"

معنی خیزی سے بولتا ہوا تحسین سعید۔

"بابا مجھے یہ والے انکل نہیں پسند"

صالح کی اپنے باپ کے کان میں کی جانے والی سرگوشی۔

"بابا یہ والے انکل ہر ہفتے ہمارے گھر کیوں آتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

صالح کے ذہن پہ بننے والا اس انسان کا برا امیج۔

"بابا گھر پہ نہیں ہیں انکل۔آپ بعد میں آیئے گا۔"

دروازے پہ موجود صالح کا اس کو دیکھ کر اندر آنے سے انکار کرنا۔

ارے تحسین بھائی آئیں نا۔بچہ ہے چھوٹا۔ہم نے ہی سمجھایا تھا کہ بابا کی غیر "
"موجودگی میں کسی اجنبی کو آنے نہیں دینا۔وہ شاید آپ کو پہچان نہیں پایا۔

مروت دکھاتی صالحہ۔

صالحہ بھابھی ایک کپ چائے بنا دیں گی پلیز۔اس وقت تک منصور بھی آجائے "
"گا۔

لاونج میں بیٹھے تحسین کی آواز۔اس کے بابا، بڑے بہن اور بھائی کی غیر
موجودگی۔۔۔

چائے کا کپ تھامتے ہوئے اس کی ماں کے ہاتھ کو چھونا۔اس کی ماں کا ہڑ بڑانا۔ تحسین کا معافی مانگنا۔صالحہ کا فورا کمرے میں چلے جانا۔کچھ بھی تو پوشیدہ نہیں تھا اس سے۔

کمال ہے۔ تحسین کہہ رہا تھا آج چکر لگائے گا مگر آیا ہی نہیں۔اب فون بھی نہیں" "اٹھا رہا۔

اس کے بابا کی بات پہ اس کو ہوم ورک کرواتی صالحہ کا ہاتھ ایک دم رک جانا۔

www.novelsclubb.com

"بابا وہ انکل"

اس کا جواب دینے کی غرض سے الفاظ ادا کرنا۔

"صالح اپنا ہوم ورک کرو جلدی شاباش۔ پھر سونے کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

اس کی ماں کا اس کو بتانے سے روک دینا۔

اس کے بابا کی غیر موجودگی میں تحسین کا اس گھر میں آنے کا سلسلہ شروع ہو جانا۔ اس کی ماما کا اس کے بابا کو انجان رکھنا۔ اس کا ننھا ذہن ان باتوں کو صحیح سے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ مگر اس کو کچھ غلط ہونے کا احساس دلاتا تھا۔ بچوں کو معصوم اور نا سمجھ سمجھنے والے جانے کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان کے ذہنوں پہ بننے والے نقش تا عمر ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ محبت و نفرت کے تمام جذبے بھی عمر کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔ جیسے صالح منصور کا ذہن ہر منظر کو اپنی یادداشت میں محفوظ کرتا جا رہا تھا۔

تحسین کا آہستہ آہستہ اس کی ماما کے ساتھ فرینک ہونا۔ دونوں کی بے تکلفی بڑھنا سب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

ماما، بابا کے دوست آپ سے کیوں ملتے ہیں۔وہ بابا کے دوست ہیں ناتوان سے ملا" کریں۔میرے دوست سے میں ہی ملتا ہوں نا۔جنید سے صرف میں ہی بات کرتا ہوں ماما۔نوشین آیا اور جواد بھائی تو نہیں کرتے۔وہ مجھ سے ملنے آتا ہے تو یہ والے "انکل بھی بابا کی موجودگی میں آیا کریں۔

اسے اپنی ماما کا بابا کے علاوہ کسی انجان شخص سے بے تکلف ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔اس معصوم کا ذہن اس بے تکلفی کے پیچھے چھپی بے وفائی سے یکسر بے خبر تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مہمان ہیں بیٹا۔اور مہمانوں کے ساتھ تو اچھا رویہ رکھتے ہیں نا۔"

وہ اپنی ماں کو کہنا چاہتا تھا کہ اسے اس مہمان کا ان کے گھر آنا نہیں پسند مگر وہ خاموش ہو گیا۔نوشین اور جواد اس ماہ کے آخر میں گھر آئے ہوئے تھے۔

"کیسے ہو صالح۔ماما بابا کو تنگ تو نہیں کرتے۔"

نوشین اپنے لاڈلے بھائی کا ہاتھ تھامے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"آپا میں تو تنگ نہیں کرتا۔شہروز تنگ کرتا ہے۔"

وہ نروٹھے پن سے صفائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ دو دن بہت اچھے گزرے تھے۔ان کی فیملی پھر سے مکمل ہوئی تھی۔کوئی تحسین سعید ان کے گھر نہیں آیا تھا۔وہ بہت خوش تھا۔مگر یہ خوشی دائمی نہیں تھی۔دو دن بعد نوشین اور جواد واپس چلے گئے تھے اور زندگی دوبارہ اسی روٹین پہ آچکی تھی۔جس وقت وہ سکول ہوتا تھا اس وقت اس کے بابا کالج ہوتے تھے۔اس کو

ٹیوشن صالحہ ہی دیتی تھی اور اس دوران اس کے بابا اکیڈمی پڑھانے جاتے تھے۔وہ اپنی فیملی کو اچھی زندگی دینے کے لیے پوری ہمت و کوشش کا مظاہرہ کیے ہوئے تھے۔اس کی اسی محنت سے فائدہ اٹھا کر تحسین سعید نے اس کے گھر پہ وار کیا تھا۔وہ توڑنا چاہتا تھا منصور کو اور وہ سچ میں توڑ چکا تھا۔

ماضی کے دھندلکے سے نکل کر وہ حال میں پہنچا تو تحسین سعید وہاں نہیں تھا۔ جانے کتنی ہی دیر وہ وہاں کھڑا رہا تھا۔آنکھوں کو انگلیوں سے مسلتے وہ شدید اضطراب کا شکار ہوا۔جنید کا ڈیوٹی ٹائم ختم ہو چکا تھا۔صالح کو وہاں کھڑے دیکھا تو مذاق کی نیت سے اس کے قریب آیا۔اس نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ مکہ جڑا۔جب صالح نے آنکھیں کھولیں تو ان آنکھوں میں موجود سرخی اور کرب کی انتہا دیکھ اس کی ساری ہنسی دم توڑ گئی۔

"چلو میرے ساتھ"

اس وقت جنید کاظمی اس کا ڈاکٹر بن چکا تھا جو جانتا تھا کہ اس کا پیشنٹ اس وقت کسی اذیت ناک ذہنی کیفیت سے دوچار ہے۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے واپس ہسپتال کے اپنے کمرے میں لے کر آیا۔ وہ اس کے ساتھ کھنچتا چلا آیا۔ جنید نے اسے کرسی پہ بیٹھنے کو کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا تو اس نے پانی نہیں پیا۔

"صالح پانی پیو۔"

وہ اس کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھا اس کا دوست بن گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے؟ تم بالکل ٹھیک تھے۔ کیا کسی ایسے انسان کو دیکھا جسے نہیں دیکھنا"

"چاہیئے تھا؟

وہ ڈاکٹر اور دوست کے فرائض ایک ساتھ نبھانا بخوبی جانتا تھا۔ صالح نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا آنٹی؟"

اس نے محتاط ہو کر پوچھا۔ جس پہ صالح نے نفی میں سر ہلایا۔

"تحسین سعید؟"

www.novelsclubb.com

شاید وہ جانتا تھا کہ صالح کی یہ کیفیت ان دو میں سے ہی کسی انسان کو دیکھ کر ہو سکتی تھی۔ صالح نے اثبات میں سر ہلایا۔ جنید کا دل چاہا کہ کہے ایک بار مجھے بتا دے کہ وہ شخص کہاں ہے اس کا انتظام تو میں خود ہی کر لوں گا۔ مگر وہ ایک ماہر نفسیات تھا

جسے تحمل سے کام لینا تھا۔اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو دباتا وہ سپاٹ چہرہ لیے اس کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم جب تک اپنے خوف کا سامنا نہیں کرو گے تم ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ تمہیں اس انسان کا سامنا کرنا چاہیئے تھا۔"

"میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں۔مجھے اس کو دیکھ کر خود سے خوف محسوس ہوا کہ کہیں میں اپنے بابا کی تربیت کو ملیامیٹ نہ کر دوں۔"

وہ بہت ضبط سے بولا۔

"اگر آنٹی تمہارے سامنے آجائیں تو تمہارا کیا ردعمل ہو گا؟"

اس کے سوال پہ صالح منصور کا سانس گھٹنے لگا۔

"میں نہیں جانتا۔"

صاف گوئی سے کہا۔

کیوں نہیں جانتے تم۔ تمہیں سوچنا ہے صالح کہ اگر آنٹی کا تم سے سامنا ہو جائے" تو تم کیا کرو گے ؟اگر وہ شخص پاکستان میں موجود ہے تو ہو سکتا ہے کہ تمہاری "ماما۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ہیں وہ میری کچھ"

وہ اس کی بات ٹوکتے ہوئے تلخ لہجے میں بولا۔

"تم حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے۔"

وہی تو کر رہا ہوں۔ حقیقت کو ہی تو نہیں بھلا رہا۔ یا شاید حقیقت ہی تو نہیں بھول"
"رہی۔

بے بسی سے بھرپور لہجہ۔

www.novelsclubb.com

تمہیں خود کو مزید مضبوط کرنا ہے صالح۔ یہ دنیا بہت چھوٹی ہے یہاں تم لوگوں"
"سے بھاگ نہیں سکتے۔ تمہیں خود کو تیار رکھنا ہے ہر قسم کے حالات کے لیے۔

اس نے اسے سمجھانا چاہا کیونکہ اس کو اپنے روم میں لاتے ہوئے راستے میں نظر آنے والے اس جانے پہچانے چہرے کو وہ بھول نہیں سکتا تھا۔ وہ سیاہ عبایہ میں

ملبوس صالحہ تھی جس کے چہرے پہ نقاب نہیں تھا مگر صالح پہ نظر جاتے ہی انہوں نے نقاب چڑھا یا لیا تھا۔

"مجھے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہے جنید۔اور میں بڑھوں گا۔"

ایک عزم لیے بولا۔

"صالح میری بات مان لو۔اپنی زندگی میں ہم سفر کو شامل کر لو۔"

www.novelsclubb.com

آج پہلی بار جنید نے اسے شادی کا مشورہ دیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ کسی من پسند انسان کی آمد سے انسان میں مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔اور صالح کی اس لڑکی کے بعد آنے والی تبدیلیاں اس سے پوشیدہ نہیں تھیں۔

میں کسی انسان کو اپنی زندگی میں اس لیے شامل نہیں کروں گا کہ وہ مجھے اس ٹراما" سے نکالے۔ میں ایموشنل ایڈکشن کا شکار نہیں ہو سکتا جنید کہ اپنی محرومی سے نجات پانے کے لیے میں کسی انسان کو اپنی زندگی میں شامل کروں۔ یہ اس کے ساتھ زیادتی ہو گی۔"

وہ اس کا دھیان بھٹکا چکا تھا اور اپنی اس کامیابی پہ خوش بھی تھا مگر چہرہ ہنوز سنجیدہ تاثرات لیے ہوئے تھا۔ وہ صالح کے شادی کے بارے میں تاثرات جاننے کا خواہش مند تھا اور اس کا جواب کافی خوش کن تھا۔ اسے سکون ملا کہ اس کا دوست ایک ایک ایسا انسان ہے جو اپنے دکھ کو دور کرنے کے لیے کسی دوسرے کو دکھی نہیں کر سکتا۔ اسے فخر ہوا کہ صالح منصور اس کا دوست ہے۔

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب وہ والی لڑکی ہے نا؟"

شریر لہجے میں کہتا وہ اپنے ڈاکٹری روپ سے پوری طرح باہر آ چکا تھا کیونکہ صالح کے سامنے وہ زیادہ دیر اتنا سنجیدہ نہیں رہ پاتا تھا۔

"تم نہیں سدھر سکتے۔"

اس نے افسوس سے کہا۔

"ہم سدھر گئے تو دنیا سے رونقیں ختم ہو جائیں گی۔ چلنے دو جو جیسا ہے۔"

وہ اب سکون سے اپنی راکنگ چیئر پہ بیٹھ چکا تھا۔ صالح نے ٹیبل پہ موجود پانی کا گلاس تھامتے پانی پیا۔

www.novelsclubb.com

اب چلے جاؤ ورنہ تمہاری بھابھی نے مجھ پہ شک کرنا ہے کہ ڈیوٹی ٹائم کے بعد" کہیں میں کسی ڈیٹ پہ تو نہیں چل گیا۔یونو کہ اتنے ہینڈسم بندے پہ بیویاں شک ہی کرتی ہیں۔اب اسے کون بتائے کہ میں اپنے بچپن کے دوست کے ساتھ بیٹھا "ہاسپٹل ڈیٹ منا رہا ہوں۔

وہ انتہائی غیر سنجیدہ تھا اور اس کی بات پہ صالح کے سخت تاثرات بھی ڈھیلے پڑ گئے۔

ایسا ہی تو ہوتا ہے مخلص اور سچا دوست جو ہر مشکل صورت حال میں بھی آپ کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر دے۔صالح منصور خوش قسمت تھا جو اسے جنید کاظمی جیسا دوست اور ڈاکٹر ملا تھا۔

جب دل تمہارا اپنا ہو

اور باتیں ساری اسکی ہوں

جب سانسیں تمہاری اپنی ہوں

اور خوشبو آتی اسکی ہو

جب حد درجہ مصروف ہو تم

وہ یاد اچانک آئے تو

جب آنکھیں نیند سے بوجھل ہوں

www.novelsclubb.com

تم پاس اسے ہی پاؤ تو

پھر خود کو دھوکہ مت دینا

اور اس سے جا کے کہہ دینا

اس دل کو محبت ہے

تم سے

اس دل کو محبت ہے

!تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت نے معاذ کو منع کر دیا تھا کہ اب وہ اس کو پک اینڈ ڈراپ نہ دیا کرے کیونکہ مصطفٰی صاحب نے بالآخر ایک وین والا تلاش کر لیا تھا۔ ویسے بھی اب مناسب نہیں تھا کہ آیت، معاذ کے ساتھ سفر کرتی۔ وجیہہ کے گھر سے کوئی ایشو بن سکتا تھا۔ معاذ بھی ان کی بات سمجھ چکا تھا۔ وہ اپنے آفس سے واپس آ رہا تھا جب روڈ پہ ٹرن لیتے اس کی گاڑی نے سامنے سے آتی گاڑی کو تھوڑا سا ہٹ کیا۔ دونوں گاڑیوں کے مالکان دروازہ کھول کر باہر آئے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشگوار حیرت کا شکار ہوئے۔

"معاذ"

صالح نے اس سے مصافحہ کیا۔دونوں میں رسمی بات چیت ہوتی رہی۔اسی وقت معاذ کو نوال بھابھی کی کال ریسیو ہوئی۔

"جی بھابھی"

معاذ نے صالح سے ایک منٹ کے لیے ایکسکیوز کیا۔

www.novelsclubb.com

"ماموں کا نمبر؟ خیریت تو ہے؟"

"!آیت کا رشتہ"

آگے سے ملنے والے جواب پہ اس کا ردعمل شاکنگ تھا۔اس کی اونچی آواز نے صالح منصور کا سکون غارت کیا۔

"ٹھیک ہے آپ خود ان سے بات کر لیں۔جوان کی فیملی کو ٹھیک لگے۔"

وہ کال کٹ کر چکا تھا۔مگر صالح منصور کا دل کٹ چکا تھا۔ایک دو منٹ بات کرنے کے بعد دونوں اپنے اپنے راستے پہ گامزن ہو گئے۔

صالح منصور کو سب بھول چکا تھا یاد تو تھا تو بس یہ کہ معاذ نے آیت کے رشتے کے متعلق کچھ کہا تھا۔وہ بچہ نہیں تھا جو پہچان نہیں پاتا کہ فون کی دوسری جانب کیا کہا جا رہا ہو گا۔اس کا دل انجان احساس سے دھڑکا۔وہ ابھی اس رشتے کے لیے تیار نہ تھا لیکن اگر اس نے دیر کر دی تو کیا ہو گا؟ وہ جان چکا تھا کہ یقیناوہ اس لڑکی کے علاوہ

کسی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنے والا تھا۔ پورا راستہ وہ مختلف نہج پہ سوچتا رہا اور آخر اس نے کٹھن فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ وہ اس لڑکی کو نہیں کھو سکتا تھا۔

وہ جو اپنے گھر جا رہا تھا گاڑی کا رخ موڑ چکا تھا۔ نوشین آپا کے گھر پہنچ کر بیل دی تو وہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔

"آپا ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ نروس تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا صالح؟ سب ٹھیک ہے؟"

وہ پریشان ہوئیں۔

"آپا آپ میرا رشتہ لے کر جائیں۔"

اس نے ایک ہی سانس میں بات کی اور نوشین آپا تو ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگیں۔

"تم شادی کرنا چاہتے ہو؟"

انہیں لگا انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ صالح نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کس کی طرف رشتہ لے کر جانا ہے؟"

وہ جان چکی تھیں کہ کون ہو سکتی تھی وہ خوش قسمت جس نے صالح کو اس کے خول سے باہر نکالا تھا مگر وہ اس کے لبوں سے سننا چاہتی تھیں۔

"معاذ کی کزن"

وہ اس کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"کون؟ معاذ کی کونسی کزن؟"

انہیں بھی شرارت سوجھی۔

"وہ جو میرے والے کالج میں پڑھاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں جھکائے زمین کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور انہیں اپنے بھائی پہ بے پناہ لاڈ آ رہا تھا۔

اوہاں ہاں یاد آیا۔وہ جس کی بہن بہت کیوٹ سی ہے خیر کیوٹ تو وہ بھی بہت"
"ہے۔پتا نہیں کیا نام تھا اس کا؟

وہ مسکراہٹ دبائے تجسس سے گویا ہوئیں۔

""آپا"

وہ جان چکا تھا کہ اس کی آپا جان بوجھ کر یوں شوکر وار ہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

آپا کی جان۔صدقے واری جاؤں میں تمہارے۔اللہ نے میری دعائیں قبول کر"
"لیں۔

وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔انہیں تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ان کا صالح خود
شادی کا کہہ رہا ہے۔

"آپا ایک بات پوچھوں؟"

وہ پرسوچ انداز میں بولا۔

"ہاں میری جان پوچھو"

"اگر ماما واپس آ گئیں؟"

www.novelsclubb.com

اس کا سوال انتہائی غیر متوقع تھا۔ لمحے میں نوشین کے چہرے پہ سختی در آئی۔

وہ مر چکی ہیں۔ "اٹل انداز۔۔۔"

"آپ اور میں جانتے ہیں کہ وہ صرف ایک ڈرامہ تھا۔"

زور دے کر کہا۔

"مگر میں اس ڈرامے کو حقیقت مان چکی ہوں۔ تم بھی مان لو۔اپنی زندگی میں خوشیوں کو خوش آمدید کہو۔زیادہ مت سوچا کرو۔میری تو حسرت پوری ہونے والی ہے۔میں بابا کے سامنے بھی سرخرو ہو جاؤں گی۔شکریہ صالح"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کو سمجھا رہی تھیں۔آخر میں اپنی خوشی کا اعلان کیا۔ ان کے بابا اگر زندہ ہوتے تو اس خبر پہ خوشی سے جھوم اٹھتے۔

"میں ابھی آئی۔"

وہ اس کو صوفہ پہ چھوڑے خود اٹھ کر کچن میں گئیں۔واپس آئیں تو ہاتھ میں مٹھائی کی پلیٹ تھی۔

"منہ میٹھا کرو۔"

گلاب جامن اس کے ہونٹوں کے پاس کیا تو اس نے تھام کر واپس پلیٹ میں رکھ دیا۔

"ابھی کیسے کر لوں۔ابھی تو آپ رشتہ بھی نہیں لے کر گئیں۔اگر انہوں نے انکار کر دیا؟اگر اس کا رشتہ کہیں اور طے ہوا تو؟"

کچھ سہما سا انداز تھا۔

میں نے نوال سے کہا تھا کہ مجھے پوچھ کر بتائے کہ معاذ کی کزن کی کہیں منگنی" وغیرہ تو نہیں ہوئی یا کہیں رشتہ وغیرہ تو اس نے ابھی مجھے تمہارے آنے سے پہلے کال پہ بتایا کہ آیت کے بابا نے اس کے کیریئر کی وجہ سے فلحال اس کا کہیں بھی "رشتہ طے نہیں کیا۔

بڑی اطلاع دی گئی۔

"تو وہ آپ تھیں۔"

شاک بھرا انداز۔

کہاں؟"الجھن بھرے تاثرات۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں"

مزید بتا کر وہ خود اپنے پیر پہ کلہاڑی نہیں مار سکتا تھا۔

"ویسے آپ نے ان سے یہ کیوں پوچھا؟"

تفتیشی لہجہ۔

میرا دل کہہ رہا تھا کہ یہی لڑکی میرے صالح کی زندگی کا حصہ بنے گی۔ تو سوچا" کیوں نا اپنی اس سوچ کی پختگی سے پہلے کنفرم کر لوں۔" وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

"اور آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

جانے کیا جاننے کی کوشش تھی۔

www.novelsclubb.com

"جیسے تمہیں لگا کہ وہ لڑکی تمہارے لیے اہم ہے۔بس ایسے ہی مجھے لگا۔"

"آپا"

نروٹھے پن سے کہا۔

"اچھا بھئی اب نہیں تنگ کرتی۔کب لے کر جاؤں رشتہ؟"

www.novelsclubb.com

"تسلی سے لے جایئے گا۔"

اب چونکہ جان چکا تھا کہ وہ اس کی ہی آپا کی وجہ سے پوچھا گیا تھا تو دل کو سکون ملا تھا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ایک دو ماہ تک لے جاؤں گی۔"

پر سوچ انداز میں بولیں تو صالح کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔

"ارے دو تین دن تک لے کر جاؤں گی۔ فکر نہیں کرو۔ تم سے زیادہ مجھے جلدی ہے۔"

صالح کی جان میں جان آئی۔

www.novelsclubb.com

"آپا ایک اور بات ہے۔"

محتاط سا انداز۔

"ہاں کہو"

میں چاہتا ہوں کہ ایک دو ماہ میں نکاح ہو جائے۔رخصتی ابھی نہیں چاہتا۔میں"

"پہلے خود کو مکمل طور پہ اس ٹراما سے نکالنا چاہتا ہوں۔

"کب تک نکال لو گے خود کو اس تکلیف سے باہر؟"

سنجیدگی بھرا انداز۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتا۔لیکن اب میں اپنے خوف سے جیت جانا چاہتا ہوں۔"

وہ جانتی تھیں کہ وہ کس خوف کی بات کر رہا ہے۔عورت پہ یقین کرنا اس کے لیے مشکل تھا مگر اب وہ یہ مشکل کام کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ آگے بڑھ سکے۔اپنے دل کی

آواز پہ لبیک کہہ سکے۔اس لڑکی کو بتا سکے کہ وہ اس کے لیے اہم ہو چکی ہے۔وہ اس کے بغیر اب زندگی کا تصور نہیں چاہتا۔

دل کے فیصلے کو مان کر صالح منصور نے اپنے خوف کو چیلنج کیا تھا۔

صالح کے جانے کے فورا بعد وہ جنید کے کمرے میں آئی تھی۔وہ جو گھر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا ان کو دیکھتے جہاں تھا وہیں تھم گیا۔

www.novelsclubb.com

"!آپ"

اسے امید نہیں تھی کہ وہ اس کے پاس آئے گی۔

"صالح کے دوست جنید ہو نا تم؟"

وہ ایک بار کنفرم کرنا چاہ رہی تھی۔

"صحیح پہچانا"

لہجہ تلخ ہوا تھا۔

اس روز میں نے ریسیپشن سے پوچھا تھا کہ تم یہاں کیا کرتے ہو تو انہوں نے بتایا"

"کہ سائکیٹرسٹ ہو۔صالح یہاں کیوں آتا ہے؟مجھے صحیح صحیح بتانا بیٹا۔

www.novelsclubb.com

ان کا دل خدشوں کی زد میں تھا۔

آپ کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔میں اپنے پرسنل کاموں کی ڈیٹیلز" کسی سے شئیر نہیں کرتا۔اور ویسے بھی آپ صالح کی کچھ لگتی ہیں جو میں آپ کو "بتاؤں؟

چھبتا ہوا لہجہ۔۔۔چہرے کے تاثرات انتہائی سخت۔

"میں ماں ہوں اس کی۔"

جنید سے زیادہ خود کو باور کروایا۔

www.novelsclubb.com

سوری لیکن میری اطلاع کے مطابق میرے دوست صالح منصور کی والدہ پندرہ" سال پہلے کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا چکی ہیں۔"سنجیدگی بھرا لہجہ۔۔۔سخت الفاظ

صالحہ خاموش ہو گئی اور وہ ان پہ ایک نگاہ ڈالتا کمرے سے باہر نکل آیا۔اس نے اپنے دوست کا بچپن اور جوانی اذیت میں دیکھی تھی۔وہ اس کے گنہگاروں کو کسی صورت رعایت نہیں دے سکتا تھا۔

نوشین آپا کی خبر نے گھر میں خوشیوں کی آمد کی اطلاع دی۔سب ہی بہت خوش تھے۔جواد نے چھوٹے بھائی کے کندھے پہ تھپکی دی۔شائستہ نے اس کو ڈھیروں دعائیں دیں۔شہروز نے اپنے بھائی کے اچھے نصیب کی دعا کی۔زارا نے اس کو مبارکباد دی۔

www.novelsclubb.com

کل انہوں نے آیت مصطفیٰ کو صالح کے لیے مانگنے جانا تھا۔اور اس بات سے یکسر بے خبر کسی رشتہ والوں کی آمد کا سن کر آیت کے ہاتھ پیر پھولے ہوئے تھے۔

"بابا میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

انگلیاں مروڑتے ہوئے سوال داغا۔

"بیٹا آپ نے کہا تھا کہ آپ کو اپنے کیریئر کے دوران شادی نہیں کرنی۔اب تو خیر سے آپ ایک اچھی جاب کر رہی ہیں۔"

مصطفیٰ صاحب نے اسے اس کی سابقہ بات یاد کروائی۔

www.novelsclubb.com

"پر بابا مجھے آگے بھی پڑھنا ہے۔مجھے پی ایچ ڈی کرنی ہے۔"

وہ روہانسی ہوئی۔

تو کر لینا۔ابھی تو ہم صرف رشتہ دیکھیں گے۔حمدانی کے قریبی رشتہ داروں کی" جانب سے رشتہ آیا ہے۔ہم انہیں انکار نہیں کر پائے۔اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہوا تو "انکار کر دینا۔لیکن ہم انہیں گھر آنے سے تو منع نہیں نا کر سکتے۔

انہوں نے گویا اسے سمجھانا چاہا۔وہ سر اثبات میں ہلاتی بوجھل قدموں سے کمرے میں چلی آئی۔اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ایک پل کو بھی اس نے حمدانی صاحب کے قریبی رشتہ داروں کی جانب توجہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔وہ تو بس رو دینے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ میری مدد کر۔میں نے تو نہیں چاہا تھا کہ مجھے ان سے محبت ہوتی۔میں جانتی" ہوں کہ انہوں نے تو میرے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔سدا کے "لڑکیوں سے بیزار لگتے ہیں وہ تو۔اب کیا ہو گا میرا؟

وہ آنے والے کل کا سوچ کر ہی ایموشنل ہو رہی تھی۔

اللہ کرے ان کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو جائے۔ان کو ضروری کام یاد آ جائے۔ان"
"کے ہاں اچانک کسی کی شادی آ جائے۔بس وہ کوئی رشتہ نہ لے کر آئیں۔

وہ دل سے دعائیں کرنے لگی یہ جانے بغیر کہ اگر اسے علم ہو جاتا کہ کل کس محترم کا رشتہ آنے والا تو وہ ان کی راہ میں پھول پتیاں نچھاور کرتی۔

"آپا کس کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو جائے؟"

عنایہ نے اس کی بڑبڑاہٹ سے صرف یہی واضح الفاظ سنے تھے۔

"رشتے والوں کی۔"

بول تو گئی مگر پھر زبان دانتوں تلے دبائی۔

"کوئی نہیں بے بی۔آپ کا سکرین ٹائم پورا ہو گیا ہے نا۔"

وہ جو اسکو پندرہ منٹ کے لیے گیم کھیلنے دے کر گئی تھی اسے اب یاد آیا تھا۔

"آپا مجھے گیم نہیں کھیلنے تھی۔مجھے تو وہ والی ویڈیو دیکھنی تھی مگر آپ کے فون کی گیلری لاک ہے۔"

وہ منہ بسور کر بولتے ہوئے انتہا کی پیاری لگی۔

www.novelsclubb.com

"کونسی ویڈیو؟"

بگ بروالی۔وہ پیچھے سے کلیپنگ کی آواز آرہی تھی۔وہاں کیا ہو رہا تھا مجھے دیکھنا"
"تھا۔

وہ قرآت کمپیٹیشن والی ویڈیو کی بات کر رہی تھی۔

مجھے تو لاک بھول گیا ہے۔جب یاد آئے گا تو آپ کو دکھا دوں گی۔مگر آپ کسی"
"سے اس ویڈیو کا ذکر نہیں کرو گی۔

وہ اس کو تنبیہ کر رہی تھی۔پہلے ہی وہ صالح کے سامنے اس کا پھانڈا پھوڑنے والی
تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپا۔میں کسی کو نہیں بتاوں گی۔آج کا ہوم ورک رہنے دیں؟"

وہ سستی بھرے انداز میں بولی۔

"بالکل نہیں دو منٹ کا کام ہے۔ جلدی سے فنش کرو پھر ریسٹ کرنا۔"

وہ اس کو ہوم ورک کروانے لگی جو کاپی پہ لکھتے لکھتے ہی نیند میں جھول گئی۔اس نے اسے بیڈ پہ لٹایا اور کمفرٹر اوڑھا دیا۔ذہن اب مختلف سوچوں کے دھارے میں بہہ رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

دنیا کی چاہت پا کے سب کچھ تو نے کھویا

تو نے ہے کاٹا وہی، جو تھا تو نے بویا

محبت نہ کی تھی، کیا تھا تو نے سودا

مجھ کو دیا نہ تھا، دیا تھا خود کو دھوکہ

سچ سے منہ موڑ لیا ہے ہائے خسارہ کر بیٹھے ہیں

مرنے سے پہلے مرنے کا نظارہ کر بیٹھے ہیں

اوپری منزل میں بنے اپنے کمرے میں موجود احسن کے سرہانے بیٹھے وہ ہسپتال کے مناظر کو سوچ رہی تھی۔ ذہن انتشار کا شکار تھا۔ وہ خود کو مٹی ہوتا محسوس کر رہی تھی۔ اپنے سب سے قریبی رشتے کے بارے میں جاننے کے سارے اختیار وہ کھو چکی تھی۔ خود ہی تو اس نے یہ راستہ چنا تھا۔ جو اس راہ پہ اس کو لے کر آیا تھا وہ تو اس سے بھی گلہ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ بھی برابر کی گناہگار تھی۔ یا شاید زیادہ کیونکہ وہ کسی کی بیوی اور ماں تھی۔ دوستی کا رشتہ اتنا اہم نہیں تھا جتنا ایک باوفا بیوی اور ایک

ممتا سے بھرپور ماں کا تھا۔اس نے ایک انسان کا ضبط آخری حد تک آزمایا تھا۔اس نے کسی کی محبت کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔اس کے بچے اس کے ہوتے ہوئے بھی ماں کی ممتا سے محروم رہ گئے تھے۔شہروز تو بہت چھوٹا تھا۔اس نے صالح کا عورت ذات سے بھروسہ ختم کر دیا تھا۔کیا کوئی باوفا بیوی یوں دھوکہ دیتی ہے؟کیا کوئی ماں اپنی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتی ہے؟کیا تھی وہ۔۔۔اور کیا بن چکی تھی۔

حرام راستہ چن کر اس نے حلال رشتوں کو خود پہ حرام کر لیا تھا۔اس کی ذات اب بے معنی ہو چکی تھی۔وہ زندہ تھی مگر جنید کی بات نے اسے سچ میں مار دیا تھا۔کیا اس کی اولاد نے اس جلی ہوئی میت کو ہی اپنی ماں سمجھ کر دفنا دیا تھا؟اگر ہاں۔۔۔اگر نہیں یقیناہاں۔اس نے اپنے خیالات کی نفی کی۔وہ سچ میں مر چکی تھی۔

کیا اس سے زیادہ کوئی چیز اذیت دیتی ہے کہ وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی اپنی اولاد کے لیے مر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے آنسو قطر قطرہ چہرے کو بھگو رہے تھے۔ سرخ و سفید رنگت زرد پڑ چکی تھی۔ صالح جیسی گہری سیاہ آنکھوں کی چمک حلقوں کے باعث ماند پڑ چکی تھی۔ ابھری ہوئی سیاہ آنکھیں دھنس چکی تھیں۔ اس کا جسم اس کی حالت سے مختلف نہیں رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ روکھے پھیکے سے ہاتھ۔۔۔۔ خشک جلد۔۔۔ ناخن یوں گویا شدید تراشے گئے ہوں۔ بازوؤں پہ جگہ جگہ چوٹیں۔

صالحہ میں نے کہا تھا نا کہ تم واشنگ مشین نہیں لگاؤ گی۔ میں نے آپا سے بات کی" تھی کہ وہ جس سے اپنے گھر مشین لگواتی ہیں وہ یہاں بھی لگا جایا کرے گی۔ تمہارے ہاتھ نرم و نازک ہی اچھے لگتے ہیں۔ میرا بس چلے تو تمہیں کوئی کام نہ کرنے دوں۔"

منصور کی روٹھی آواز پہ اس کی سسکیاں اس کمرے میں گونجیں۔

معاف کر دو منصور۔ میں نے تمہارا بھروسہ، مان، عزت سب توڑ دیا۔ میں نے" تمہیں توڑ دیا منصور۔ تمہارے نام کے ساتھ میں شاد رہی۔ تمہارے بعد میں ویران ہو گئی۔ تم جیسا انسان میں نے زندگی بھر نہیں دیکھا۔ کہاں سے لائے تھے اتنا حوصلہ؟ کیوں مجھے تھپڑ مار کر گھر نہیں بٹھایا۔ تم چاہتے تو مار مار کر کھال ادھیڑ سکتے تھے۔ مرد تھے ہر اختیار رکھتے تھے۔ مگر تم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ تم نے ایک بار بھی مجھ پہ ہاتھ نہیں اٹھایا۔ تم نے صرف ہاتھ جوڑے لیکن میں نے دھتکارا۔ تم جیسی محبت کوئی نہیں کر سکتا منصور۔ خدا سے دعا ہے کہ ایک بار۔۔۔ بس ایک بار وہ مجھے تم سے معافی مانگنے کا موقع دے دے۔ میں خود کو تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گی۔ صالحہ خود کو مٹی کر دے گی مگر تم سے معافی حاصل کرے گی۔"

اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکے بغیر دل کی گریہ زاری کو زور و شور سے ہونے دیا۔ سالوں سے یہی تو کر رہی تھی وہ مگر سکون۔۔۔ سکون اس کو اب نصیب نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سنا تھا کہ آنسو بہہ جائیں تو دل ہلکا ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا دل کئی برسوں بعد بھی ہلکا نہ ہو سکا تھا۔

وہ روندی جا چکی تھی۔ وہ خود کو خود تباہ کر گئی تھی۔

اس کا جرم چھوٹا نہ تھا تو سزا کیسے چھوٹی ہو سکتی تھی۔ اس نے ہر سزا کو قبول کر لیا تھا۔ اسے بھی زندگی کے حصہ کی مانند سمجھ لیا تھا۔ اپنے وجود کا حصہ بنا لیا تھا۔ مگر کون جانتا تھا کہ جس معافی کی آس اس کو زندہ رکھے ہوئے ہے جب وہ آس ٹوٹے گی تو کیا قہر برپا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

عصر کی نماز کے فوری بعد جب سورج کی کرنیں مدھم پڑ رہی تھیں اور آسمان پہ ایک الوہی سی روشنی چھائی تھی وہ اپنے خاوند کے ساتھ اپنے میکے جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھیں۔

تیمور اور نوشین آپا پہلے صالح کی طرف آئے۔ یہاں سے شائستہ بھابھی اور زارا بھابھی نے ان کے ساتھ صالح کا رشتہ لے کر آیت کی طرف جانا تھا۔ صالح نے دروازہ کھولا اور دونوں کو سلام کیا۔ چلتے ہوئے وہ ٹی وی لاؤنج میں آ کر صوفوں پہ بیٹھ گئے۔ صالح اس وقت سادہ سی گول گلے والے بھوری ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ ٹراوزر پہنے تروتازہ دکھائی دے رہا تھا۔ برسوں بعد اس کے چہرے پہ یہ رونق دکھائی دی تھی۔ گھر میں سب صالح کو لے کر بہت خوش تھے۔ نوشین آپا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ محترم نے خود اپنا رشتہ لے کر جانے کو کہا ہے۔ اسی لیے وہ سب کی معنی خیز باتوں سے محفوظ تھا۔ اس نے تو شکر ادا کیا کہ اس کو چھیڑنے والا نمونہ موجود نہیں تھا۔ وہ صوفہ کے ہتھے پہ ہاتھ جمائے پرسکون سا تیمور بھائی سے بات کر رہا تھا جب تک تینوں خواتین اپنی تیاری مکمل کر رہی تھیں۔ جواد کو آج ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا تھا اور شہروز کو ان معاملات کا اندازہ نہیں تھا اس لیے صرف تیمور بھائی ہی ان کے ساتھ جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر باتیں کر رہا تھا کہ اچانک آنے والے وجود کو دیکھ کر اس کا حیران چہرہ دیکھنے لائق تھا۔ کیا اس کا سکون بس چند لمحے کے لیے ہی تھا۔ کیونکہ سامنے موجود جنید شریر اور معنی خیز مسکراہٹ سجائے اس کو دیکھ کر آنکھ کا کونا دبا گیا۔ اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی؟"

کالر والی ڈارک گرین ٹی شرٹ کے ساتھ سکن جینز پہنے، سفید جو گرز میں پاؤں مقید کیے، ہیلمٹ ہاتھ میں پکڑے وہ بہت مزے سے ان کی جانب آ رہا تھا۔ صالح کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔ یہ اب کہاں سے آ ٹپکا تھا۔

"تمہیں نہیں بتایا صالح نے کہ آج ہم اس کا رشتہ لے کر جا رہے ہیں۔"

تیمور بھائی نے اس سے مصافحہ کرتے جواب دیا۔وہ اپنی اچھے اخلاق اور گھلنے ملنے والی خصوصیت کے باعث صالح کی تمام فیملی سے خاصا فرینک تھا۔

بتایا تھا بھئی۔مجھ سے پوچھے بغیر تو یہ ویسے بھی کچھ نہیں کرتا۔کیوں صالح ٹھیک" "کہہ رہا ہوں نا میں؟

معنی خیز مسکراہٹ۔۔۔صالح کا دل چاہا کہ یا تو خود غائب ہو جائے یا اس کو کر دے۔

www.novelsclubb.com

"تم ذرا میرے ساتھ کمرے میں آنا۔مجھے کچھ دکھانا ہے تمہیں۔"

صالح نے اس کو صوفہ سے زبردستی اٹھایا ورنہ اندیشہ تھا وہ کوئی شوشہ چھوڑ دیتا۔

تیمور بھائی ہنس کر ان کی حرکتیں ملاحظہ کر رہے تھے۔

میں نے بتایا ہے نا یہ مجھ سے پوچھے بغیر کچھ بھی نہیں کرتا۔"اپنی تعریف کرتے" وہ مسکرا کر کہتے اس کے ساتھ ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔صالح نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ مزے سے جا کر بیڈ پہ ڈھیر ہوتے بیڈ کراون سے ٹیک لگا گیا۔

"تمہیں کس نے دعوت دی؟"

ابرو اچکا کر پوچھا۔کیونکہ عین اس وقت اس کی یہاں موجودگی یقیناً اتفاق نہیں تھی۔ابھی کل ہی تو ان کی ملاقات ہوئی تھی۔

"کیا مجھے دعوت کی ضرورت ہے؟"

سوال پہ سوال۔

"تم گھر والوں کے سامنے کوئی فضول بات نہیں کرو گے۔"

رائٹنگ ٹیبل کی کرسی کو اس کی جانب موڑ کر بیٹھتے اس نے وارننگ دی۔

"میں اور فضول بات؟"

شاک کی کیفیت میں خود کی جانب اشارہ کر کے بولا۔ گویا اسے اپنی سماعت پہ یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ دی ڈیسنٹ اور سنجیدہ مزاج انسان اور فضول بات۔۔۔ توبہ توبہ

www.novelsclubb.com

ایک بات تو بتاو۔ یہ آپا کو اچانک ہی تمہارا رشتہ لے کر جانے کا خیال کہاں سے آ"

"گیا؟

اس کی بات پہ صالح نے سکون کا سانس بھرا۔ شکر تھا کہ اس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کا پیارا دوست خود اپنا رشتہ لے کر جانے کا کہہ رہا تھا۔

"آپا نے کہا تھا کہ شادی کر لو۔ میں نے ان کی بات مان لی۔"

نہایت معصومیت سے اپنے سر سے مصیبت ٹالنی چاہئے۔ وہ اس کو سچ بتا کر اپنے گلے مصیبت نہیں ڈال سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے تم رہتے نہیں فرمانبردار۔ پورے میسنے ہو تم۔ مجھے پکا پتا ہے کہ اس رشتے" کے پیچھے تمہارا ہی ہاتھ ہے۔ اور کہیں یہ وہ والی لڑکی ہی تو نہیں؟ ارے جنید کا ظمی تمہارا دماغ تو سست ہوتا جا رہا ہے۔ تمہیں اس سست انسان سے اب تھوڑی دوری برتنی چاہئے۔"

مشکوک نگاہوں سے اس کو گھورتے، تکا لگا کر اس پہ پکا ہوتے، آخر میں خود کو مشورے سے نوازا۔

"تمہاری مہربانی ہو گی کہ تم تھوڑا دور ہی رہو۔"

صالح سست انسان کا مطلب بخوبی جان چکا تھا۔

"اب اتنے بھی سست نہیں ہو۔ بس تم سے ایک سال پہلے ہی کروائی ہے میں نے شادی۔ اب تمہیں اس بات پہ چھوڑ تو نہیں نا سکتا۔ اب میرے جیسا مخلص دوست بھی تو ہر کسی کو نہیں ملتا۔"

تکیے کو ہاتھوں میں دبائے وہ بڑے سکون سے بولا۔ گویا اس کو نہ چھوڑ کر اس پہ احسان عظیم کیا ہو۔ دل میں صالح منصور نے اعتراف کیا کہ سچ میں اسے جنید کاظمی

سے زیادہ مخلص دوست نہیں مل سکتا تھا۔وہ ہمیشہ اس کے ہر اچھے برے وقت میں اس کے ساتھ رہا تھا۔وہ مزید کچھ کہتا کہ دروازہ ناک ہوا۔نوشین آپا اس کی بجائے جنید کو بلا رہی تھیں۔

"اس کو آپ نے بلایا تھا آپا؟"

وہ شاکنگ سا بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں نا۔مٹھائی کہاں ہے جنید؟"

وہ عجلت بھرے انداز میں جنید سے مخاطب تھیں۔

"بس آپا میں آرڈر دے کر آیا تھا۔ابھی لایا دس منٹ میں۔"

وہ فورا کمرے سے باہر نکلا اور ہیوی بائیک کی چابی ہاتھ میں گھماتے سیڑھیاں اترنے لگا۔صالح نے گہری آہ بھری۔یہ انسان دھمکی کی زبان بھی نہیں سمجھتا تھا۔اسی لیے تو ابھی تک دھڑلے سے ہیوی بائیک چلا رہا تھا۔

"آپا مٹھائی یہ کیوں لے کر آ رہا ہے؟"

اسے تو معاملہ ہی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

تمہیں یاد نہیں کہ اپنی شادی کی خوشی میں اس نے جو مٹھائی بھجوائی تھی۔اس کا تو" ذائقہ ہی منہ سے نہیں اتر رہا تھا۔بس مجھے اچانک یاد آیا کہ اس کو کال کر کے پوچھتی ہوں۔اس نے کہا کہ وہ خود لا دے گا۔میں نے کہا کہ تمہاری طرف ہی لے "آئے۔

مطلب اس کو نہیں پتا تھا کہ آپ میرا رشتہ لے کر جانے والی ہیں۔اس لیے "مٹھائی چاہیئے۔"

اس نے گویا حساب کتاب لگایا۔

"ہاں نا اس کو تو نہیں بتایا۔مجھے لگا اسے پتا ہو گا۔اس نے بھی پوچھا نہیں تھا۔"

وہ کہہ کر نیچے چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

بھلا ہو تیمور بھائی کا جو اس کے سر مصیبت ڈال چکے تھے۔صالح کم از کم اسے نکاح سے پہلے بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔مگر جس چیز کا ڈر تھا وہ وقوع پذیر ہو چکا تھا۔

اب یقیناوہ اپنی موبائل گیم خراب کرنے پہ اسے کڑی سزا دینے والا تھا۔یا شاید ہیوی بائیک والی دھمکی کا بدلہ لینے کا وقت ہوا چاہتا تھا۔

اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہلتی آیت مصطفیٰ ابھی تک ان کے نہ آنے کی دعاؤں میں مشغول تھی۔سکائی بلو کلر کی نفیس شرٹ جو گھٹنوں تک تھی اس کے ساتھ سفید کیپری پہنے اور سفید اور سکائی بلو کلر کا میچنگ دوپٹہ سر پہ لیے وہ ہلکے سے میک اپ کے ساتھ لبوں کو کاٹتی ایک ہی جگہ پہ چکر لگاتی جا رہی تھی۔اپنی ماما کے کہنے پہ وہ تیار ہوئی تھی ورنہ اس کا بس چلتا تو کام کرنے والی ماسی والے حلیے میں ان کے سامنے جاتی۔اس نے سوچا کہ ارحا سے بات کرے مگر پھر فون واپس رکھ دیا۔ارحا یقینا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک اس کو چبھ رہی تھی۔وقت زیادہ ہو چکا تھا۔اس کا دل تھوڑا پر سکون ہو رہا تھا۔

"مجھے لگتا میری دعا قبول ہونے والی ہے۔"

وہ اچانک جوش میں بولی پھر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو شکر کا سانس لیا۔ کیونکہ کمرے میں صرف وہی تھی۔ عنایہ مہمانوں کی آمد کا سن کر ان کے آنے کے انتظار میں نیچے ہی تھی۔ مزید آدھا گھنٹہ گزرا تو وہ شیشے میں خود کو دیکھ کر مسکرائی۔ اس کا دل نوید دے رہا تھا کہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ اسی وقت گاڑی کی بیل کی آواز پہ اس کی ساری ہنسی ہوا ہوئی۔ دل مختلف اندیشوں کے تحت پریشان ہوا۔ نیچے سے ملنے ملانے کی آوازیں آنے لگیں۔ مگر وہ بیڈ پہ بیٹھ کر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی۔ اس کا دل یک دم ہی اچاٹ ہو چکا تھا۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آنے کو بے تاب ہو رہے تھے جنہیں وہ ضبط کر رہی تھی۔ مگر ضبط کے باوجود ایک آنسو بائیں آنکھ سے نکل کر گال پہ پھسلا۔ خود پہ کنٹرول کرتے چہرہ لال ہو رہا تھا۔ اس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تو اس کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے غائب ہو جائے۔ مگر آنسو صاف کرتے آئینے کے سامنے آ کر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے وہ بوجھل قدموں

www.novelsclubb.com

سے دروازے کی جانب بڑھی۔دروازہ کھولا تو نوشین آپا کو دیکھ کر اسے لگا اسے دھوکہ ہوا ہے۔پلکوں کی گہری جھالر کو بار بار جھپکتے ہوئے، سرخ ناک اور گلابی گالوں والی وہ گڑیا بلا کی معصوم دکھی۔نوشین آپا نے اس کا ماتھا چوما۔عنایہ نیچے بھاگی کیونکہ اسے شائستہ بھابھی کا بیٹا حاشر بہت پسند آیا تھا۔اسے اس کے ساتھ کھیلنا تھا۔

"آ۔۔۔آپ"

بمشکل ہکلاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"میرے صالح کے ساتھ صرف تم ہی جچو گی۔"

مسکرا کر کہتے ہوئے وہ اسے حسین زندگی کی نوید سنائی گئیں۔

!صالح۔۔۔صالح منصور

کیا اس نے کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنا شروع کر دیے تھے؟

کیا اس کی سماعت اس کی پسندیدہ باتوں کو اسے سنوار ہی تھی؟

کیا خواب، حقیقت کا روپ دھارتی ہے؟

کیا چاہنے والے کی جانب سے یہ پیغام دل کو معطر نہیں کرتا؟

اس کا دل چاہا وہ رو دے۔ سجدہ شکر میں چلی جائے۔ دنیا کو بتائے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے دل کی دھڑکن منتشر ہوئی۔ لمحوں میں اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا۔ چہرہ پل بھر میں نکھرا نکھرا ہو گیا۔ وہ اس کو دیکھ لیتا تو کہتا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ہوا اتنی پیاری کہ دل چاہتا ہے نثار ہو جاؤں تم پہ۔"

اس کے حیران کن تاثرات اور پھر شرم سے جھکی نظروں کو دیکھ نوشین آپا کو ڈھیروں تسلی ملی۔ کوئی بھی اس کو دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ لڑکی یوں دکھ رہی تھی گویا خواب کو حقیقت کا روپ دھارے دیکھ شخص عجیب سی کیفیت کا شکار ہوتا ہے۔

"میں تمہیں نیچے لے کر جانے کے لیے آئی تھی۔ چلو"

انہوں نے اسے مخاطب کیا جو آنسوؤں کو روک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں پانچ منٹ تک آتی ہوں آپا۔"

نوشین آپا اس کے کندھے پہ تھپکی دیتے چلی گئیں۔

"شکر اللہ"

دروازہ بند کرتے وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔آنسو قطار در قطار آنکھوں سے بہہ جانے دیے۔یہ وہ آنسو تھے جن کا بہنا اسے مزید خوشنما بنا رہا تھا۔چند لمحے پہلے تک اس کا دل بند ہو رہا تھا اور اب۔۔۔اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تو ان دھڑکنوں کو اس کا نام لیتے محسوس کیا۔

"جانتے ہیں صالح یہ آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟"

وہ اس کی شبیہہ سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اگر آج آپ کی جگہ کسی اور کی جانب سے رشتہ آیا ہوتا تو یہ آنسو ان کے جانے کے بعد بہتے۔مگر اب پہلے ہی بہہ رہے ہیں۔نہیں جانتی یہ نوشین آپا کے آنے سے پہلی کی تکلیف پہ ہیں یا دوسری صورت حال کو سوچ کر یا پھر شاید شکر کے۔"

بڑی بڑی آنکھوں میں چمکتے آنسو چہرے پہ بکھر کر اس کے خوبصورت رخسار کو تر کر گئے۔آنکھیں بند کیں تو اس کا چہرہ سامنے نظر آ گیا۔وہ بند آنکھوں سے کھل کر مسکرائی۔چہرے پہ موجود گڑھے نے نمایاں ہو کر اس کو پر رونق بنا دیا۔وہ تیزی سے کھڑی ہوئی۔آئینے کے آگے جا کر دیکھا تو چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ایک پل کو اس نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔پہلے جو چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا اب شرمگیں مسکراہٹ سے لال ہو رہا تھا۔وہ فوراً واش روم گئی۔چہرہ دھویا اور مسکراتے ہوئے ہلکا سا میک اپ کیا۔اس وقت وہ انتہا کی دلکش دکھ رہی تھی۔خود پہ آخری نگاہ ڈالی تو اس کی ماما دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں۔اس کو دیکھ کر دل میں اس کے اچھے نصیب کی دعا کی۔سر پہ پیار دیتے ہوئے وہ اس کو لیے نیچے آئیں۔فطری جھجھک کے باعث وہ نظریں جھکائے سب سے ملی۔شائستہ تو اس کو دیکھ اس کے صدقے واری جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم تو آپا کے کہے مطابق بہت پیاری ہو۔ معاذ کی منگنی پہ دیکھا تھا مگر آج نظر بھر کر"
"دیکھا تو یوں لگ رہا ہے کہ تم تو صالح کے لیے ہی ہو۔

اس کے پاس بیٹھی شائستہ نے اس کے کان میں تعریف کی۔ جس پہ وہ دھیمی مسکان سے جواب دیتے ہوئے جھینپ گئی۔

"آپ کافی تاخیر سے پہنچے۔ خیریت تو تھی؟"
مصطفٰی صاحب نے تیمور سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دراصل ہم گھر سے وقت پہ ہی نکلے تھے مگر تھوڑے فاصلے پہ ہی گاڑی رک"
گئی۔ میں نے چیک کیا تو ٹائر پنکچر تھا۔ پھر صالح کو کال کی تو وہ اپنی گاڑی دے کر گیا۔
"اب میری گاڑی اس کے پاس ہے۔ پنکچر ٹھیک کروا کر وہ گھر واپس جائے گا۔

تیمور بول رہا تھا اور آیت آنکھیں بند کیے، لب دانتوں میں دبائے خود کو کوس رہی تھی۔

"مجھے تھوڑی پتا تھا۔"

دل میں خود کو تسلی دی۔

"افف صالح آپ کو ٹینشن میں ڈال دیا۔"

www.novelsclubb.com

اب اتنا تو بنتا ہے نا۔ میں بھی تو کل سے پریشان ہوں تھوڑا سا آپ بھی ہو"

"جائیں۔

خود کو دلاسہ دیتے وہ پر سکون ہوئی۔

"انکل ہم رشتہ پکا سمجھیں؟"

شائستہ نے مصطفیٰ صاحب سے پوچھا۔زارا سے تو اس کی کوئی خاص بنتی نہیں تھی اس لیے اسے بس جلدی سے آیت کو گھر لانا تھا۔

حمدانی اور صدیقی دونوں نے بچے کی گارنٹی دی ہے۔ہم نے بھی اسے شادی میں" دیکھا تھا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔مگر حتمی فیصلہ ہماری بیٹی ہی کرے گی۔ بچیوں کو خود مختار کرنے کا مطلب صرف اتنا نہیں ہے کہ انہیں کیریئر میں آزادی دے دو۔مگر جہاں اس کی پوری زندگی کا فیصلہ ہو وہاں ان پہ زور زبردستی کرو۔اس " لیے میں اپنی بیٹی کے سر پہ کبھی اپنا فیصلہ مسلط نہیں کروں گا۔

مصطفیٰ صاحب نے کہا تو آیت نے آنکھوں میں نمی لیے اپنے بابا کو دیکھا جنہوں نے ہمیشہ اسے سپورٹ کیا تھا۔وہ خوش قسمت تھی۔۔۔۔بلا کی خوش قسمت تھی جس کو اس کے ہر فیصلے میں اس کے ساتھ کھڑے ہونے والے ماں باپ کا ساتھ نوازا گیا تھا۔اس نے کبھی بے جا فرمائشیں نہیں کی تھیں۔لیکن اس کے والدین نے اس کی ہر ممکن ضرورت اور خواہش کا خیال رکھا تھا۔

"بیٹا اگر آپ کو سوچنے کا وقت چاہیئے تو لو۔لیکن اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں تو رضامندی دے دو۔"

www.novelsclubb.com

تیمور کے کہنے پہ اس نے اپنے بابا کی طرف دیکھا جنہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔اس نے بھی مثبت جواب میں سر ہلا دیا۔وہاں موجود سب کے چہروں پہ رونق بکھر گئی۔نوشین آپا نے اس کا منہ میٹھا کروایا۔اب وہ کیسے بتاتی کہ صالح کا نام اپنے نام کے

ساتھ جڑنے کا احساس اس کو ویسے ہی میٹھا میٹھا محسوس ہو رہا تھا۔اس کے لیے اسے کسی شیریں چیز کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ چلے گئے تو آیت اپنے ماما بابا کے پاس بیٹھ گئی۔

"!ماما! بابا"

"جی بیٹا"

www.novelsclubb.com

آپ نے ہمیشہ مجھے آزادی دی۔ مجھ پہ بھروسہ رکھا۔ کبھی بھی بے اعتباری نہیں" دکھائی۔ میں نے ہمیشہ سنا تھا کہ لاکھ کوئی والدین آپ کو آزادی دے دیں مگر شادی کے معاملے میں بیٹی کی سنوائی نہیں ہوتی۔ مگر آپ نے ان سب کو غلط ثابت کر

دیا۔مائیں، بیٹیوں کو ہمیشہ کہتی رہتی ہیں کہ یہ کرو یہ نہیں کرو۔اگلے گھر جا کر مجھے بدنام کرواو گی۔ لیکن آپ نے کبھی مجھے یہ سب نہیں کہا۔آپ نے مجھے میری زندگی جینے دی۔ کبھی سسرال کا نام لے کر مجھے ذہنی ٹارچر نہیں دیا۔لوگوں کی باتوں کی پرواکیے بغیر مجھے جاب کی اجازت دی۔آپ دونوں بہترین والدین ثابت ہوئے۔"

دونوں کے پاس بیٹھی ان کا ہاتھ تھامے وہ نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔اس کی باتیں اس کے والدین کو تفاخر کا احساس کروا رہی تھیں۔انہوں نے اپنی بانہیں پھیلائیں تو وہ اس میں سما گئی۔

www.novelsclubb.com

کتنی عجیب تھی نا دنیا۔۔۔کتنے مختلف تھے نا لوگ

ایک جانب وہ تھا جس کی ماں کی بے وفائی اسے پوری عمر کا روگ دے گئی تو دوسری جانب وہ تھی جس کے والدین اس کے آئیڈیل بنے۔

مختلف حالات کے دھارے میں چلنے والے دو مختلف لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ سے نوازا جا رہا تھا۔

مصطفیٰ صاحب اور شگفتہ بیگم، صدیقی صاحب کے ہمراہ صالح کی جانب جا چکے تھے۔ان کو صالح بہت پسند آیا تھا۔ سنجیدہ مزاج، خوبرو، مضبوط جسامت کا مالک دھیمی آواز میں بولتا ہوا وہ ان کے دل کو بہت بھایا۔ نکاح کی تاریخ اگلے ماہ قرار پا چکی تھی۔ معاذ نے اس کو دل سے مبارک باد دی تھی۔ جانے کیوں لیکن اس روز اس کی منگنی والے دن ان دونوں کا ایک دوسرے کو یوں دیکھنا ہی اسے یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ دونوں صرف ایک دوسرے کو جانتے ہی نہیں بلکہ پسند بھی کرتے ہیں۔ اسے اب قسمت کے فیصلوں کی سمجھ آئی تھی۔اور وہ قسمت کے فیصلے پہ من و عن راضی تھا۔دونوں گھروں میں تیاریاں شروع ہو چکی تھی۔آیت نے سوچا کیوں نا ارحا کو گھر بلا کر بتائے۔اس نیت سے اس نے اس کو کال کی۔

"ارحاتم تو بیٹے کے بعد مجھے بھول ہی گئی ہو۔"

فون پہ اس کو خوب لتاڑا۔

"نہ یار میرا پہلا بچہ ہے۔مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ بچے اتنا تنگ کرتے ہیں۔کھانے کا ہوش ہوتا ہے مجھے نا پینے کا۔ مگر پکا کل تمہاری طرف آوں گی۔آج نوید سے کہا تھا میں نے کہ کل ویک اینڈ ہے تو مجھے تمہاری طرف چھوڑ جائے۔"

"واو یہ تو کمال تو گیا۔چلو پھر کل ہی مل کر ساری باتیں ہوں گی۔کل تمہیں ایک دھماکہ دار خبر سناؤں گی۔"

نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے وہ اپنی بیسٹی سے بولی۔

"کیا خبر ہے جلدی بتاو۔"

ثمامہ کو سلاتے ہوئے وہ پر تجسس بولی۔

"نہیں جی کل ہی بتاوں گی۔"

وہ بھی بھرم سے بولی۔

"بڑی کوئی بد تمیز ہو تم۔ سسپنس ڈالنا ضروری تھا کیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس پہ برہم ہو رہی تھی۔

ہاں تو تم وقت نکال کر مجھ سے رابطہ رکھا کرو ورنہ میں یوں ہی کروں گی۔اب"

"کوئی بات نہیں۔ تم ثمامہ کو سنبھالو۔اللہ حافظ

وہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی مگر آیت فون کاٹ چکی تھی۔

اگلے روز چونکہ آیت گھر ہی تھی تو وہ صبح گیارہ بجے ہی اس کے گھر آ چکی تھی۔ شگفتہ بیگم، ثمامہ کو تھامے پیار کر رہی تھیں اور عنایہ ان کے پاس بیٹھے اس چھوٹے سے بچے کو نہار رہی تھی۔ اس کے پھولے پھولے گالوں کو پیار کرتے ہوئے اسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

"ماما یہ بے بی کتنا نرم ہے۔ اور اسکا فیس کتنا گول مول سا ہے۔"

وہ آنکھوں میں ڈھیر پیار لیے کبھی اس کے گال چھوتی تو کبھی اس کے ہاتھ۔

"آپ بھی ایسی ہی تھی۔"

شگفتہ بیگم نے اس کے گالوں کو کھینچتے جواب دیا۔ جس پہ وہ شرما گئی۔

آیت کے کمرے میں موجود ارحاسب جاننے کے بعد خوشی سے نہال ہو رہی تھی۔

"آیت۔۔۔۔آیت میں بہت خوش ہوں۔"

اس کو گول گول گھماتے وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جلدی سے تصویر دکھاو۔ کون ہیں وہ جن پہ میری آیت دل ہار بیٹھی۔" معنی"

خیزی سے بولتے ہوئے وہ پر اشتیاق لہجے میں بولی۔

"میری پاس تصویر نہیں ہے۔"

صاف گوئی سے بولی۔

"مار کھاو گی مجھ سے اگر یہ بولا۔ جلدی سے دکھاو دی گریٹ صالح منصور"

"سچ میں تصویر نہیں ہے۔"

نہایت معصومیت سے بولی۔ جس پہ ارحا نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ویڈیو ہے۔"

اس کی اگلی بات پہ ارحا کا منہ کھلا ہی رہ گیا۔

"تم بڑا ایڈوانس چل رہی ہو۔"

وہ اسکو چھیڑتے ہوئے بولی۔

یار ایک بار بھی نہیں دیکھی۔بس پتا نہیں کیسے بنالی لیکن کبھی دیکھنے کی ہمت نہیں" ہوئی۔"

وہ اس کا چہرہ آنکھوں میں سموئے بولی۔ارحا کے کہنے پہ اس نے صالح کی ویڈیو اس کو دکھائی لیکن خود پھر بھی نہیں دیکھی۔

صالح بھائی تو بہت ہینڈسم ہیں۔تم دونوں کا کپل بے حد حسین لگے گا۔خوش" رہو۔"

وہ ارحا کی تعریف پہ جھینپ گئی اس لیے فورا موضوع تبدیل کیا۔

اچھا اب اٹھو جلدی۔ ہمیں نکاح کی شاپنگ کرنی ہے۔نوید بھائی کو فون کر کے بتا" دو کہ تمہیں شام میں لینے آئیں اور کھانا ہماری طرف سے ہی کھائیں۔اور ثمامہ کو ماما "سنبھال لیں گی۔

وہ اس کو کھڑا کر چکی تھی۔ارحا نے نوید کو انفارم کر دیا تھا۔

وہ دونوں شاپنگ کے لیے مال روانہ ہوئیں۔وہاں سے سب گھر والوں کے لیے شاپنگ کی اور اپنے لیے ایک نہایت منفرد نکاح کا جوڑا پسند کیا۔

www.novelsclubb.com

"حور لگو گی اس کو پہن کر۔"

ارحا اس جوڑے کو اس کے ساتھ لگاتے بولی۔

"تھوڑا مکھن لگایا کرو۔"

آنکھیں چھوٹی کر کے بولی۔

"عجیب ہو بھئی۔ لڑکیاں تعریف پہ شرماتی ہیں اور تمہیں مکھن لگ رہا ہے۔"

"تو کیا شرماوں؟"

جوڑے کو کاونٹر پہ رکھتے وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہم سے کہاں شرماو گی۔ اب تو صرف ان کے سامنے ہی شرماو گی۔"

اس نے بھی حساب برابر کیا۔

"ہاں بالکل ایسا ہی کروں گی۔"

وہ بھی ڈھٹائی سے بولی۔

"یااللہ! آج کل کی لڑکیاں کتنی بے شرم ہو گئی ہیں۔"

ارحاد ہائیاں دیتے ہوئے بولی۔

"شرمانے میں کونسی بے شرمی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"پوائنٹ"

ایمپریس ہو کر بولی۔

اسی نوک جھونک اور چھیڑ چھاڑ میں انہوں نے شاپنگ کی۔ارحا نے جن جگہوں سے اپنے لیے شاپنگ کی تھی وہ اسے سیدھا انہی جگہوں پہ لے کر گئی جس کے

باعث شام تک شاپنگ مکمل ہو گئی۔ ورنہ ایک دن میں نکاح کی شاپنگ خاصی مشکل تھی۔ شام کو وہ تھک ہار کر گھر واپس آئیں۔ نوید، ارحا کو لینے آیا تو ان دونوں نے ان کی فیملی کے ساتھ ہی رات کا کھانا کھایا۔ ساتھ ہی مصطفیٰ صاحب نے نوید سے نکاح کی تقریب کے حوالے سے کچھ انتظامات کے بارے میں اطلاع لی۔ یہ ان کے گھر کی پہلی شادی تھی لیکن وہ کوئی کمی نہیں چاہتے تھے۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ پھر ارحا اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ اپنے گھر روانہ ہو گئی۔

اپنی شاپنگ کو بیڈ پہ ڈھیر کیے وہ اپنی ماما کو ساری شاپنگ دکھانے لگی۔ اس کا نکاح کا جوڑا انہیں بے حد نفیس لگا تھا۔

"میری بیٹی کی چوائس بہت خوب ہے۔"

انہوں نے دل سے اقرار کیا۔

"یہ تو ہے۔"

صالح کے بارے میں سوچتے ہوئے اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

رات کو جب سب سو چکے تھے۔وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھتے ہوئے کسی اور جانب ہی کھوئی ہوئی تھی۔

تقدیر نے اس پہ بے شمار نعمتیں نچھاور کی تھیں اور وہ شاکر لوگوں میں شامل تھی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی قسمت پہ رشک کرتی کہ جسے چاہا وہ اس کا نصیب بننے والا تھا۔

چاند کی روشنی نے اس کے صبیح چہرے پہ روشنی کی تو اس کا چاند سا چہرہ جھلملا اٹھا۔

نکاح کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔رخصتی چونکہ ابھی طے نہیں تھی۔اور جہیز لینے سے صالح نے انکار کر دیا تھا۔اس لیے فلحال صرف نکاح کی چھوٹی سی ، تقریب طے پائی تھی۔جس میں حمدانی صاحب اور صدیقی صاحب کی فیملیز شائستہ بھابھی اور زارا کے میکے والے، جنید اور ارحا کی فیملیز انوائیٹڈ تھیں۔تقریب کے لیے مصطفیٰ صاحب نے ایک چھوٹا سا بینکوئیٹ بک کروالیا تھا کیونکہ ان کا گھر زیادہ وسیع پیمانے پہ نہ تھا۔

ایک جانب خوشیوں کا دور شروعات پا چکا تھا تو دوسری جانب گناہگاروں پہ خوشیوں اور سکون جیسی نعمتوں کو کھینچ لیا گیا تھا۔

کبھی دل جو توڑے ہیں میں نے

بڑی بھول مجھ سے ہوئی ہے

وہ جو چوٹ میں نے لگائی

میرے دل پہ بھی آ لگی ہے

وہ اپنی شاندار کوٹھی کے اندرونی دروازے کی سیڑھیوں پہ شکستہ حال بیٹھا تھا۔ دنیا کی نظروں میں کتنا کامیاب تھا وہ مگر یہ صرف وہی جانتا تھا کہ وہ ناکام ہو چکا تھا۔ اس وقت صرف ایک خونی رشتہ موجود تھا اس کے پاس جس کو پانا اب اس کے لیے ناممکن ہو رہا تھا۔ وہ تو صالحہ سے معافی کا درخواست گزار تھا وہ اس سے احسن کو کیسے چھین سکتا تھا۔ کاش کہ پیسہ اس کے بیٹے کو اس کے پاس لا سکتا۔ اس نے اپنے سیکرٹری سے کہہ کر ہسپتال میں موجود احسن کے بارے میں پتا کروایا تھا۔ جو رپورٹ اس کے سیکرٹری نے اس کو دی تھی وہ اس کا دل چیر گئی تھی۔

جس گڑھے کو اس نے منصور کے لیے کھودا تھا اس میں وہ اپنی فیملی سمیت گرا تھا۔ وہ آگ جس میں اس نے کسی کا گھر جلایا تھا وہ اسی میں خاک ہو رہا تھا۔ حسد اس کو کھا گیا تھا۔ وہ کھوکھلا وجود اب پچھتاوں میں گھرا بس اپنی موت کا منتظر تھا۔

مگر کیا موت کے بعد اصل حساب کو وہ فراموش کر چکا تھا؟

کیا وہ بھول چکا تھا کہ انسان کو اس کے اعمال کی جزا و سزا ملتی ہے وہ بھی اسی دنیا میں۔

نرم گرم دھوپ اور ٹھنڈی سی چھاؤں کے اس موسم میں دو مختلف زندگی کے ادوار کے گزرنے والے وجود ایک ہونے جا رہے تھے۔ روح کے گم شدہ حصے کو اس کا لاپتہ حصہ مل چکا تھا۔ چند مراحل طے کرنے کے بعد وہ دونوں دنیا کے حسین ترین رشتے میں بندھنے والے تھے۔ پھولوں کی مہک کو اندر اتارتے اس نے مسکرا کر دیوار گیر آئینے میں خود کو دیکھا۔

لائٹ پرپل رنگ کی کامدار شرٹ جس پہ سلور کام خوب جچ رہا تھا ساتھ میں میچنگ غرارہ پہنے، لائٹ پرپل باریک شفون کا کامدار دوپٹہ جس پہ ہلکا سا موتیوں کا کام ہوا تھا اور بارڈر کو سلور کام سے آراستہ کیا گیا تھا اس کو سلیقے سے سر پہ یوں سیٹ کیے کہ ایک سرا دائیں جانب آگے کو کر کے سینے پہ پھیلایا گیا تھا اور دوسرا سرا پیچھے کی جانب پھیلا ہوا اس کی پشت کو ڈھانپ رہا تھا۔ بائیں کندھے پہ سلور شال کو پھیلا کر سیٹ کیے، سلور ہیلز، سلور نازک سی چین کو گردن کی زینت بنائے اور چھوٹے چھوٹے سلور جھمکوں کو پہنے وہ بے انتہا حسین اور معصوم دکھ رہی تھی۔ میک اپ اتنا نیچرل کیا گیا تھا کہ ارحا کے بقول وہ سچ میں آسمان سے اتری حور دکھائی دے رہی تھی۔ ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں اور گجروں سے کھیلتے وہ تھوڑا نروس بھی تھی

نکاح کا فریضہ ڈانس، گانے، ڈھول باجے سے پاک ماحول میں سرانجام دیا جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں اس وقت اکیلی ہی تھی کیونکہ ارحا، ثمامہ کو اس کے بابا کے حوالے کرنے حال گئی تھی۔اور اس کی ماما مہمانوں کو ڈیل کر رہی تھیں۔معاذ اور جیا کی فیملیز آچکی تھیں۔

حال میں سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ہنسی خوشی کا دور دورہ تھا۔معاذ نے جیا کو دیکھا تو یک ٹک دیکھتا ہی رہ گیا۔وہ اسی کے ہم رنگ لباس میں ملبوس تھی۔ ڈارک بلو کلر کی فینسی فراک جس پہ سفید موتیوں کا انتہائی نفیس کام ہوا تھا،دوپٹے کو داہنے کندھے پہ جمائے وہ اپنی تائی سے مل رہی تھی۔اس کی ہنسی کی جلترنگ پہ معاذ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے ابھی تک اس پہ نگاہ نہیں ڈالی تھی۔لیکن آنکھیں اس کو دیکھے بغیر بھی بتا سکتی تھیں کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔اپنی منگنی والے روز کے بعد آج ان کا آمنا سامنا ہوا تھا۔فطری جھجھک اور اس کے آخری بار کہے گئے جملوں اور لہجے کے باعث وہ اس سے گریز ہی برت رہی تھی۔وہ تائی سے مل کر برائیڈل روم کی طرف بڑھ گئی۔ڈارک بلو ٹو پیس میں ملبوس معاذ

www.novelsclubb.com

نے مسکرا کر سر جھٹکا۔ مطلب ٹرٹر بولنے والی جیا اب اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ برائیڈل روم پہنچی تو اس دلہن کو دیکھ عش عش کر اٹھی۔

"اللہ! آیت آپی آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔"

"کتنی پیاری؟"

www.novelsclubb.com

آیت نے شرارتا پوچھا۔

"اتنی پیاری کہ صالح بھائی تو اپنا دل ہار بیٹھیں گے۔"

اس نے الفاظ ہی ایسے کہے کہ آرٹیفشل بلش آن بھی وہ کام نہ کر پایا جو ان الفاظ نے کر دیا۔ چہرے پہ چھائی سرخی نے اس کے حسن کو مزید دلفریب بنایا۔

"تم بھی اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ معاذ بھائی نے آج ہی نکاح کی ڈیمانڈ رکھ دینی ہے۔"

اس کے الفاظ کو یوں اس پہ لوٹایا کہ اس کی نگاہیں اٹھنے سے انکاری ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"افف جیا کتنا شرماتی ہو تم۔"

وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولی۔

"آپ بھی شرما لیں۔"

جیا کی پر جتاتی آواز آئی۔

یہ نہیں شرمائے گی ہمارے سامنے۔یہ تو بس اپنے ان کے سامنے ہی شرمائے"
"گی۔

ارحا نے دروازہ کھولتے ان کی آخری بات سنتے جواب دیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے ویسے۔"

www.novelsclubb.com

جیا نے مسکرا کر کہا۔عنایہ بھاگتی ہوئی اندر آئی۔

"آپا۔۔۔آپا! بگ برو آ گئے ہیں۔"

عنایہ کے الفاظ سے اس کا چہرہ حیا کی سرخی سے تمتما اٹھا۔اس پہ تو آج ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔جیا اور ارحا اس کو دو منٹ کا کہہ کر خود حال کی جانب چلی گئیں۔

سفید پرنس کوٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہنے، سیاہ بال جو اب کافی بڑھ چکے تھے ان کو جیل سے جمائے وجاہت سے بھرپور مسکراتا ہوا صالح منصور آج آیت مصطفیٰ کو یقیناً رشک میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔صالح اور اس کی فیملی سب سے مسکرا کر ملنے لگے۔معاذ نے اس کے گلے لگ کر مبارکباد دی۔سب سے ملتے ملاتے وہ سٹیج پہ جا کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیمرہ مین تصاویر کھینچ رہا تھا۔عنایہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔عنایہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ بے حد خوبصورت مسکان آئی۔وہ سچ میں آیت کی ہی کاپی تھی۔اس نے اس کے گال کھینچے تو وہ شرما گئی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ تو"

اس نے مسکرا کر عنایہ کی تعریف کی جو پنک بے بی فراک پہنے ہوئے تھی۔

"آپ بھی"

اس نے جھینپتے ہوئے جوابی تعریف کی تو وہ قہقہہ لگا گیا۔

"آپ بہت پیاری ہیں۔ بالکل اپنی آپا جیسی"

www.novelsclubb.com

اس نے عنایہ کے کان کے پاس سرگوشی کی تو اس کا چہرہ کھلکھلا اٹھا۔

"میں آپا کو بتا کر آتی ہوں۔"

وہ بھاگنے لگی تو صالح نے گڑبڑا کر اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

"آپا کو نہیں بتانا آپ نے عنایہ۔"

اس نے زور دیتے ہوئے اس کو قائل کرنا چاہا۔

"مگر آپا تو کہتی ہیں کہ تعریف فوری کر دینی چاہئے۔"

اس کی بات پہ صالح کو پرے روم والا واقعہ یاد آیا۔اس کی آپا بھی تو فوری تعریف کر دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں آپا کے سامنے ان کی تعریف کر دوں گا مگر آپ ان سے کچھ نہیں کہو گے۔"

"ٹھیک ہے عنایہ؟

وہ کنفرم کرنا چاہ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ جا کر اپنی آپا کے سامنے منہ کھول دیتی۔

"اوکے"

اس نے اچھے بچوں کی طرح فورا بات مان لی۔

"بہت کیوٹ ہو آپ۔اور بہت اچھی بچی ہو۔"

اس نے دوبارہ عنایہ کے گال کھینچے تو وہ مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔دور کھڑے جنید کاظمی نے اس کو دیکھ کر سکون کا سانس بھرا۔اس کے دوست کے چہرے پہ چھائی رونق اس کے اندرونی سکون کا منہ بولتا ثبوت تھی۔سیاہ جینز کے ساتھ،سیاہ ڈریس شرٹ پہ سفید بلیزر پہنے،بالوں کو سلیقے سے جمائے وہ اس کی طرف آیا تو وہ صوفہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس سے گلے ملا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کس خوشی میں میرے ساتھ میچنگ کی ہے؟"

جنید کا ظمی ہو اور اس کو تنگ نہ کرے یہ ناممکن تھا۔

"اگر یہی سوال میں کروں؟"

اس نے اس کے سیاہ اور سفید لباس کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تو کرتے رہو۔ میں نے کونسا جواب دے دینا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کی بات کو ہنسی میں اڑایا۔ گویا کہہ رہا ہو۔ صالح منصور کیا تم مجھے جانتے نہیں۔

برائیڈل روم کا دروازہ کھلا تو مصطفیٰ صاحب نکاح خواں کے ہمراہ اندر آئے۔ان کے ساتھ شگفتہ بیگم، شائستہ، زارا، ارحا اور جیا بھی اندر داخل ہوئیں۔صالح کے کہنے پہ نکاح خواں نے آیت سے حق مہر پوچھا۔کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی مرضی کا حق مہر لے۔

"مجھے حق مہر میں ان سے تلاوت سیکھنی ہے بالکل ان کی طرح۔"

اس کی بات پہ وہاں موجود سب لوگ گنگ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے صالح کی تلاوت سنی ہے کہیں؟"

مصطفیٰ صاحب نے سوال کیا۔

جی بابا۔چونکہ وہ میرے ہی کالج کے بوائز کیمپس میں پڑھاتے ہیں اس لیے"

"قرآت کے مقابلے میں انہوں نے تلاوت کی تھی اور مجھ پہ سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

وہ پرے روم والا واقعہ سرے سے ہی پس منظر میں ڈال گئی۔اب کیسے بتاتی کہ صالح منصور تو اسی روز اس کے دل کی دنیا میں حشر برپا کر گیا تھا۔اس کی آواز میں قرآن سننا آیت کو کسی دوسرے جہان میں لے گیا تھا۔ مصطفٰی صاحب نے اپنی بیٹی کے سر پہ پیار دیا۔ان کی بیٹی نے ہمیشہ ان کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔نکاح پڑھایا گیا تو وہ منتشر دھڑکنوں اور نرم جذبات لیے اپنا آپ صالح منصور کے نام کر گئی۔

وہ سٹیج کے صوفہ پہ براجمان اپنے ساتھ بیٹھے جنید کی باتیں سن رہا تھا جب مصطفٰی صاحب اس کے پاس آئے۔نکاح خواں نے جب نکاح کے بول کے درمیان حق مہر بتایا تو صالح منصور پہ سکتہ طاری ہو گیا۔

"کیا حق مہر ہے؟"

اس نے شاک کی کیفیت میں پوچھا۔

"آپ سے تلاوت سیکھنے کا حق مہر"

نکاح خواں کی بات پہ اس کے گلے میں پھندا سا لگا۔

کیا زندگی اتنی مہربان ہو سکتی ہے؟

کیا کوئی انسان اتنا مخلص ہو سکتا ہے؟

www.novelsclubb.com

کیا دولت پہ محبت کو فوقیت دی جاتی ہے؟

کیا پیسے کے مقابلے میں قرآن کا درجہ بلند رکھا جاتا ہے؟

کیا زندگی نے اس کا ہر خسارہ آیت مصطفیٰ کی صورت پورا نہیں کر دیا تھا؟

اس کا دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھے کہ وہ کیوں ہے ایسی؟

کیوں وہ صالح منصور کو گھائل کرتی جا رہی ہے؟

اس نے پورے دل و جان سے آیت مصطفیٰ کو اپنی زندگی میں قبول کیا۔ مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سب سے گلے ملنے کے بعد وہ ابھی بیٹھنے ہی والا تھا کہ ارحا اور جیا کے ساتھ چل کر آتی آیت مصطفیٰ اس کے حواس سلب کر گئی۔ وہ کوئی اپسرا دکھ رہی تھی جس پہ صالح منصور کو ٹوٹ کر پیار آیا۔ سہج سہج کے قدم رکھتی وہ اس کے دل کی دنیا کو ہلا رہی تھی۔ اس کے دل کے گرد چڑھا سختی کا خول اس کے قریب آتی آیت مصطفیٰ کے قدموں میں ٹوٹ کر پاش پاش ہوا۔ وہ سٹیج کے پاس پہنچی تو صالح نے پورے استحقاق سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔ جھکی نظروں والی اس منفرد اور انمول لڑکی نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تو دونوں کے دل کی دھڑکنیں سست پڑ گئیں۔ دونوں کے ہاتھوں کے ملاپ میں ایک محفوظ سا سکون پنہاں تھا۔ ایک تحفظ تھا۔ ایک اپنایت تھی۔ روح کا کھویا حصہ واپس مل چکا تھا۔ وہ اس کے پہلو میں بیٹھی اس کی زندگی کو رنگوں سے بھر رہی تھی۔ تصاویر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر کھانا

www.novelsclubb.com

کھل گیا۔سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔صالح نے پلیٹ میں بریانی نکالی اور اس کے آگے کی جو نروس سی بیٹھی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"سنیے"

صالح نے اس کو مخاطب کیا تو اس کے ہاتھ ساکت ہوئے۔

"جی"

www.novelsclubb.com

مدھم سی آواز میں جواب دیا۔

"پرپل رنگ خاص پسند ہے کیا آپ کو؟"

اس کی جانب دیکھتے تجسس سے گویا ہوا۔ جانے کیوں لیکن اس نے اسی رنگ کا انتخاب کیا تھا جس میں وہ اس کو بچپن میں ملی تھی تو یاد رہ گئی۔ جوانی میں ملی تو اپنی سی لگی۔ نکاح کے بعد ملی تو صرف اپنی ہی محسوس ہوئی۔

"کیوں؟"

اس نے اپنی گھنی پلکیں جو مسکارہ لگا کر مزید گھنی کی گئی تھیں ان کو اٹھا کر اپنے محرم کی جانب دیکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بس ایسے ہی"

وہ کندھے اچکا گیا اور وہ نظریں جھکا گئی۔

"سنیے"

اسی کے طرز تخاطب میں اس کو مخاطب کیا۔ جس پر وہ دل و جان سے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"کہیے"

اس کے صبیح چہرے پہ نظریں ٹکائے وہ مدھم سا بولا۔

"رشتہ آپ نے اپنی پسند سے بھیجا تھا یا یہ آپ کی فیملی کی مرضی تھی۔"

جانے کیوں لیکن وہ جاننا چاہتی تھی کہ کیا صالح منصور بھی اس کے لیے کوئی جذبات رکھتا ہے۔ یہ چیز اسے پچھلے ڈیڑھ ماہ سے بے چین کیے ہوئے تھی۔ اب وہ اپنی اس بے چینی سے نجات کی خواہش مند تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیا سننا چاہتی ہیں؟"

اس کے سوال پہ وہ ہڑبڑا گئی۔

"جو حقیقت ہے۔"

صاف گوئی سے جواب دیا۔

"اگر میں کہوں کہ دونوں میں سے کچھ بھی نہیں تھا تو؟"

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے کے تاثرات کو بغور جانچتے کہا۔

"پھر تھرڈ آپشن کیا ہو سکتا ہے؟"

اس نے مدھم سی سرگوشی کی۔

"محبت"

اس کے کان کے پاس گھمبیر لہجے میں بول کر وہ اس کو ساکت و صامت کر گیا۔ وہ گھبراہٹ میں اس سے تھوڑا فاصلے پہ ہوئی۔ شرم و حیا سے اس کے گال دہکنے لگے۔ صالح نے ہر منظر کو اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ کر ذہن میں حفظ کیا۔

"کھانا تو کھا لیں محترمہ"

اس کی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروا کر وہ اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگا۔

"آپ اب بھی مجھے محترمہ ہی کہا کریں گے؟"

نروٹھے پن سے بولتی ہوئی وہ اس کو بہت اپنی سی لگی۔

"پھر کیا کہا کروں؟"

الٹا سوال کیا گویا جاننا چاہتا ہو کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

"آف کورس میرا ایک عدد نام ہے۔آیت مصطفیٰ آپ مجھے یہ کہہ کر بلایا کریں۔"

اس نے گویا چٹکیوں میں مسئلہ حل کیا۔

www.novelsclubb.com

"پر یہ تو آپ کا نام نہیں ہے۔"

ہنسی کو دباتے وہ سنجیدہ سا بولا۔

"کیا مطلب؟"

اسے نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کچھ منٹ پہلے آپ آیت صالح ہو چکی ہیں محترمہ"

اس کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام سن کر اس کی سماعت میں رس گھلا۔ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا جسے مخفی کرنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہونے لگی۔

"اچھا اپنا موبائل نمبر نہیں دیں گی۔اب تو آفیشلی محرم ہیں میری۔"

www.novelsclubb.com

اچانک یاد آجانے پہ اس نے اپنا فون نکال کر اس کے سامنے کیا جس پہ اس نے فون اپنے مہندی لگے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اپنا نمبر ڈائل کیا۔ پھر اس کے حوالے کیا تو اس نے اوپر نام لکھ کر اس کے آگے سکرین کر دی۔ سکرین پہ جگمگاتا "مسز صالح" اس کو بہت بھلا محسوس ہوا۔ آنکھوں نے بغاوت کرتے ایک نظر اس کو

دیکھا پھر نظر جھکالی۔وہ اس کا نمبر محفوظ کر چکا تھا۔آیت کھانا کھانے لگی جس پہ وہ بھی کھانے میں مشغول ہو گیا۔

جیا جو کہ ارحا سے باتیں کر رہی تھی اس کے جانے کے بعد اپنے فون پہ بزی ہو گئی۔ پاس کسی مردانہ پرفیوم کی خوشبو محسوس کرتے اس نے اس جانب دیکھا تو وہ اس کے برابر آ کھڑا ہوا۔جیا نے فورا نظریں جھکالیں اور فورا وہاں سے جانے لگی۔

"رکو تو سہی لڑکی"

وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔مجال ہے جو آج اس نے اس سے سلام دعا ہی کیا ہو۔

"میرا نام بھی ہے۔یہ لڑکی کیا ہوتا ہے؟"

وہ ہلکا سا غصہ دکھاتے ہوئے بولی۔

"تم لڑکی ہو تو لڑکی ہی کہوں گا نا"

معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے اس کو زچ کرتے ہوئے بولا۔

"میرا نام وجیہہ حمدانی ہے۔

خود کی جانب اشارہ کر کے زور دے کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"پر میں تو جیا کہوں گا۔"

وہ ہنس کر بولا تو جیا نے دل میں اس کے چہرے پہ یوں ہی مسکراہٹ قائم رہنے کی دعا مانگی۔

"تو کہتے رہیں۔"

بال جھٹک کر کہتے وہ جانے کے لیے مڑنے لگی تو معاذ نے پھر اس کے سامنے آ کر اس کا راستہ روکا۔

"اچھا سنو۔ ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ سنجیدہ ہوا تو جیا بھی رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو منگنی ہماری پہلے ہوئی تھی تو اس حساب سے شادی ہماری پہلے ہونی چاہئے تھی مگر یہ لوگ تو بہت ہی فاسٹ نکلے۔ خیر میں بابا سے کہوں گا کہ چاچو سے کہیں ہمیں ہماری امانت جلد ہی سونپ دیں۔ پلیز انکار مت کرنا۔ پکا تمہیں خود کالج چھوڑنے جایا کروں گا اور واپس بھی لایا کروں گا۔ تمہاری پڑھائی میں کوئی مسئلہ

نہیں ہو گا۔ تم اپنی پینٹنگ اور اسکیچنگ کا شوق بھی پورا کرتی رہنا۔اور ایک آدھا "اسکیچ مجھ بیچارے کا بھی بنا دینا۔

اپنی بات کہہ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ شرما کر سرخ ہو چکی تھی۔ہلکا سا تبسم چہرے پہ بکھر کر اسے دلفریب بنا رہا تھا۔

تیرے ہونٹوں پہ تبسم کی وہ ہلکی سی لکیر

میرے تخیل میں رہ رہ کے جھلک اُٹھتی ہے

یوں اچانک ترے عارض کا خیال آتا ہے

جیسے ظلمت میں کوئی شمع بھڑک اُٹھتی ہے

(ساحر لدھیانوی)

www.novelsclubb.com

اس کے کان کے پاس گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتا وہ وہاں سے چلا گیا اور جیا کئی لمحے ان الفاظ کو سوچتے مسکراتی لجھاتی رہی۔ پھر سر جھٹک کر واپس فنکشن میں مشغول ہو گئی۔

جنید کاظمی اپنی بیوی کے ساتھ نئے کپل کو مبارکباد دینے کے لیے اسٹیج کی جانب آیا۔ جنید کی بیوی ماہین نے پہلے صالح کو مبارکباد دی پھر آیت کے ساتھ بیٹھ کر اس سے چند باتیں کرنے لگی۔ جنید، صالح کے ساتھ بیٹھا تھا۔ یہی موقع تھا اس سے بدلہ لینے کا۔۔۔ صالح نے گلہ کھنکھارا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی یہ آپ کو کس کنویس پہ لے کر آیا ہے؟"

نہایت معصومیت سے سوال پوچھا تو جنید الرٹ ہو گیا۔ اس نے جنید کی جانب دیکھ کر آبرو اچکائی۔ گویا کہنا چاہ رہا ہو کہ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے جو حشر تم نے میرا کیا اب اس کی کچھ سزا تو بنتی ہی ہے۔

"ہم جنید کی گاڑی میں آئے ہیں صالح بھائی۔اور کس پہ آنا تھا؟"

سوال کا جواب دیتے ہوئے اس نے آخر میں مسکرا کر سوال کیا۔جنید التجائی نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا جو آج اس کے نقش قدم پہ چل رہا تھا۔

"ماہین سائیڈ پہ آنا ذرا۔مجھے ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ صوفہ سے اٹھتا اس کو اٹھنے کے لیے کہنے لگا۔گویا اس کو منظر عام سے ہٹانا چاہ رہا تھا۔ورنہ اس کی خیر نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

جنید کیا ہو گیا ہے ابھی تو بھابھی آئی ہیں۔بھابھی ویسے اس نے آپ کو بھی کبھی"

"ہیوی بائیک پہ سیر کروائی ہے؟

مسکراہٹ دبائے اس نے نہایت معصومیت سے سوال داغا اور جنید کاظمی کا دل کیا اس کو سٹیج سے نیچے پھینک دے یا خود بھاگ جائے۔

"کیا مطلب؟"

ماہین نے ناسمجھی سے استفسار کیا۔

کوئی مطلب نہیں اس کی بات کا۔ چلو اب ہمیں گھر جانا ہے نا کافی ٹائم ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"امی پریشان ہو رہی ہوں گی۔

وہ ماہین کا ہاتھ تھام کر اس کو صوفہ سے کھڑا کر چکا تھا۔

"تم آنٹی کو کیوں نہیں لے کر آئے؟"

اس کو تنگ کرنا چھوڑ کر اس نے فکر مند ہو کر سوال پوچھا۔

"تم جانتے تو ہو کہ انہیں ہجوم والی جگہ پہ گھٹن ہوتی ہے۔بس اسی لیے"

اس کی بات کا جواب دیتے وہ ماہین کو لیے سٹیج سے اترا۔

صالح بھائی آپ کی اور آیت کی جوڑی بہت کمال ہے۔اتنے پیارے لگ رہے ہیں"
آپ ایک ساتھ۔اللہ پاک آپ کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔بس جلدی سے شادی
کروالیں پھر آپ دونوں ہماری طرف انوائیٹڈ ہیں۔آفٹر رول آپ کا بیسٹ فرینڈ
"ہے جنید تو پہلی دعوت تو ہماری طرف بنتی ہے نا۔

مسکرا کر کہتے ہوئے اس نے ان کو انوائیٹ کیا۔

"ان شاءاللہ بھابھی"

صالح نے نظریں نیچی کیے عزت و تکریم سے جواب دیا۔

"اب ہم چلتے ہیں۔اللہ حافظ"

دونوں کو اللہ کی امان میں دیتی وہ جنید کی ہمراہی میں دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

اس کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کر کے جنید دوبارہ اس کی جانب آیا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی اس کو سمجھا لیں کیوں مجھ معصوم کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔آپ اس کی شکل پہ نہ جانا یہ صرف دکھنے میں ہی معصوم ہے۔جبکہ میں حقیقت میں معصوم ہوں۔"

اس کی بات پہ جہاں آیت مسکرائی وہیں صالح کا قہقہہ گونجا۔

"!تم اور معصوم۔۔۔یا اللہ"

وہ اس کو زچ کرتے بولا۔

ہاں تو ہیوی بائیک چلانے سے کیا انسان معصومیت کی کیٹگری سے نکل جاتا"

"ہے۔

"کیا آپ ماہین بھابھی سے چھپا کر ہیوی بائیک چلاتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

آیت نے بات سمجھتے ہوئے سوال پوچھا۔

"چھپایا تو نہیں ہے بس بتایا نہیں ہے۔"

لب دانتوں میں دبا کر کہتا ہوا وہ صالح کو انگلی دکھاتا چلا گیا۔ پیچھے آیت کھل کر مسکرائی۔

"آپ کیوں اپنے دوست کے لیے پریشانی کھڑی کر رہے ہیں؟"

وہ مستفسر ہوئی۔

آپ بھی اس کی شکل پہ چلی گئیں۔اس کو سیدھا سا ڈیسنٹ سمجھنے والا بہت بڑی" "غلطی کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ زندگی سے بھرپور مسکان چہرے پہ لیے بولا تو آیت نے اسے بے حد پیار سے دیکھا۔ جس پہ اس نے اس کے چہرے پہ نگاہیں جمائیں تو اس کے ظاہر اور پوشیدہ ہوتے گڑھوں کو دیکھ اس کا دل چاہا کہ اسے چھوئے۔ مگر وہ نگاہیں پھیر گیا۔ وہ بے

اختیار نہیں ہونا چاہتا تھا۔اس کے لیے یہ نعمت ہی کافی تھی کہ وہ اس کی محرم بنی اس کے پہلو میں بیٹھی تھی۔وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا اور آخر وہ اسے پا ہی گیا تھا۔

نکاح کا فنکشن حسن اختتام کو پہنچا تو سب اپنے اپنے گھروں کو ہوئے۔آیت مصطفیٰ اب آیت صالح بنی اپنے کمرے میں کھڑی اس کو سوچ رہی تھی جس نے محبت و عزت سے اس کا ساتھ پایا تھا۔

اچانک اس کے فون پہ بپ ہوئی۔اس نے دیکھا تو واٹس ایپ پہ ایک وائس تھا۔ تجسس سے وائس آن کیا تو اس کی مسحور کن آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"مسز صالح کے پاس بھی تو اپنے ہسبینڈ کا نمبر ہونا چاہئے۔"

اس کی بات پہ وہ شرما گئی۔اس کے بلوٹک پہ فوراً ہی دوسرا میسج آیا۔

"اب شرمائیں گی تو نمبر سیو نہیں کر پائیں گی۔"

اس بات پہ اس کی شرمیلی مسکان معدوم ہوئی اور اب تجسس نے جگہ لے لی۔

"آپ کو کیسے علم۔۔"

میسج لکھتے لکھتے آخر الفاظ مٹا دیے۔کافی دیر کوئی جواب نہ بن پایا۔

"کہہ دیں جو دل میں آ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کا میسج آیا تو وہ جھینپ گئی۔پہلے نمبر سیو کیا۔

"کس نام سے سیو کیا ہے؟"

اس کی ڈی پی کے شو ہوتے ہی فوری سوال آیا۔وہ خود اپنی بدلتی کیفیت پہ حیران تھا۔وہ کیسے اس کو اتنا جان گیا تھا۔

"جس بھی نام سے کیا ہو۔"

اس نے اتراتے ہوئے جواب بھیجا۔

"یہ غلط بات ہے مسز"

www.novelsclubb.com

اس کے مسز کہنے پہ اس کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔

"پھر کبھی بتاؤں گی۔"

گلٹ محسوس کرتے جواب ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"نکاح کا جوڑا کس کی پسند کا لیا تھا؟"

صالح نے پھر سوال پوچھا۔

"افف۔۔۔آپ کتنے سوال پوچھتے ہیں۔"

اس نے جواب بھیجا جس پہ وہ مسکرا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹیچر ہوں۔پہلے سوچنا چاہیئے تھا نا"

"اگر یہ بات ہے تو میں بھی ٹیچر ہی ہوں۔"

فخریہ جتایا۔

"آپ تو سچ میں استاد ہیں۔"

وہ اس کی ٹیچر ہی تو تھی جو اس کو محبت سکھا گئی۔

جو اس کو وفا پہ یقیں کروا گئی تھی۔

"آپ کو کوئی شک تھا کیا؟"

نروٹھے پن سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ پہ شک نہیں کر سکتا کبھی۔آپ نے ہی تو یقین کرنا سکھایا ہے۔"

اس بار اس نے وائس کیا تھا اور اس کے الفاظ میں چھپی عزت اس سے مخفی نہیں تھی۔

"صالح! کیا کچھ ایسا ہے جو ہمارے درمیان مخفی نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس بار آیت نے بھی وائس کیا۔اس کے لبوں سے اپنا نام سننا صالح منصور کو بہت میٹھا لگتا تھا۔اس نے میسج چھوڑ کر کال ملائی۔صالح کی کال آئی تو اس نے ریسیو کر لی۔

"آیت میری زندگی میں کچھ ایسے راز ہیں جن کا آشکار ہونا مجھے مزید تکلیف میں ڈالے گا۔میں نہیں چاہتا کہ آپ بھی اس تکلیف سے گزریں۔میں چاہتا تو کہتا کہ مجھے نکاح کے ساتھ ہی رخصتی چاہیئے مگر جانتی ہیں ایسا کیوں نہیں کہا۔کیونکہ مجھے پہلے اپنے خوف کا سامنا کرنا ہے۔میں آپ کے اور اپنے تعلق میں کسی ایموشنل سین کو پیدا کر کے ہمدردی کے تحت نہیں جڑنا چاہتا۔یہ رشتہ محبت، عزت اور وفا کا رشتہ ہوتا ہے۔مجھے آپ کی وفا پہ یقین آرہا ہے آیت۔میں چاہتا ہوں آپ بھی

ہمیشہ مجھ پر یقین رکھیں۔ کیا آپ صالح منصور کو اس کی ہر خوبی اور خامی کے ساتھ قبول کریں گی؟"

اس کے الفاظ پہ آیت ساکت و صامت تھی۔

"آیت؟"

دوسری جانب سے ہنوز خاموشی پہ اس نے اس کو اس کے نام سے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں صالح۔ آزما لیجئے گا۔ آیت کے لیے یہ رشتہ بے حد اہم اور حسین ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پہ ہر قسم کے حالات میں آپ مجھے اپنے ہم قدم پائیں گے۔ یہ آیت صالح کا آپ سے وعدہ ہے۔"

اپنے نام کے ساتھ اس کے نام کو لگا کر وہ اسے خوشی کے عجیب سے جذبے سے سرشار کر گئی۔

"اور آیت کو وعدے نبھانے آتے ہیں۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی تو صالح پر سکون سا آنکھیں موند گیا۔ وہ اس کی اینٹی ڈپریسنٹ تھی وہ جان چکا تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں ایسے جن سے بات کرنا آپ کو ہر تکلیف سے نکال دیتا ہے وہ اس کے لیے وہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ہوا تنی پیاری؟"

آنکھیں بند کیے ہی سوال پوچھا۔

"آپ کیوں ہیں اتنے پیارے؟"

سوال کے اوپر سوال پہ وہ دل و جان سے مسکرایا۔اس کی ہنسی میں زندگی کی جلترنگ گھلی ہوئی تھی۔آیت نے اس کی ہنسی کو سنتے آنکھیں موندیں۔

"ابھی بہت سارے سوال ہیں آپ کے لیے مگر اب جواب شادی کے بعد ہی مانگوں گا۔ابھی خود ہی اندازے لگانا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"صالح"

نہایت مان سے پکارا۔

"جی مسز صالح"

مان سے اس کو اعزاز بخشا۔

"اگر آپ کا سر درد کرے تو پین کلر کی بجائے قہوہ لے لیجئے گا۔ دوائیوں کو عادت نہیں بنانا چاہئے۔"

اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ ضرورت سے زیادہ پین کلر لیتا ہے۔

"آپ کی اس فکر کی اگر عادت ہو گئی تو؟"

www.novelsclubb.com

"یہ عادت اپنا لیجئے۔ کیونکہ آپ کی فکر کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔"

"اور کیا کیا اچھا لگتا ہے آپ کو؟"

"مجھے آپ اچھے لگتے ہیں۔ کیا اتنا کافی نہیں"

کمرے کی کھڑکی سے چاند کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"آیت میں آپ کو کسی سے ملوانا چاہتا ہوں۔"

یکلخت آنکھوں میں سرخی لیے وہ اس سے اجازت طلب کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کس سے؟"

آسمان پہ موجود ستاروں کو دیکھتے گویا ہوئی۔

میرے بابا سے۔کیا آپ میرے ساتھ ان کی قبر پہ جائیں گی؟شاید یہ انتہائی عجیب ہو گا آپ کے لیے کہ نکاح کے بعد میں آپ کو کسی اچھی جگہ پہ لے کر جانے کی بجائے قبرستان چلنے کے لیے کہہ رہا ہوں۔مگر۔۔۔۔۔۔"

اگر مگر نہیں۔میں چلوں گی۔آپ جہاں بھی لے کر جائیں گے میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

وہ اس کو سرشار کرتی جا رہی تھی اور اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں کل آپ کی طرف آوں گا اور انکل سے اجازت طلب کر کے آپ کو لے کر جاوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

دونوں کی جانب سے الوداع کہا گیا۔دونوں نئے جذبے اور احساسات سے لبریز اپنے اپنے خیالات کی دنیا میں قید نیند کی وادیوں میں کھو گئے۔

خوشگوار موسم نے اپنی اجارہ داری سے ہر جانب ہلکی سی ہوا کو پھیلایا۔اس خوبصورت صبح اٹھ کر فجر کی نماز کے بعد اس نے ریمائنڈر کے طور پہ آیت کو میسج کیا کہ وہ کچھ گھنٹوں تک اس کی طرف آئے گا۔ناشتہ کر کے وہ نوشین آپا کو انفارم کرتے مصطفیٰ صاحب کی طرف آگیا۔اس کی آمد انتہائی غیر متوقع تھی۔وہ چائے پی رہے تھے جب صالح اندر داخل ہوا کیونکہ دروازہ ریان نے کھولا تھا۔سب سے دعا سلام کے بعد وہ اصل مدعے پہ آیا۔

"انکل میرے بابا میرے لیے سب کچھ ہیں۔چند سال پہلے ان کی وفات ہو گئی لیکن وہ ہمیشہ میرے دل میں اپنا مقام قائم کیے ہوئے ہیں۔جتنا مقام ان کا میری زندگی میں ہے اس لحاظ سے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی منکوحہ کو بھی ان کی قبر پہ لے کر جاؤں۔شاید آپ کو اعتراض ہو مگر میں ایک آدھے گھنٹے تک آیت کو ڈراپ کر دوں گا۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ مجھ پہ بھروسہ کر سکتے ہیں۔"

نہایت سعادت مندی اور التجائی لہجے سے بولتے اس مرد کی آنکھوں میں جھلکتی نمی ان سے پوشیدہ نہیں تھی۔یہ بات تو وہ ان کی پوری فیملی سے سن چکے تھے کہ صالح منصور اپنے باپ سے بے حد اٹیچ تھا۔اس کی تربیت اس کے باپ نے کی تھی۔

"بیٹا وہ آپ کی عزت ہے اور آپ ایک عزت دار انسان ہو۔میرے لیے یہ کافی ہے۔"

www.novelsclubb.com

مصطفٰی صاحب نے اس کے شانے پہ تھپکی دیتے شگفتہ بیگم کو آیت کو اطلاع کرنے کو کہا۔ باتوں کا دور چل رہا تھا جب سفید رنگ کے کڑھائی والے سوٹ پہ سیاہ شال سر پہ اوڑھے وہ مصطفٰی صاحب کے پاس آ کر بیٹھی۔ اللہ کی امان میں دیتے اور ان سے پیار اور دعائیں لیتے وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور صالح نے گاڑی زن سے بھگا لی۔

"کیسی ہیں آپ؟"

ایک نظر اس کے صاف شفاف چہرے پہ ڈالتے اس نے اس کا حال احوال جاننا چاہا۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔"

اس نے خود کو ہشاش بشاش ظاہر کروایا حالانکہ کل فون پہ ہونے والی باتوں کے بعد وہ اندر سے نروس تھی۔

"اپنی لگ رہی ہیں۔"

اس کے جواب پہ اس نے شرما کر چہرے کا رخ ونڈو سائیڈ پہ کیا۔

"مجھ سے نہیں پوچھیں گی۔"

مسکراہٹ دبانے کی کوشش نہیں کی۔

"نہیں"

اس نے گویا مسئلہ حل کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بہت پر سکون ہوں آیت۔ آپ کا ساتھ زندگی کی نوید سنا رہا ہے۔"

اس نے خود اپنے جذبات اس پہ آشکار کیے۔ جس پہ وہ اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

"عنایہ کہہ رہی تھی کہ تعریف فوری ہی کر دینی چاہئے۔ نہیں؟"

اپنی بات پہ اس کے تاثرات دیکھتے وہ صفائی دیتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اور کیا کہہ رہی تھی عنایہ؟"

اس نے پر تجسس پوچھا۔ کہیں اس کا خفیہ راز تو فاش نہیں ہو گیا۔

"کہہ رہی تھی کہ اس کی آپا بہت پیاری ہیں۔"

روڈ سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھ کر گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ ہڑ بڑا گئی۔اس کی ہڑ بڑاہٹ پہ وہ مسکرایا۔

قبرستان میں موجود وہ زندگی سے بیزار انسان اس کی قبر کے پاس زمین پہ گھٹنوں کے بل بیٹھے اپنے دل کی تکلیف پہ کرلا رہا تھا۔

تمہیں خالی ہاتھ کرنا چاہتا تھا۔خود خالی ہاتھ رہ گیا ہوں۔تمہارے پیچھے تو تمہاری" اولاد ہو گی جن کی نظر میں تم ایک بہترین باپ ہو گے۔میرا تو نام لینے والا صرف ایک ہی رشتہ بچا ہے جو کبھی بھی مجھے باپ نہیں کہہ سکے گا۔کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ صالحہ اور میری اولاد جائز ہے۔کاش تمہارے دل سے بے وفائی کی اتنی بڑی داستان کو کم کر سکتا۔افسوس کہ جب تک میرے ساتھ بیتی نہیں مجھے خیال نہیں آیا۔میں نے اپنا بیٹا اور بیوی کار ایکسیڈنٹ میں ہی کھو دیے جیسے تم نے اپنی بیوی اور

تمہاری اولاد نے اپنی ماں کھو دی تھی۔ وہ سب ایک ناٹک تھا کاش کہ یہ سب بھی ایک ڈرامہ ہوتا۔ کاش وہ جلی ہوئی میت میری ہوتی اور میری بیوی اور بیٹا زندہ بچ جاتے۔ تم قبر میں ہو لیکن مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے مجھے کسی نے جیتے جی جان بوجھ کر قبر میں اتار دیا ہے۔ کیا تم جان سکتے ہو میری تکلیف منصور؟ برسوں سے تمہاری فیملی کو توڑنے کی خواہش تھی۔ میں خوش نہیں تھا تو تم کیوں رہتے؟ اگر ایک دوست ٹراما کا شکار ہو تو دوسرا دوست خوش کیسے رہ سکتا تھا؟ تمہاری ہنستی بستی فیملی نے ہمیشہ مجھے میری محرومیوں کی یاد دلائی۔ کیا تھا شروع سے میرے پاس سوائے دولت کے؟ اب بھی تو کچھ نہیں ہے میرے پاس سوائے دولت کے۔ دیکھو منصور میں برباد ہوں۔ لیکن تحسین سعید کو اب تمہاری ہمدردی نہیں چاہئے۔ تم ہمیشہ میرے ساتھ ہمدردی برتتے تھے۔ تم میرے واحد دوست تھے۔ تم سے پہلے اور تمہارے بعد کوئی دوست نہیں بنا۔ تم کہتے تھے نا کہ دوست بنائے نہیں جاتے

www.novelsclubb.com

دوست تو بن جاتے ہیں۔ ہمارا ساتھ بھی تو خود بخود جڑا تھا۔ مگر میں نے تم سے حسد "میں سب برباد کر لیا۔

وہ رو رہا تھا۔اس کی قبر کی مٹی کو ہاتھوں میں تھامے اس کا دل شدت سے پھٹ رہا تھا۔

قبرستان آ چکا تھا۔اس نے باہر گاڑی روک کر گاڑی سے باہر نکل کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"میں کھول لیتی"

وہ شرمندہ سی بولی۔

عورت عزت کے قابل ہوتی ہے آیت۔اس کو جتنی عزت دی جائے وہ کم ہوتی" ہے۔"

یہ وہ کہہ رہا تھا جس نے پوری عمر ایک عورت کی بے وفائی کی سزا کاٹی تھی۔کوئی شک نہیں تھا کہ منصور ایک اعلی ظرف اور اعلی صفت انسان تھا۔ورنہ جس انسان نے عورت سے دھوکہ کھایا ہو اس کے منہ سے یہ الفاظ نہایت عجیب لگتے۔مگر وہ صالح منصور تھا۔۔۔منصور جیسے شریف انسان کا بیٹا

اگر اس وقت منصور اس کے دل میں پلنے والے نفرت کے اس بیج کو نہ نکالتا تو یقینا وہ معاشرے کے لیے ایک ناسور بن جاتا مگر وہ معاشرے کے لیے مثال بنا تھا۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھا۔اپنے بابا کی قبر کے پاس کسی انسان کو بیٹھا دیکھ اسے تشویش ہوئی۔اس انسان کا رخ دوسری جانب تھا اس لیے وہ جان نہیں پایا کہ وہ کون ہے۔

"آپ ایک منٹ یہاں ٹھہریں۔میں ابھی آتا ہوں۔"

وہ اس کو ذرا سائیڈ پہ کھڑا ہونے کا بول کر خود قبر کے پاس آیا جہاں کوئی کتبہ بھی موجود نہ تھا۔یہ حصہ ویران سائیڈ پہ تھا جہاں ان کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔اس انسان کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اس نے اس کو متوجہ کرنا چاہا۔زمین پہ بیٹھے وجود نے نظر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔دھندلے عکس سے اس کو دیکھتے وہ کھڑا ہوا اور صالح منصور کی آنکھیں پتھرا گئیں۔وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔چہرے کے عضلات تن گئے۔رگیں نمایاں ہونے لگیں۔سختی سے لبوں کو بھینچے وہ ضبط کے آخری مرحلے پہ جا کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہمت کیسے ہوئی؟کیسے ہمت ہوئی میرے باپ کی قبر کی مٹی کو چھونے کی۔"

اس کو گریبان سے تھام کر وہ اتنے سخت گیر لہجے میں بولا کہ تحسین سعید نے خوف سے اس کو دیکھا۔اس کی انکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔وہ اسی دن سے ڈرتا تھا اور

آج وہ دن آیا بھی تو اس وقت جب دور کھڑی آیت اس کے دھاڑنے پہ سہمی۔وہ بھاگتے ہوئے اس کی جانب آنے لگی۔

"ت۔۔۔تم من۔۔منصور کے بیٹے ہو نا۔"

ہکلا کر بولتے ہوئے وہ اس کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"دفع ہو جاو یہاں سے"

www.novelsclubb.com

اس کے گریبان کو جھٹکے سے چھوڑتا وہ پوری شدت سے چیخا تو وہ توازن قائم نہ رکھ پانے کے باعث زمین بوس ہوا۔اس کے قریب آتی آیت کا سانس پل بھر کو تھم گیا۔وہ تیزی سے زمین پہ گرے اس وجود کے پاس گئی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے ہمدردی بھرے لہجے پہ صالح منصور نے کرب سے اس کو دیکھا۔

صالح کیا ہوا؟ کون ہیں یہ؟ آپ کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔ پلیز کچھ "
"بتائیں۔ یہ کون ہے؟

وہ اس کے پاس آ کر اس سے ڈھیروں سوال ایک ہی نشست میں پوچھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"صالح۔۔۔ تم صالح ہو۔"

برینڈڈ کپڑوں پہ لگی گرد اور دھول کو فراموش کیے وہ تیزی سے زمین سے اٹھا۔

"چلو آیت"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ وہاں سے جانے لگا لیکن اس کے قدموں میں گرے اس وجود نے اس کی تمام حسیں مفلوج کر دیں۔ خود کو حواس میں لاتے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ آیت سکتے میں اس سارے منظر کو دیکھتی رہی۔

خدا کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دو۔ اپنے باپ سے کہو نا مجھ پہ رحم کرے۔ مجھے " مرنا چاہیئے تھا وہ کیوں مر گیا۔ تم جو کہو گے میں کروں گا۔ اپنی ساری جائیداد تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا۔ لیکن اپنے باپ سے کہو مجھے معاف کر دے۔ اس کی آہ مجھے کھا گئی ہے۔ میں برباد ہو گیا ہوں۔ میرا دل ویران ہو چکا ہے۔ اسے بتاؤ نا میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ میرا ایک بیٹا جل کر مر گیا اور دوسرا ذہنی طور پہ مفلوج ہو گیا۔ ساری خطا میری تھی۔ کاش میں اپنے بیٹے کا علاج کروا لیتا تو میرا نام " لینے والا کوئی تو ہوتا۔ تمہاری ماں۔۔۔

"مر چکی ہے۔"

شدت ضبط سے یہ الفاظ کہتا وہ تحسین سعید کو مفلوج کر گیا۔ تحسین سعید اس خاک میں خاک ہوا۔ جو انسان اپنی ماں کو معاف نہیں کر پایا تھا وہ اس کو کیسے معاف کر سکتا تھا؟ وہ جانتا تھا کہ منصور کا ایک بیٹا ان تمام واقعات کے دوران وہاں موجود تھا۔ اسے یاد آیا کہ یہ تو وہی تھا جو صالحہ کی طرح دکھتا تھا۔

سکتے کی حالت میں بیٹھا تحسین سعید یک دم چیخا تھا۔

آیت کا ہاتھ تھامے وہ قبرستان سے باہر چلا آیا۔ گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گئی۔ دوسری سائیڈ پہ آ کر دروازہ کھول کر خود ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان ہوا۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا تو آنکھیں لال۔ ہاتھوں کی ابھری ہوئی رگیں اس کے ضبط کی انتہا بتا رہی تھیں۔

"صالح"

اس کے ہر لمحے کے تاثر کو بغور دیکھتے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر وہ اس کو مخاطب کرنے لگی۔ جس پہ ماضی نے ایک بار پھر وار کر دیا تھا۔

"ریلیکس صالح"

خود کو نارمل رکھتے آیت نے اس کو حوصلہ دیا۔ حالانکہ اس وقت وہ اندر ہی اندر خوفزدہ تھی۔ جانے کیا داستان تھی اس سب واقعے کے پیچھے۔ اس نے چہرے کا رخ اس لڑکی کی جانب موڑا۔

"آئم سوری"

وہ شکستہ بولا تو آیت کا دل کر لایا۔

میں آپ کی روح کا حصہ ہوں صالح۔ خود کو اتنی اذیت نہ دیں کہ مجھے تکلیف"
"ہو۔

اس کی نم آنکھوں کو دیکھ وہ روتے ہوئے بولی تو صالح نے افسوس سے اس کو دیکھا۔ اس کے آنسوؤں کو اپنے انگوٹھے کی پشت سے صاف کرتا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ پوچھو گی نہیں؟"

اس کی آنکھوں میں دیکھتی آیت نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ جو دھڑا دھڑ سوال کر بیٹھی تھی اب ان سیاہ آنکھوں میں ہر جواب کو پڑھ سکتی تھی۔ صالح نے اپنا بایاں ہاتھ

پھیلا یا تو وہ اس کے کندھے سے سر ٹکا گئی۔ قبرستان کے باہر اس حصے میں مکمل خاموشی اور ویرانی تھی۔ بالکل اس طرح جس طرح کسی وقت صالح کے وجود میں خاموشی اور ویرانی رہا کرتی تھی۔

"میرا سکون ہو تم آیت۔ رب تعالیٰ نے جو سکون اس حلال اور پاکیزہ رشتے میں رکھا ہے میں اس کو محسوس کر سکتا ہوں۔ تمہیں تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ تمہیں تکلیف سے بچانا چاہتا تھا اسی لیے صرف نکاح کا کہا تھا کیونکہ تمہیں کھونے سے ڈرتا تھا۔ ورنہ روح کے حصے کو خود سے دور تو نہیں نا رکھتے۔"

اس کے چادر سے ڈھکے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے وہ جذب میں بولا۔

www.novelsclubb.com

جب آپ کو لگے کہ آپ کو مجھ سے اپنی ذات کو مخفی نہیں رکھنا تو میں سنوں گی" آپ کو۔جج نہیں کروں گی۔ بھروسہ کرتی ہوں آپ پہ اور اس بھروسے میں کسی "شک کی گنجائش نہیں ہو گی۔

اس کے شانے پہ سر دھرے اس کے دائیں ہاتھ کو تھامے اس محفوظ پناہ میں وہ اس کو یقین دلا رہی تھی۔

آج مجھے علم ہو گیا ہے کہ میں اپنے ہر خوف سے لڑ سکتا ہوں۔ جس انسان کو دیکھ" کر اسے قتل کرنے کا خیال آئے دیکھو میں اس پہ ہاتھ تک نہیں اٹھا سکا۔ میں جان گیا ہوں کہ میرے بابا کی تربیت جیت گئی ہے۔اب میں خود کو آیت کے قابل "سمجھنے لگا ہوں۔

وہ جو اس کے کندھے سے سر اٹھا چکی تھی اس کی بات پہ سر جھکا گئی۔

"ایک ساتھ کالج جانا قبول ہے مسز؟"

چند لمحے پہلے کی سخت کیفیت سے نکلتے وہ مسکراتے چہرے سے بولا۔

"آپ لیٹ تو نہیں کروائیں گے جیسے وین والا کرواتا ہے۔ کیونکہ مجھے اپنی جاب بہت عزیز ہے۔"

ابرو اچکا کر پوچھتے ہوئے جتاتے انداز میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں۔ ہم وقت پہ جایا کریں گے اور اپنا فرض بخوبی سرانجام دیں گے۔"

اس کے ہاتھ کی پشت کو چومتے بولا جس پر وہ جھینپ گئی۔

"گھر چلیں۔"

ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

بالکل۔۔۔انکل سے ایک آدھ گھنٹے کا کہا تھا۔اب تو پکا انہوں نے دوبارہ آپ کو"

"کہیں لے کر جانے کی اجازت نہیں دینی۔

وہ فوراً گاڑی سٹارٹ کر کے ریورس کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب آپ کو دوبارہ اجازت چاہیئے۔"

وہ شرارتی انداز میں بولی جس پہ صالح نے نفی میں سر ہلایا۔

یقیناوہ اپنی روح کے اس حصے کو جلد ہی مکمل اپنے نام کرنا چاہتا تھا۔

دس منٹ میں اس کو گھر ڈراپ کر کے وہ واپس اپنے گھر آیا۔

برسوں کے خوف سے ہمت اور حوصلے سے نمٹتے ہوئے اس کے دل سے ہر ڈر باہر نکل آیا تھا۔اس کے باپ کی ریاضت ضائع نہیں ہوئی تھی۔اس محرم کا ساتھ اس کے حوصلے کو بڑھا ضرور گیا تھا۔پاکیزہ رشتے کے اس احساس نے اس کو تقویت ضرور بخشی تھی۔مگر اس نے اپنے ڈر اور خوف کا سامنا خود کیا تھا۔اپنے ہر کرب سے وہ تنہا لڑا تھا۔کیونکہ

کوئی کسی کو ٹراما سے نہیں نکال سکتا۔

ہر انسان کو اپنے لیے یہ کام خود ہی کرنا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور صالح منصور نے زندگی کے سب سے بھیانک خوف میں سے ایک کا سامنا کر لیا تھا۔

نہ جانے جو وقت اس کو مزید آزمانے کا ارادہ کیے ہوئے تھا وہ اس کی زندگی میں کیا موڑ لانے والا تھا۔

ابر آلود موسم نے گرمی کے دنوں میں فرحت بخش ماحول قائم کر کے ہر ذی روح کو تازگی اور ٹھنڈک پہنچائی تھی۔اسی خوشگوار موسم میں وہ اس وقت ارحا کے گھر موجود تھی۔اسے اپنی شادی کے لیے برائیڈل ڈریس لینا تھا چونکہ ایک ماہ بعد اس کی رخصتی طے پائی تھی۔صالح نے ولیمہ کا ڈریس بھی اسی کو پسند کرنے کے لیے کہا تھا جو وہ نوشین آپا اور شائستہ بھابھی کے ساتھ جا کر پسند کر چکی تھی مگر ابھی تک اس نے رخصتی کے لیے جوڑا نہیں لیا تھا۔

"پہلے اپنے نکاح کی تصاویر دکھاو شاباش۔"

ارحا بھرم دکھاتے ہوئے بولی۔

"واپس آ کر دکھا دوں گی۔ بلکہ سینڈ کر دوں گی دیکھتی رہنا۔"

وہ جلد بازی میں بولی۔

"ہاں کر دی تم نے سینڈ۔ ایک ہفتہ ہو چکا ہے تمہارے نکاح کو اور محترمہ کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔ مجال ہے جو ایک بھی تصویر دکھائی ہو۔"

وہ اس کو لتاڑتے ہوئے بولی۔

"ہاں تو خود کھینچ لیتی۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی کہاں کم تھی۔

"جب تمہیں پتا ہے کہ مجھ سے یہ تصویریں نہیں کھینچی جاتی تو بولنے کا فائدہ۔"

اس پر آیت نے موبائل لاک کھول کر اس کے حوالے کیا کہ لو بھئی جلدی دیکھو اور چلو۔

"یار تمہاری اور صالح بھائی کی جوڑی کتنی کیوٹ ہے نا۔ایسے جیسے ایک دوسرے کے ساتھ مکمل ہو۔"

تصاویر دیکھتے ہوئے وہ تعریفی انداز میں بولی تو اوپری منزل پہ جانے کے لیے اس کے کمرے کے پاس سے گزرتی صالحہ کے قدم منجمند ہوئے۔دروازہ کھلا ہوا تھا انہوں نے ایک نظر اندر دیکھا تو اس لڑکی پہ نظر گئی جو ایک بار پہلے بھی اس سے مل چکی تھی۔اس کو دروازے میں ایستادہ پا کر ارحا نے انہیں مخاطب کیا۔

"آنٹی آئیں نا اندر۔"

"نہیں بس میں گزر رہی تھی۔"

وہ شرمندہ سی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں میری دوست کا نکاح ہو چکا ہے اور اب ہم اس کی شادی کی شاپنگ کے لیے جا رہے ہیں۔ لیکن اس نے اب جا کر نکاح کی تصاویر دکھائی ہیں۔ آپ بھی دیکھیں نا۔"

ان کی شرمندگی دور کرنے کی نیت سے وہ آفر کرتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔"

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ کبھی تصاویر دیکھنے کی خواہش مند نہ ہوتی مگر صالح کے نام پہ بس اسکا دل چاہا کہ ایک بار وہ یہ تصاویر دیکھ ہی لیں۔ کیا معلوم وہ ان کا ہی صالح ہو۔ وہ دونوں بیڈ پہ براجمان تھیں جبکہ وہ سامنے موجود صوفہ پہ آ کر بیٹھ گئیں۔ ارحا نے تصاویر کھول کر ان کے سامنے کی تو پہلی ہی تصویر کو دیکھتے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔ سفید پرنس کوٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس وہ وجاہت سے بھرپور مرداس کا بیٹا صالح تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو دیکھتی رہی اور آیت ان کو۔ آخر کیسی مشابہت تھی جو اسے اس عورت کے چہرے اور روپ میں محسوس ہوتی تھی۔

سکرین پہ دیکھتے آہستہ آہستہ نمی آنکھوں میں جھلکتے بالآخر رخسار پہ پھیل گئی۔ارحا اور آیت ان کے آنسوؤں کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھیں۔

"آپ ٹھیک ہیں آنٹی؟"

ارحا فکر مند سی ہوئی۔

"میرے بیٹے کا نام بھی صالح ہے۔"

وہ بولیں تو ان دونوں کو ورطہ حیرت میں ڈال گئیں۔وہ دونوں تو صرف یہی جانتی تھیں کہ ان کا ایک بیٹا ہے جو ذہنی معذور ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا بیٹا کہاں ہے؟"

جانے کس خدشے کے تحت آیت نے یہ بات پوچھ لی۔

"وہ تو وہیں ہے لیکن میں وہاں نہیں رہی۔"

یہ بات کہتے وہ صوفہ سے اٹھیں۔اور آیت کے قریب آکر اس کے سر پہ بوسہ دیا تو وہ حیرت کا مجسمہ بنی رہی۔

"ہمیشہ خوش رہنا اور اپنے شوہر کا بہت خیال رکھنا۔"

اس کے سر پہ پیار دیتیں وہ نم آنکھیں لیے مڑ گئیں اور آیت ان کے اس انداز پہ بہت کچھ سوچنے پہ مجبور ہو گئی۔

ماضی کے دھندلکوں کو سوچتے وہ گہری سوچ میں مبتلا تھیں۔

احسن سو چکا تھا۔اسکول میں بریک کا وقت ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔وہ فورا کچن میں گئیں اور ضروری سامان بنا کر پیک کر کے ارحا کو بولتی گھر سے روانہ ہو گئیں۔ان کے لیے ایک یہی سکون کی بات تھی کہ احسن کی نیند بہت پکی تھی۔اسی

لیے وہ ارحا کو ایک بار چیک کرنے کا کہہ کر اپنا کام پورا کرنے کے لیے سکول چلی جایا کرتی تھی۔

"کاش میرے پاس ادویات کے پیسے ہوتے تو احسن کی جانب سے فکر کم ہو جاتی۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو اس کا کیا بنے گا۔"

کنٹین میں چیزیں ترتیب سے رکھتے اس سوچ نے ان کے ذہن کا احاطہ کیا۔ لرزش کرتے ہاتھوں میں نمایاں جھریاں دیکھتے وہ کسی اور ہی سوچ میں غرق تھیں۔

کھانا کم اور صرف ضرورت جتنا ہی مل رہا تھا جس کے باعث ان کی صحت دن بہ دن گرتی جا رہی تھی۔ شدید پریشانی اور پچھتاوے میں مبتلا صالحہ برسوں قبل ہی ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ بن چکی تھیں۔ انہیں اپنی زندگی پہ اعتبار نہیں تھا وہ احسن کو کسی محفوظ پناہ میں دینا چاہتی تھیں۔ مگر کون؟

یہ سوچ اب انہیں پریشان کیے ہوئے تھی۔

صالح کی کال آئی تو اس نے بلا جھجھک ریسیو کر لی۔ان کے درمیان تکلف کی حائل دیوار اب تقریبا ختم ہو چکی تھی۔وفا، محبت اور عزت کے اس حسین رشتے میں ان دونوں کے درمیان بے پناہ اپنایت سرایت کر چکی تھی۔

"کیسی ہیں؟"

اس کی مسحور کن آواز پہ اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا۔

"بہت پیاری"

اس نے شرارتی انداز میں بولا تو صالح کے مسکرانے کی آواز سنائی دی۔

"کچھ نیا بتائیں۔یہ تو میں بخوبی جانتا ہوں۔"

رائٹنگ ٹیبل کی چیئر سے ٹیک لگا کر پر سکون سا بولا۔

"اب اپنی تعریف خود کرتی اچھی تھوڑی نا لگوں گی۔"

لب دانتوں میں دبائے وہ مسکرا کر بولی۔

"ابھی تھوڑی دیر قبل غالبا آپ یہی کر چکی ہیں۔"

وہ محظوظ سا بولا۔

"کتنا حساب رکھتے ہیں آپ"

وہ منہ بسور کر بولی تو صالح مسکرایا۔

"اچھا رخصتی کے لیے جوڑا لے لیا؟"

"مجال ہے جو تھوڑی سی تعریف ہی کر دیں۔"

www.novelsclubb.com

دھیمی آواز میں نروٹھے پن سے بولی تو صالح مسکرایا۔

"کیا کہا؟"

جان بوجھ کر پوچھا۔

"لے لیا ہے جوڑا۔"

وہ ناراضی سے بولی۔

"گڈ۔کس کلر کا لیا ہے؟"

دوسرا سوال حاضر تھا۔

"بلیک"

یک لفظی جواب۔۔۔

"نائس۔ویسے آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں بھی بلیک لے رہا ہوں۔"

اپنے سامنے ٹیبل پہ موجود کتاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کبوتروں نے بتایا ہے۔اور کچھ؟"

وہ ناراض ہو رہی تھی کیونکہ آج صالح منصور صرف اس سے سوالات ہی پوچھ رہا تھا۔

"آیت"

وہ چپ رہی۔ یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا۔

"مسز!"

اس نے مان سے دوبارہ پکارا۔

"ہوں"

پر شکوہ آواز۔

"کافی خراب سینس آف ہیومر ہے آپ کا۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اسے پیار سے کچھ کہے گا اس بات پہ تپ گئی۔

"میں آپ کی کال کاٹنے والی ہوں۔"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔

"مسز میں مذاق کر رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کرسی سے ٹیک ہٹا کر بولا۔

"میں کیسے مان لوں؟"

شک بھرا انداز اور لہجہ

"اتنا یقین کرتی ہیں تو اتنی سی بات میں شک؟"

بہت مان سے کہا گویا یقین ہو کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہو سکتی۔

"صالح"

اس کے لہجے پہ یک دم ایک شبیہہ آیت کی آنکھوں کے پار جھلکی۔

www.novelsclubb.com

"کہیں"

دل و جان سے کہا۔

"کچھ نہیں"

کچھ پوچھتے پوچھتے رک گئی۔

"آیت آپ کو کچھ بھی پوچھنا ہو تو پوچھ سکتی ہیں۔"

اسے محسوس ہو گیا تھا گویا وہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔

"پوچھنا چاہتی ہوں مگر ابھی مناسب نہیں۔ صحیح وقت کا انتظار ہے۔"

"آپ کسی بھی وقت کہہ دیا کریں۔"

"نہیں۔۔ہر بات کے لیے ایک موقع ضروری ہوتا ہے۔غلط وقت پہ صحیح بات بھی کر دی جائے تو مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔بس جب لگے گا کہ اب مناسب ہے تو پوچھ لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"کافی سمجھ دار ہیں۔"

تعریفی انداز اپنایا۔

"سینس آف ہیومر خراب ہے تو کیا عقل بھی خراب ہو جائے گی۔"

ناراضگی ہنوز قائم تھی۔

"مسز صالح آپ کی محبت کافی ہے۔ عقل اور سینس آف ہیومر کا کیا کرنا ہے میں نے۔"

"مطلب آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ میرا سینس آف ہیومر خراب ہے؟"

سوالیہ انداز۔۔۔ حیران کن تاثرات۔۔۔ شاکی پن کی کیفیت

"تعریف کرنی ہے یا سچ بولنا ہے؟"

لب دانتوں میں دبائے شریر لہجے میں بولتا ہوا صالح منصور اپنے خول سے نکل چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صالح"

صدمے سے بھرپور بآواز بلند کہا۔

"تنگ کر رہا ہوں آیت۔"

وہ جتانے والے لہجے میں گویا ہوا۔

"مجھے ہی تنگ کرنا ہے۔"

آیت روہانسی ہوئی۔

"اور کس کو کروں؟اب آپ بیوی ہیں تو آپ کو ہی تنگ کروں گا نا۔"

لاجک پیش پیش تھا۔

"کر لیں کر لیں۔کیا یاد کریں گے کس سخی سے پالا پڑا ہے۔"

دریا دلی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بتائیں نا۔بلیک کیوں پسند کیا؟"

وہ واپس سوال کی جانب آیا۔

"پھر سے سوال"

وہ برا مان رہی تھی۔

"سوال نہیں۔جاننا چاہتا ہوں۔"

"شادی کے بعد بتاؤں گی۔"

اٹل لہجے میں بولی۔

"کچھ خاص ہے کیا؟"

رائٹنگ ٹیبل پہ موجود رجسٹر پہ پین سے لائنز بناتے پوچھا۔

"ہے تو بہت خاص"

کھڑکی کے پاس موجود باہر کے مناظر پہ نظریں دوڑاتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں انتظار کرتا ہوں۔حالانکہ اب وقت بہت آہستہ اور دھیما گزرتا محسوس ہو رہا ہے۔"

"کلاک کے سیل چیک کریں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"چیک کیے ہیں۔ مگر یہ گھڑی اور سیل کا مسئلہ نہیں ہے۔"

رجسٹر سے نظریں ہٹا کر جواب دیا۔

"پھر کیا مسئلہ ہے؟"

تجسس کی آمیزش شامل کیے بولی۔

"دل کا مسئلہ ہے۔"

وہ گہری آہ بھر کر بولا تو اس کی بات سمجھتی آیت کے چہرے پہ سرخ رنگ نے رونق بکھیری۔ چہرے کے گڑھوں نے عیاں ہوتے مدھم سی مسکراہٹ بکھیرتے اس حسین چہرے کو رعنائیت بخشی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ حافظ"

اس نے تیزی سے کہہ کر کال کٹ کی تو صالح مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔

"مسز آپ تو چھوٹی سی بات پہ گھبرا جاتی ہیں۔ ویسے کہتی ہیں کہ تعریف کیا کروں۔"

آنکھوں میں اس کا چہرہ سموئے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ یہ لڑکی اس کے ہر خسارے کو پورا کر گئی تھی۔

سیاہ رات جس کو آرام کی نیت سے رب العزت نے انسان کو ودیت کیا۔ جس نے انسان کے گہرے رازوں کو خود میں ڈھانپا وہ دھیرے دھیرے ڈھلتی روشن دن کی نوید سنانے لگی۔ پرندوں کے غول اتفاق و اتحاد سے فضا میں پر پھیلائے قابل دید منظر پیش کرنے لگے۔ دور افق پہ موجود بادلوں کے چند ٹکڑوں نے عیاں ہوتے موسم کو خوشگواریت کا احساس دلایا۔ روشن دن کے وقت اس روشن کمرے میں وہ اپنے ڈریس کو دیکھ کر دھیما سا مسکرائی۔ ہاں وہ ایک توہم پرستی کی رسم کو فاش کرنے والی تھی اور یہ چیز اسے سکون دے رہی تھی۔ اس کے گھر والے اس کے

ساتھ تھے۔اس کے ہم سفر کو کوئی اعتراض نہ تھا۔ارحا جلد بازی میں دروازہ کھولتی اس کے کمرے میں آئی۔

"جلدی کرو آیت۔تمہارا ڈریس اور جیولری کہاں ہے میں گاڑی میں رکھوا دوں۔ اور فٹافٹ نیچے آو۔ٹائم نہیں ہے۔"

وہ جلد بازی میں لگ رہی تھی۔جیسے آیت نے اس کی شادی کے فنکشز میں بھرپور ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا وہ بھی یونہی کر رہی تھی۔گویا دوستی کا حق نبھا رہی تھی۔

"ہاں چلو"

پاوں میں جوتے پہنتے سیاہ چادر اوڑھے وہ اس کے ساتھ ہی نیچے آئی۔گھر والوں سے پیار لے کر وہ ارحا کے ساتھ اس کی گاڑی میں آئی۔نوید نے اپنی گاڑی ارحا کے حوالے کر دی تھی تاکہ اس کو آسانی رہے۔معاذ نے تو کہا تھا کہ وہ آیت کو پارلر سے پک اینڈ ڈراپ دے دے گا مگر ارحا کے ساتھ جانا زیادہ مناسب تھا۔وہ پارلر کو روانہ ہو گئیں۔

معاذ، مصطفیٰ ماموں کے ساتھ مل کر حال اور کھانے کے انتظامات دیکھ رہا تھا۔

دوسری جانب وہ جنید کے نرغے میں یرغمال بیٹھا تھا۔

"خبردار جو میرے چہرے کو ہاتھ بھی لگایا تو۔"

وہ انگلی دکھاتے وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

"بھائی جلدی کرو شاباش۔ تم سے ایک آدمی قابو نہیں ہو رہا۔"

وہ سیلون کے صحت مند ورکر کو اشارہ کرتے ہوئے افسوس سے بولا۔

"میں تمہاری بائیک کا چرچا سرعام کر دوں گا۔" جان لیوا وارننگ حاضر تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو کر دے بھائی۔ جتنی بار تو نے دھمکی دی ہے نا اس سے اچھا ہے تو ایک بار بتا ہی دے۔"

وہ صاف چڑاتے ہوئے بولا۔

"تم نے مجھے لڑکی سمجھا ہوا ہے جو میں میک اپ کرواں۔ شرم نہیں آتی۔"

آہ! کس کو شرم کا احساس دلا رہا تھا صالح۔۔۔

"آتی ہے میرے بھائی مگر میں چاہتا ہوں کہ تیری تصاویر لش پش آئے جیسی میری اپنی شادی پہ آئی تھی۔"

تفاخر بھرے لہجے میں بولا گویا نوبل پرائز لے چکا ہو۔

"ایک نمونہ کافی ہے دنیا میں۔ہٹو پیچھے۔"

وہ اس کو پرے کرتا کرسی سے اٹھا۔

"خود ہی تو آئے ہو اب نخرے نہ کرو۔"

www.novelsclubb.com

جنید یک دم ہی سنجیدہ ہوا۔

"تم ہیئر کٹ کے لیے اچھے سیلون کا بول کر لائے تھے اور یہاں میک اپ کا پلان بنائے بیٹھے ہو۔اتنا شوق ہے تو خود ہی کروالو۔"

وہ اس کو لتاڑتا باہر کی جانب بڑھا۔ور کر عجیب نظروں سے جنید کو دیکھنے لگا۔

"تم بھی مجھے ہی گھورو۔اتنی صحت کا فائدہ اگر ایک بندے کو قابو نہیں کر سکے۔پتا نہیں اتنا کیسے چلتا ہے تم لوگوں کا سیلون۔قائل کرنا تو آتا نہیں ہے کسٹمر کو۔"

وہ صالح کے جانے کے بعد ور کر کو سنا کر ہی باہر آیا۔

"بندہ دوست کا مان ہی رکھ لیتا ہے۔"

وہ گاڑی کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑے صالح سے مخاطب ہوا۔

"تمہارے مان رکھنے لگا تو تم میری عزت کا جنازہ نکال دو گے۔"

فون پہ ضروری پیغامات کو دیکھتے بولا۔

www.novelsclubb.com

"قدر ہی نہیں ہے۔"

وہ افسوس بھرے لہجے میں بولا۔

"اوور ایکٹنگ نہ کرو اور چلو۔"

وہ اس کو گاڑی میں بیٹھنے کا بول کر خود گاڑی میں بیٹھا۔ جنید کاظمی نے گاڑی زن سے بھگائی۔

"دل چاہ رہا ہے محلے کے کسی نائی کے پاس چھوڑ کر آوں تمہیں۔"

وہ دانت پیستے بولا۔

"مہربانی ہو گی۔"

اس نے کوئی خاص اثر نہیں لیا۔ جس پہ وہ اس کو ڈھیروں سناتا ڈرائیو کرنے لگا۔

دوستوں کی اس دوستی میں ایک دوسرے کا ساتھ زندگی کے ہر کٹھن وقت میں بہار کی مانند تھا۔ اور بہار میں یہ دوستی اپنی رعنائیاں بکھیرتی سب سے خوشبودار پھول کی مانند تھی۔

خوبصورت سفید پھولوں سے سجا شادی کا حال اپنی دلکشی میں بے مثال تھا۔ سارا ارینجمنٹ آیت کی فرمائش کے مطابق سفید رنگ سے ہی کیا گیا تھا۔ سفید ٹائلز، سفید کرسیاں، سفید ٹیبل گویا ہر شے کو اس صاف رنگ سے سجایا گیا تھا۔ وہ بغیر بینڈ باجے کے بارات لے کر آیا۔

مکمل سیاہ تھری پیس کے ساتھ سیاہ ٹائی اور سیاہ ہی شوز پہنے وہ وجاہت سے بھرپور مرد سب سے منفرد اور ہینڈسم دکھ رہا تھا۔ صاف چمکتی رنگت پہ ہلکی بڑھی بیئرڈ اس کو گریس فل بنا رہی تھی۔ نفاست سے سجائے گئے بال اس کو بے انتہا ہینڈسم لک دے رہے تھے۔ سب کی نگاہیں اس وجیہہ مرد سے ہٹنے سے انکاری تھی۔ وہ محفل کی جان بنا کسی کی جان نکالنے کے ارادے رکھتا تھا۔ مصطفیٰ صاحب اور شگفتہ بیگم نے معاذ کی فیملی کے ساتھ مل کر ان کا استقبال کیا۔ جیا کی آمد پہ معاذ کے چہرے پہ دلفریب مسکان نے احاطہ کیا۔ ٹی پنک کا مدار میکسی جس پہ بے انتہا نفیس کام ہوا تھا اسے زیب تن کیے، دوپٹے کو دائیں کندھے پہ سیٹ کیے، بھورے بالوں کو کرل

www.novelsclubb.com

ڈال کر چھوڑے، بھاری آویزوں سے کانوں کو سجائے وہ ہوش ربا روپ میں معاذ کے دل کی دھڑکن تیز کر گئی۔ معاذ کی جانب نگاہ اٹھتے ہی وہ ان آنکھوں میں دیکھنے کی سکت نہ رکھ پائی اور تیزی سے منظر عام سے غائب ہوئی۔ معاذ نے اس کی جلدی پہ بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔ اگلے ماہ ان کا نکاح اور ساتھ ہی رخصتی طے ہو چکی تھی۔

سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے جب سارے حال کی بتیاں بجھا دی گئیں۔ سپاٹ لائٹ روشن ہوئی تو وہ گہرے سیاہ رنگ کے لہنگے پہ سیاہ لانگ کرتی پہنے جس پہ سیاہ ہی کام ہوا تھا اس پہ سیاہ باریک کا مدار دوپٹے کو سر پہ ٹکائے، سیاہ نفیس اور ہلکی سی جیولری پہنے، سیاہ ہلیز کو پاؤں کی زینت بنائے، نیچرل میک اپ سے مزین ایک منفرد دولہن دکھ رہی تھی۔ آیت کا یہ دلکتا روپ صالح منصور کو گھائل کر گیا۔ دل کو چھو لینے والی مسکان نے اس کے چہرے کو چھوا۔ حال میں چہ مگوئیاں شروع ہو

www.novelsclubb.com

چکی تھیں۔اور وہ دونوں ہی اس کی وجوہات سے باخبر تھے۔پورے کانفیڈنس سے قدم قدم چلتی وہ سٹیج کی جانب بڑھنے لگی۔

"بارات پہ اتنا منحوس رنگ پہن رکھا ہے۔"

کسی کی اونچی سرگوشی اس کی سماعت میں گھلی۔جس پہ ایک جاندار مسکراہٹ نے اسکے چہرے کا احاطہ کیا۔

"ہائے زارا یہ تیری دیورانی کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔اس نے اپنی رخصتی پہ یہ کونسا رنگ پہن رکھا ہے۔"

زارا کی ماں کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ آیت کے کانوں تک پہنچتی۔

"پتا نہیں آج کل کی نوجوان نسل کو کیا ہو گیا ہے۔بھلا اتنی خوشی کے موقع پہ سوگ والا رنگ کون پہنتا ہے۔"

ان سب کی باتوں کو سر اسر اگنور کرتے وہ مسکرا کر پر اعتماد چال چلتی سٹیج کے پاس پہنچی تو صالح منصور نے اپنا مضبوط ہاتھ آگے بڑھاتے اپنی محرم کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پہلو میں بٹھایا۔ مکمل سیاہ رنگ میں ملبوس دونوں وجود ایک دوسرے کے ہمراہ مکمل دکھ رہے تھے۔

"بلیک کوئین"

صالح نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ شرما گئی۔

فی میل کیمرہ مین ہائر کی گئی تھی جو اس کپل کی تصاویر اتارنے لگی۔

"زارا تیری دیوارنی نے تو لگتا تیرے دیور پہ جادو کر دیا ہے۔ جس کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا اس کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں ہٹ رہی۔ بڑا میسنا نکلا یہ تو۔ کہہ رہا تھا شادی نہیں کروائے گا اور اب دیکھو کیسے خوش ہے۔"

زارا کی ماں کو اپنی بیٹی کے اس مقام پہ نہ ہونے کا دکھ کھائے جا رہا تھا۔

"خدا کا واسطہ ہے ماما کیوں کسی کی خوشیوں کی دشمن بنی ہوئی ہیں۔صالح بھائی کو ہنستا مسکراتا دیکھ ساری فیملی بے حد خوش ہے۔آپ کسی کے نصیب سے نہیں لڑ سکتے۔ اس لیے جو جیسا ہے اس پہ خوش رہیں۔حسد کی آگ راکھ کر دیتی ہے۔اللہ میری بہن کو بہت اچھا جوڑ دے گا۔آپ فکر نہیں کریں۔"

زارا نے سمجھ داری سے بات سمیٹی تو اس کی ماما نے پہلو بدلا۔

کسی وجود نے اس گفتگو کو سن کر بے چینی سے لب کاٹے۔

صالح کے برابر بیٹھی نوشین اس کے اور آیت کے صدقے واری جا رہی تھیں۔ان کی تو دعائیں قبول ہو گئی تھیں۔وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔فیملی فوٹو کا وقت ہوا تو جواد کے ساتھ شائستہ بھابھی آ کر کھڑی ہوئیں۔صوفہ کے پیچھے زارا اور شہروز کھڑے ہوئے۔نوشین آپا کے ساتھ تیمور بھائی نے صوفہ کے برابر کی نشست سنبھالی۔صوفہ پہ موجود صالح اور آیت نے مسکرا کر سامنے دیکھا تو کلک ہوا۔اور اسی کلک پہ سیاہ عبایا میں ملبوس وجود کے دل کو دھچکا لگا۔دو آنسو ٹوٹ کر

گال پہ پھسلے۔سامنے منظر کو دیکھتے اس وجود نے دو قدم پیچھے کی جانب لیے اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتے کئی لوگوں کے ساتھ ٹکراتے وہ حال سے باہر آ گیا۔

صالح کی فیملی کے بعد آیت کی فیملی کے ساتھ فوٹو کلک کی گئی۔جیا آیت کے برابر آ کر بیٹھی تو معاذ بھی کیمرہ مین بن گیا۔جیا نے اسے گھوری سے نوازا تو وہ فون نیچے کر گیا۔آیت ان کی معصومانہ حرکات دیکھتے کھلکھلائی۔ماہین اور جنید ان کو مبارکباد دینے آئے تو ماہین انہیں دعوت دینا نہیں بھولی۔

"اگر تیری تصاویر لش پش نہ آئیں تو مجھے نہ کچھ کہنا۔"

وہ اس کے پاس بیٹھتے اس کے کان میں بولا تو صالح نے آئی برو اچکائی۔

"مجھے نہیں چاہیئے لش پش تصاویر۔"

وہ لش پش پہ خاصا زور دیتے اسے زچ کرتے ہوئے بولا۔

"اتنی جلدی بدل گیا ہے تو۔"

وہ روہانسا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

"مسٹر سائیکولوجسٹ یہ اوور ایکٹنگ کس کالج سے سیکھی؟"

وہ مستفسر ہوا۔

"یہ تو پیدائشی ٹیلنٹ ہے۔بس کبھی غرور نہیں کیا۔"

وہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔صالح نے افسوس سے اسے دیکھا۔پتا نہیں اسے ڈاکٹر کی ڈگری کس نے دے دی تھی۔

ان کے جانے کے بعد ریان اپنا نیا فون لے کر اس کے برابر آ کر بیٹھا اور عنایہ کو آیت کے ساتھ بٹھا کر سیلفیز لینے لگا۔

کچھ دیر میں کھانا کھل گیا تو سب مہمان کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔عنایہ اور ریان ان کے ساتھ ہی بیٹھے کھانا کھانے لگے۔آیت نے اپنے برابر بیٹھی سفید

www.novelsclubb.com

فراک میں ملبوس عنایہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا تو آنکھوں میں نمی چھلکی۔اس کی جان بستی تھی عنایہ میں۔صالح اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا۔

"ڈونٹ وری آیت۔ہم وقتاً فوقتاً عنایہ سے مل لیا کریں گے۔میں جانتا ہوں کہ آپ کو عنایہ بہت عزیز ہے۔اگر آپ کہتی ہیں تو آپ عنایہ کو اپنے ساتھ رکھ سکتی ہیں۔مجھے یا گھر میں کسی کو کوئی ایشو نہیں ہو گا۔"

وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا تسلی آمیز لہجے میں بولا۔جس پہ بمشکل آنسو نگلتے آیت نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم ہر ویک اینڈ گھر جایا کریں گے۔جب آئس کریم کھانی ہو گی عنایہ کو ساتھ لے کر جائیں گے۔ریان کے سکول کی تقسیم انعامات پہ شرکت کیا کریں گے۔"

وہ فرمائشیں کرتی گئی اور صالح اس کی معصوم خواہشات پہ من و عن سر ہلاتا گیا۔ گہری مسکان نے اس کے چہرے کو جاذبیت بخشی ہوئی تھی۔

رخصتی کا وقت ہوا تو وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پا رہی تھی۔ عنایہ کو جب معلوم ہوا کہ اس کی آپا اس کو چھوڑ کر جا رہی ہیں تو وہ رونا شروع ہو چکی تھی۔اور وہ اسے گود میں بٹھائے خود کے ساتھ لگائے خود بھی رو پڑی تھی۔اور اس منظر کو دیکھ ہر آنکھ اشک بار ہوئی۔ شگفتہ بیگم نے عنایہ کو الگ کرنا چاہا تو وہ مزید رونے لگی۔

"عنایہ آپ اپنی آپا اور بگ برو کے ساتھ جاو گے؟"

صالح نے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلا کر پوچھا۔ جس پہ اس نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔اور اس کی ہتھیلی پہ اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھا۔ صالح نے مصطفیٰ صاحب سے ریکویسٹ کی کہ عنایہ کو ساتھ جانے کی اجازت دے دی جائے۔ جیا نے چونکہ آیت کے ولیمہ کی پارلر کی اپائنٹمنٹ اسی سیلون میں کروائی تھی جہاں سے وہ تیار ہوتی تھی اس لیے اس نے بھی صالح کی طرف ہی رکنا تھا۔ جیا نے بھی تسلی کروائی

کہ وہ عنایہ کو اپنے پاس سلا لے گی اور آیت بھی چونکہ اچانک گھر چھوڑ کر ڈسٹرب ہو گی اس لیے عنایہ کی موجودگی اسے خوش رکھے گی۔

مصطفٰی صاحب نے اس کی درخواست کو مسترد نہیں کیا۔

صالح کی طرف ان کا استقبال کیا گیا اور پھر اسے صالح کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ عنایہ اس کے ساتھ لگ کر بیٹھی رہی اور جلد ہی نیند میں جھول گئی۔ جیا بھی پاس ہی موجود تھی۔ عنایہ کے سوتے ہی وہ اس کو لیے گیسٹ روم میں چلی آئی۔

سیاہ لباس میں ملبوس صالح دروازہ کھولتے اندر آیا تو آیت نے ایک چور نظر اس پہ ڈالی۔ وہ اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ دیکھتی ہی جائے۔ وہ تو اسے عام سے حلیے میں بھی سب سے پیارا لگتا تھا اور اب تو وہ تیار تھا اور اس کا محرم بھی تھا۔ صالح نے دروازہ بند کر کے اس کی جانب دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی جس پہ اس نے ایک پر سکون سی سانس کھینچی۔ وہ اس کو سلام کرتا بیڈ پہ اس کے قریب بیٹھا جس پہ آیت نے مدھم سی آواز میں سلام کا جواب دیا۔ وہ بیڈ سے اٹھا اور الماری کی طرف

بڑھا۔آیت نے نگاہیں جھکا رکھی تھیں۔وہ قدم جماتا اس کے پاس پہنچا اور پھر ایک سیاہ چادر کھولتا اس کے سر پہ ٹکا گیا۔

"منہ دکھائی کا تحفہ آپ کی شان کے مطابق"

اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتا وہ اسے مسحور کر گیا۔شاک سے نکلتے اس نے خود پہ پھیلی اس سیاہ چادر کو دیکھا تو آنکھوں نے بغاوت کرتے آنسوؤں کا راستہ بنایا۔اس کے سامنے بیٹھتا صالح اس کے ان تشکر آمیز آنسوؤں کو پہچانتا ان کو اپنی پور پہ چننے لگا۔

"صالح"

اتنے پیار سے اس کا نام لیا کہ وہ مسکرا اٹھا۔

"جی مسز صالح"

اس کے مومی ہاتھوں کو تھامتے بہت مان سے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ہیں اتنے اچھے ؟"

نم آنکھوں اور چہرے پہ دھیمی مسکان سجا کر معصومانہ سوال پوچھتی وہ صالح کو بہت اپنی لگی۔

"آپ کیوں ہیں اتنی پیاری؟"

اسی کا سوال اسی کو لوٹایا۔

"میرے دل پہ چڑھے خول کو کیسے پاش کر دیا آپ نے؟"

وہ الجھن زدہ سا اس سے استفسار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کوئی کسی کے دل کو اتنا بے اختیار بھی کر سکتا ہے جتنا آپ نے میرے دل کو کر دیا ہے آیت۔"

اس کے روشن دمکتے چہرے پہ نظریں ٹکائے وہ سحر زدہ سا بول رہا تھا۔

"آپ کی محبت میں تو پہلے ہی سرینڈر کر دیا تھا۔ پھر حق مہر کی اس فرمائش پہ آپ نے مجھے زیر کر دیا ہے۔ اب زبر اور پیش کا تو سوال ہی ختم ہو چکا ہے۔"

اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنی انگوٹھے سے سہلاتے وہ مسلسل بول رہا تھا اور آیت مصطفٰی یک ٹک اس کے پر نور چہرے پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"زندگی اتنی حسین ہو سکتی ہے یہ تو میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔"

وہ خاموش ہوا تو آیت نے لب وا کیے۔

"یہ چادر؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ان دو الفاظ پہ ساری بات جان چکا تھا۔

"جو لڑکی حق مہر میں قرآن کی تلاوت مانگ سکتی ہے اس کا تحفہ ادنی سا زیور تو نہیں ہو سکتا تھا نا۔"

اس کے سر پہ چادر درست کرتا وہ شائستگی سے بولا تو آیت کو خود پہ رشک آیا۔

"ایک راز بتاؤں"

اس کے ہاتھ میں پہنی چوڑیوں سے چھیڑ خانی کرتا وہ رازدانہ انداز میں بولا۔ جس پہ آیت نے دھیمے سے خم سے مثبت اشارہ کیا۔

"آپ کو اس سیاہ چادر میں دیکھ کر دل ڈوب سا جاتا ہے۔ آپ اس چادر میں مجھے دنیا میں سب سے حسین محسوس ہوتی ہیں۔"

وہ بولا تو آیت کے ذہن میں جھپاکے ہوئے۔ وہ جب بھی صالح سے ملی تھی سیاہ چادر میں ہی ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا آپ؟"

وہ شاکی پن کی کیفیت میں سوال بھی ادھورا چھوڑ گئی۔

"آپ تو روز اول سے ہی اپنی سی لگی تھیں۔ مگر اس روز جب آپ سڑک پہ بائیک سے ٹکرانے والی تھیں بس اس روز آپ کو بچاتے میں خود کو بچا نہیں سکا۔"

وہ مطمئین سا بولا۔ جیسے خود کو نہ بچا کر وہ بہت خوش تھا۔اور آیت اس کی بات سمجھتی بے یقینی کی کیفیت میں آئی۔اسے تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ صالح کی محبت کب پروان چڑھی۔یا شاید اسے کب اپنی محبت کا ادراک ہوا؟

"آپ کو سیاہ رنگ پسند ہے؟"

وہ بات بدلنے کو بولی۔

"جب سے آپ کو سیاہ چادر میں دیکھا بس سب سے حسین رنگ یہی لگنے لگا۔"

وہ بے ساختہ بولا تو آیت جھینپ گئی۔

"لیکن آپ کو غالبا پرپل کلرز زیادہ پسند ہے۔"

وہ کچھ مناظر کو سوچ کر مسکرا کر بولا۔

"نہیں تو آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

"بس ایسے ہی"

www.novelsclubb.com

اس نے ٹالنا چاہا مگر سامنے آیت تھی۔

"ایسے کچھ نہیں ہوتا۔ صحیح سے بتائیں۔"

وہ اتنے پیارے انداز میں بولی کہ صالح کو اس پہ ٹوٹ کے پیار آیا۔

"آپ بچپن سے ہی اتنی کیوٹ ہیں۔"

اس کے جواب کی منتظر آیت تو اس تعریف پہ بوکھلا ہی گئی۔ دانتوں سے لب کاٹنے لگی تو گڑھے کبھی ظاہر ہوتے تو کبھی چھپ جاتے۔ وہ ان کو محویت سے دیکھتا رہا اور پھر دل کی صدا پہ لبیک کہتے اپنی دو انگلیوں سے دائیں گڑھے کو چھوا تو آیت سن ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان گڑھوں کو چھو سکوں گا۔"

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔

"آپ تلاوت سنائیں گے؟ مجھے آپ کو قریب سے سننا ہے۔"

اس کے جملے کے جواب میں آیت کا کہا جملہ اس پہ ڈھیروں سکون اتار گیا۔ جس پہ صالح نے اس کے سر پہ چادر کو اچھے سے پھیلایا اور خود اس کے برابر بیٹھ کر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر اس کے گرد اپنا بازو پھیلائے دھیمی آواز میں تلاوت سنانے لگا۔ اس کے کندھے پہ سر ٹکائے قرآن کی بیش بہا قیمتی آیات کو اپنے محرم کی آواز میں سنتی وہ سکون کی وادی میں گم ہوئی۔

صالح منصور کے لیے آیت کا ساتھ دعا کی مقبولیت تھا اور آیت کے لیے صالح منصور کا ساتھ دعا کی مانند تھا۔

---

www.novelsclubb.com

سنہری کرنوں کے ساتھ یہ روشن دن کسی کی زندگی کے نئے سفر کی نوید تھی۔ ہلکے سبز رنگ کے کرتے جس پہ سفید رنگ کی ہلکی سی کڑھائی تھی اس کے ساتھ ہم رنگ ٹراوزر پہنے اور ہم رنگ دوپٹے کو شانے پہ پھیلائے وہ آئینے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب عنایہ، جیا کے ہمراہ اندر داخل ہوئی اور آتے ہی اس کے

گلے لگی جس نے اپنی لاڈلی کو دیکھتے دوزانو ہو کر بانہیں پھیلائیں۔صالح کمرے کے اندر آیا تو اس کو ہنستا دیکھ مسکرایا۔

"آیت بھابھی آپ کی عنایہ تو بہت ہی سویٹ ہے۔ہم نے ڈھیر ساری باتیں کیں۔اور اس نے مجھے بالکل بھی تنگ نہیں کیا۔"

عنایہ کے گال کھینچے ہوئے جیا نے مسکرا کر بتایا۔

"بگ برو آ گئے آپا۔"

وہ چہکتی ہوئی ان کی توجہ صالح کی جانب مرکوز کر گئی جس پہ آیت نے ہلکی سی مسکان چہرے پہ سجائے اس کی جانب دیکھا تو اس نے سر کے خم سے مسکرا کر اس کو جواب دیا۔

"کیسی ہے ہماری عنایہ؟"

وہ ان کے پاس آتا مخاطب ہوا۔

"میں بہت اچھی ہوں۔"

اس کے معصوم جواب پہ صالح کا قہقہہ بلند ہوا۔

"معلوم ہے بھئی کہ عنایہ بہت اچھی ہے۔"

وہ بولا تو عنایہ نے بھی اپنے دانتوں کی نمائش کی۔آیت نے اپنے ہم سفر کو دیکھا جو اس کے ساتھ ساتھ اس سے جڑے ہر رشتے کے ساتھ بہت نرم دل تھا۔

"آپ لوگ باتیں کریں۔میں نیچے چلتی ہوں۔شائستہ بھابھی اور زارا بھی کو ہیلپ چاہیئے ہو گی۔"

وہ کہتے ہی ان کو خدا حافظ کہتے کمرے سے چلی گئی۔آیت، عنایہ کو لیے بیڈ کی جانب بڑھی۔ان کے ساتھ ہی صالح رائٹنگ ٹیبل کی کرسی کو گھسیٹتا بیڈ کے برابر لے کر آیا اور پھر وہ تینوں مسکرا کر باتیں کرنے لگے۔آیت کی ہنسی کی چھنکار سے صالح اس کے صبیح چہرے پہ نظریں جمائے اس کو دیکھتا رہا۔یہ منظر وہ ہر لمحہ دیکھ سکتا تھا۔اور

دیکھنا چاہتا تھا۔اس کی نظر صالح پہ گئی تو اس کو خود کو تکتا پا کر اس نے آئی برو اچکائی جس پہ وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا۔

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا۔ معمول کے بر خلاف زارا نے ہر کام میں بھر چڑھ کر حصہ لیا۔ عنایہ تو شائستہ بھابھی کے بیٹے حاشر کے ساتھ ہی لگی رہی۔ ولیمہ چونکہ شام کا تھا تو آیت کو ڈھیر سارا ریسٹ کرنے کا کہا گیا تاکہ وہ فریش رہے جس پہ وہ آرام کرنے چلی گئی۔

جگنوؤں کی طرح اندھیرے میں روشنی کرتی یہ رات ان کے لیے بہت خوش کن ثابت ہوئی۔ سی گرین رنگ کی لانگ کامدار میکسی کے ساتھ اسی رنگ کے کامدار بارڈر والے دوپٹے کو سر پہ سیٹ کیے اپنے ہم رنگ ٹو پیس میں ملبوس صالح کے ہمراہ بیٹھی وہ بے حد خوبصورت دکھ رہی تھی۔ سی گرین تھری پیس کے ساتھ سفید شرٹ اور سفید ہی ٹائی پہنے وہ وجاہت کا روپ لگ رہا تھا۔ دونوں کے چہرے

پہ پھیلا اطمینان ان کے اندر کے سکون کی گواہی دے رہا تھا۔نہایت احسن طریقے سے ولیمہ کا فنکشن تکمیل کو پہنچا۔آیت، عنایہ کو پیار سے سمجھا چکی تھی جس کے باعث وہ اب خوشی خوشی اپنی آپا کو الوداع کہہ رہی تھی۔

تھکاوٹ کے باعث سب اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے آئینے کے سامنے جیولری اتارتے پایا۔وہ گلا کھنکھارتا اس کے برابر آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسا لگ رہا ہوں؟"

وہ شرارتی انداز میں بولا تو آیت نے آئی برو اچکاتے اسے دیکھا۔

"اب کیا صرف بیوی کی ہی تعریف ہو۔کیا شوہر کا دل نہیں ہوتا۔"

وہ معصوم لہجے میں بولتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کر گیا۔

"جانتے ہیں میں نے کل سیاہ رنگ کا انتخاب کیوں کیا؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مستفسر ہوئی۔اس کے چہرے پہ رونق مچل رہی تھی جس پہ صالح نے اس کے کان کی لٹ کو پیار سے کان کے پیچھے اڑسا۔

"آپ بتائیں"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔ جس پہ آیت اس کا ہاتھ تھامے بیڈ تک آئی اور اس کو بٹھاتے اس کے برابر آ بیٹھی۔

"میں نے بہت سے لوگوں سے سن رکھا تھا کہ سیاہ رنگ کسی خوشی کے موقع پہ نہیں پہنتے۔کچھ لوگ اس رنگ کو بدشگونی کہتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں کہ اس رنگ کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ گویا خوشی کے موقع پہ اسے منحوس رنگ کہا جاتا ہے۔میں اس ٹرینڈ کو تبدیل کرنے کی خواہش کیا کرتی تھی۔میں دنیا کو دکھانا چاہتی تھی کہ آیت نے اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت وقت میں سیاہ رنگ پہنا اور اس کی زندگی کے حسین وقت میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔"

وہ بولنے لگی تو صالح کو اپنی قسمت پہ رشک آنے لگا۔اس کے چہرے سے پھوٹتی روشن کرنیں صالح کو مسحور کر رہی تھیں۔

"کچھ کہیں گے نہیں؟"

آخر میں وہ اس کی جانب دیکھتی تجسس سے گویا ہوئی۔جس پہ صالح نے بس خاموشی سے اس کو اپنے ساتھ لگا گیا۔

"میں حقیقت پسند ہوں آیت۔یہ نہیں کہوں گا کہ برے وقت کو آپ تک آنے نہیں دوں گا کیونکہ برا وقت ہر ایک کی زندگی میں آجاتا ہے۔لیکن ایک وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ ہر وقت،ہر لمحہ آپ صالح منصور کو اپنے ہم قدم پائیں گی۔آپ کی ہر خواہش کا احترام مجھ پہ لازم ہے۔آپ کے ہر فیصلے میں آپ مجھے اپنی سب سے بڑی سپورٹ پائیں گی۔جو فیصلہ آپ نے سیاہ رنگ پہن کر کیا اور اسکے پیچھے جو آپ کی سوچ تھی یقین جانیں اس کو جاننے کے بعد دل نے علی اعلان کہہ دیا ہے کہ آیت

صالح جیسی کوئی نہیں ہو سکتی۔آپ انمول ہیں۔آپ تحفہ ہیں میرے رب کی جانب سے۔"

اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ آخری الفاظ بولا تو اس کے لہجے میں سرشاری کے ساتھ نمی کا عکس جھلکا۔آیت نے ان آنکھوں میں اپنے لیے اتنی عزت دیکھی تو دل میں رب کا ڈھیروں شکر ادا کیا۔

"صالح جیسا بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔"

اس کے کندھے پہ سر ٹکائے وہ اس کی انگلیوں سے کھیلتی بولی۔

"آپ بالکل اپنے نام کی طرح ہیں۔"

وہ سکون سے بولی مگر یہ الفاظ صالح کو ماضی میں دھکیل گئے۔اپنے بابا کی آواز ۔۔۔۔ماما کی بے وفائی

www.novelsclubb.com

ماضی کے دلخراش واقعات کو سوچتے یک لخت اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں۔آیت نے اچانک سر اٹھایا تو اس کے شدت ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے پریشان ہوئی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر چیک کرتی وہ بے حد فکر مند ہوئی۔

"بس تھکاوٹ ہو گئی ہے۔پر سکون سونا چاہتا ہوں۔"

وہ بولا تو لہجے میں برسوں کی تھکاوٹ محسوس ہوئی۔

"آپ چینج کر کے آئیں۔آپ کے مسئلے کا حل بھی ہے میرے پاس۔"

وہ اس کو بیڈ سے اٹھاتے ہوئے بولی جس پہ وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا۔چینج کر کے سادہ سے ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں باہر آیا تو آیت کو بیڈ پہ بیٹھے پایا۔اس کے اشارے کو سمجھتے اس نے اس کی گود میں سر رکھ لیا۔اس کے گود میں سر رکھتے ہی

آیت نے اپنی مخروطی نرم و نازک انگلیوں کو اس کے بالوں میں پھیرنا شروع کیا۔ اس لمحے اسے شدت سے اپنے بابا کی یاد نے گھیرا۔ وہ بھی تو اسے پر سکون کرنے کے لیے اس کا سر اپنی گود میں رکھے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرا کرتے تھے۔ اس کی سیاہ آنکھیں بند تھیں مگر وہ نمی ان آنکھوں سے باہر بھی جھلکنے لگی۔ آیت جو اس کے حسین اور پر نور چہرے پہ نظریں ٹکائے بیٹھی تھی اس نمی کو بالکل بھی اگنور نہیں کر سکی۔

"آپ کو پتا ہے صالح۔ میری ماما کہتی تھیں کہ سر میں انگلیاں پھیرنے سے بہت سکون ملتا ہے۔ مگر میں یقین نہیں کرتی تھی۔ لیکن ایک روز میرا سر عجیب سی درد کا شکار ہوا پھر ماما نے بھی یونہی انگلیاں پھیریں تو مجھے اتنا سکون ملا کہ میں ہر روز ماما سے فرمائش کرنے لگی کہ یہ تھراپی تو مجھے روز چاہیئے۔"

وہ اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے اسے باتوں میں مشغول کرنے لگی۔

"آپ کو بھی یہ تھراپی پسند آئی ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

آیت کے سوال پہ اس نے ہلکا سا سر ہلا کر جواب دیا۔

"آپ روزانہ مجھ سے یہ تھراپی کروا سکتے ہیں۔ مگر میری ایک شرط ہے بھئی۔"

وہ آفر دیتے ہوئے آخر میں شرط رکھنا نہیں بھولی۔

"ہر شرط منظور ہے۔ یہ والا ڈائیلاگ نہیں بولنا اچھا۔"

ساتھ میں تنبیہ بھی کر دی گئی جس پہ وہ مسکرایا تو آیت نے سکون سا سانس بھرا۔

"پھر کیا کہوں؟"

وہ معصوم سے انداز میں بولا تو آیت کا دل چاہا اس کے صدقے واری جائے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ نہ کہیں بس میری شرط سنیں۔ آپ مجھے نا صرف قرآن پاک کی تلاوت سکھائیں گے۔ بلکہ ہم دونوں مل کر عربی بھی سیکھیں گے تاکہ قرآن کو صحیح سے سمجھنے کی کوشش کر سکیں۔ یہ کتاب ہمیں سمجھنے کے لیے ہی تو عنایت کی گئی ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

وہ حسین سی شرط بتاتے آخر میں سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔وہ جو آنکھیں موندے اس کی شرط سن رہا تھا اس کی اتنی معصوم اور پیاری سی خواہش پہ اس کی گود سے سر اٹھاتا اٹھ بیٹھا۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتا وہ ان پہ بوسہ دے گیا۔

"ہم ضرور سیکھیں گے عربی۔بس اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے۔"

آیت نے فوری آمین کہا تو صالح واپس اس کی گود میں سر رکھ گیا جس پہ آیت دوبارہ اس کے سر میں اپنی انگلیاں پھیرتے خوشگوار لمس سے اس کو پر سکون کرنے لگی۔

وہ تھوڑی ہی دیر میں نیند کی وادی میں چلا گیا۔اور آیت ان آنسوؤں اور نمی کے پیچھے کی وجہ کے بارے میں سوچنے لگی۔کچھ مسنگ تھا۔کچھ نامکمل تھا۔کوئی حصہ ادھورا تھا۔اسی لیے تو صالح منصور کی آنکھیں رنگ بدل جایا کرتی تھیں۔اس نے اللہ پاک سے اپنے محرم کے سکون کی دعا مانگی۔

تیرے غم کو جاں کی تلاش تھی

تیرے جاں نثار چلے گئے

تیری رہ میں کرتے تھے سر طلب،

سر ِ رہگزار چلے گئے

تیری کج ادائی سے ہار کے شب ِ

ا ِنتظار چلی گئی

www.novelsclubb.com

میرے ضبط ِ حال سے روٹھ کر میرے

غمگسار چلے گئے

نہ سوال ِ وصل، نہ عرض ِ غم، نہ

حکائتیں نہ شکائتیں

تیرے عہد میں دل ِ زار کے سبھی

ا ِختیار چلے گئے

نہ رہا جنون ِ وفا، یہ رسن یہ دار

کرو گے کیا

جنہیں جرم ِ عشق پہ ناز تھا وہ

گناہگار چلے گئے

یہ ہمیں تھے جن کے لباس پر سر ِ

رہ سیاہی لکھی گئی

یہی داغ تھے جو سجا کے ہم سر ِ

www.novelsclubb.com

بزمِ یار چلے گئے

فیض احمد فیض ؔ))

آنٹی آپ کا پارسل آیا ہے۔"

نیچے سے ارحا نے بلند آواز میں کہا تو صالحہ کمرے سے نکلتی نیچے کی جانب آئی۔ ثمامہ کے رونے کی آواز سنتے ارحا نے واپس اپنے کمرے کی راہ لی۔

"میرے لیے پارسل آیا ہے؟"

وہ حیران نظروں سے پوسٹ مین کو دیکھتے ہوئے بولیں۔ان کو کون جانتا ہے جو پارسل بھیجے۔

"آپ صالحہ ہی ہیں نا؟"

وہ سوالیہ بولا جس پہ صالحہ نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

www.novelsclubb.com

"کس نے بھیجا ہے پارسل؟"

"تحسین سعید"

یہ نام۔۔۔وہ کم از کم اس نام کو نہیں سننا چاہتی تھیں۔ایک خوف کی لہر ان کے جسم میں دوڑی۔ بمشکل سائن کرتے انہوں نے پارسل تھاما۔جانے کن قدموں سے چلتے بالآخر وہ کمرے میں پہنچیں۔احسن اپنے سامنے چند کھلونے بچھائے کھیلنے میں مصروف تھا۔وہ اپنی عمر کے حساب سے ذہنی طور پہ کافی پیچھے تھا۔ایک نظر اپنے جینے کی واحد امید پہ ڈالتے انہوں نے کپکپاتے ہاتھوں سے پارسل کھولا۔صرف ایک ہی تو رشتہ تھا ان کے پاس۔وہ اسے نہیں کھونا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ! میں نے اپنے کیے کی بہت سزا کاٹی ہے۔میں مزید کوئی صدمہ نہیں برداشت کر سکتی۔پلیز احسن کو میرے پاس رہنے دیں۔"

دل میں دعائیں مانگتے انہوں نے پارسل کا لفافہ چاک کیا۔اندر صرف کاغذات ہی موجود تھے۔ان کا دل خوف کا شکار ہوا۔

"کہیں احسن کی کسٹڈی کے پیپرز تو نہیں؟"

منہ میں بڑبڑاتے انہوں نے مرے ہاتھوں سے ڈاکومنٹس میں سے پہلے کو تھاما۔"احسن ٹرسٹ"کاغذات پہ نگاہ دوڑاتے جوں جوں وہ تحریر پڑھتی گئیں حیرت کے مارے ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ناممکن"

نفی میں سر ہلاتے وہ یقین کرنے سے قاصر تھیں۔وہ کئی بار اس تحریر کو پڑھ چکی تھیں مگر دماغ یقین کرنے سے انکاری ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے مان لوں کہ میری اولاد ہے۔"

تحسین کے ماضی میں کہے جملے کی بازگشت اس کی حسوں کو ایکٹو کر رہی تھی۔اس نے نگاہیں باقی کاغذات پہ دوڑائی تو ایک لفافہ ملا۔اس کو چاک کیا تو گمان ہوا کہ کوئی خط ہو گا۔دھڑکتے دل سے اس نے اس لفافے کو چاک کر دیا۔

"صالحہ!

میں جانتا ہوں کہ تم یقین نہیں کر پا رہی ہو گی کہ میں نے اپنی ساری جائیداد بیچ کر احسن ٹرسٹ کے نام سے ذہنی معذور بچوں کے لیے ادارہ کھول دیا ہے۔ جس کی پاور آف آٹرنی تمہیں دی ہے۔ یہ ادارہ میں نے احسن کے نام کیا ہے کیونکہ وہی اس کا حقدار ہے۔ یہ حق اولاد کو ملتا ہے۔ اور احسن میری اولاد ہے۔ میں سالوں اس بات کو جھٹلاتا رہا مگر یہ بات تم بھی جانتی تھی اور میں بھی کہ احسن ہماری اولاد ہے۔ کاش کہ میں منصور کو بتا پاتا کہ احسن ہماری ناجائز اولاد نہیں ہے۔ وہ سب تو جھوٹ تھا جو تم نے میری محبت میں بولا تھا۔ شادی سے پہلے ہمارے تعلقات نے کبھی حدود کو نہیں توڑا تھا۔ مگر منصور کو دھوکہ دے کر ہم نے اچھا نہیں کیا۔"

حیرتوں کے پہاڑ سے نیچے آتی صالحہ ان الفاظ پہ زمین میں گڑتی چلی گئی۔

"احسن تو ہماری شادی کے دو سال بعد پیدا ہوا تھا مگر میں پھر بھی جان بوجھ کر یہ کہتا رہا کہ یہ ناجائز ہے۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ صالحہ کبھی اس حد تک نہیں جا سکتی۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں مانتا ہوں کہ منصور کے نکاح میں ہوتے ہوئے تم میری محبت میں گرفتار ہوئی بلکہ شاید یہ کہنا درست ہو گا کہ تم میری دولت سے امپریس ہو گئی۔ یا پھر شاید میں نے تمہیں اتنا بہلایا کہ تم راہ راست سے بھٹک گئی۔ میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کونسی چیز حاوی تھی جس نے تمہیں بے وفائی پہ اکسایا مگر میں اپنی غلطی ماننا چاہتا ہوں کہ میں نے منصور کو تباہ کرتے ہوئے خود کو برباد کر لیا۔ مگر مجھے سزا بھی تو مل گئی۔ میں ساری عمر احسن کو ناجائز کہتا رہا اور قدرت نے یہ کیسا طمانچہ میرے منہ پہ دے مارا کہ جس کو میں اپنی سگی اولاد کہتا رہا جس کی موت کے بعد میں زندگی سے بیزار ہو گیا وہ تو میری اولاد ہی نہیں تھا۔"

www.novelsclubb.com

ان الفاظ پہ صالحہ سن ہوئی تھی۔

"اپنے بیٹے کو اپنے پاس سرونٹ کوارٹر میں رکھا کرو۔ خبردار جو یہ مجھے اس گھر میں نظر آیا۔ یہ گھر میرا اور میرے بیٹے ولید کا ہے۔"

کسی کی متکبرانہ آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"جس ولید پہ میں جان چھڑکتا تھا۔چند روز پہلے اس کے اصلی باپ نے مجھے ساری حقیقت بتائی تو مجھے مکافات عمل پہ یقین آ گیا۔"

صالحہ کے آنسو اس حقیقت کو جاننے کے بعد اس صفحے پہ گرے۔

"میں نے کسی سے حسد میں اس کی بیوی کو مہرہ بنایا تھا اور دیکھو میری بیوی بھی بے وفا نکلی۔ مگر منصور خوش قسمت تھا کہ اس کی بیوی نے اس کے نکاح میں ہونے کی لاج رکھی تھی۔"

آنکھیں دھندلاتی جا رہی تھیں۔پڑھنے میں دقت ہونے لگی۔

"تم ہمیشہ پوچھتی تھی کہ میں نے یہ سب کیوں کیا۔تو آج میں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔" گلے میں گلٹی ابھری۔

"میں ایک بروکن فیملی چائلڈ تھا۔میری ماں امریکن عیسائی خاتون تھی اور میرا باپ پاکستانی مسلمان۔میرے باپ کو امریکہ کی نیشنلیٹی چاہیئے تھی اور میری ماں

کو کوئی مشرقی مرد۔دونوں نے شادی کر لی۔میری پیدائش کے چند سال بعد جب مجھے تھوڑا ہوش آیا تو ہر وقت مذہب اور پیسے کی بدولت ان کو جھگڑتے پایا۔دونوں ایک دوسرے کے مذہب کو تنقید کا نشانہ بناتے۔میری ماں میرے باپ کو لالچی کہتی۔اور سچ ہی کہتی تھی کیونکہ اس نے لالچ میں ہی شادی کی تھی۔دولت اور امریکہ کی نیشنلیٹی کا لالچ۔دونوں نے ہمیشہ مجھے اگنور کیا۔میرا باپ ہر سال پاکستان کا چکر لگاتا تھا۔اس بار میں نے ضد کی تو وہ مجھے اپنے ساتھ لے آیا۔میں پاکستان آیا تو میری ملاقات منصور سے ہوئی۔میں اس وقت پندرہ برس کا تھا۔ منصور اسی محلے میں رہتا تھا جہاں میرے دادا کا گھر تھا۔ہماری بہت اچھی دوستی ہو گئی۔وہ نرم مزاج کا مالک تھا۔وہ میری آنکھوں کی ویرانی جان گیا اور مجھے لیے اپنے گھر گیا۔اس کے والدین اسی کی طرح نرم مزاج اور شائستہ تھے۔انہوں نے مجھے بہت پیار دیا۔میں نے ان کے گھر جانا شروع کر دیا۔اور یہ سلسلہ قائم ہو گیا۔میں نے واپس پاکستان جانے سے بھی انکار کر دیا اور اپنے دادا کی طرف رہنے کی ضد کی۔

www.novelsclubb.com

میرے باپ کو ویسے بھی مجھ سے کوئی خاص سروکار نہیں تھا اور نہ ہی ماں کو پرواہ تھی تو وہ مجھے چھوڑ گئے۔ میرا دل اس وقت شدید ٹوٹا جب میں نے جانا کہ میرے والدین اس بات پہ بہت خوش ہیں کہ ان کی مجھ سے جان چھوٹ گئی۔ ہماری عمر بڑھتے دوستی بھی بڑھتی چلی گئی۔ میں نے منصور کو سب بتا دیا۔ اس نے دکھ کا اظہار کیا اور مجھے زیادہ تر اپنی کمپنی میں رکھنے لگا۔ اس کے گھر جاتے ہوئے مجھے احساس کمتری ہونے لگا۔ اس کے والدین اسے اور اس کی بہن کو بہت پیار کرتے تھے۔ میرا دل بھاری ہونے لگتا ان کی باہمی محبت دیکھ کر۔ رفتہ رفتہ یہ احساس کمتری حسد میں مبتلا ہوتا گیا۔ میں تکلیف میں تھا تو وہ کیوں سکون میں تھا۔ دوست تھا تو مجھے اس ٹراما سے نکالتا۔ مگر وہ صرف ہمدردی ہی کرتا رہا۔ جب میں نے جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھا تو پلین کریش میں اپنے والدین کی موت کے بعد میں بہت اذیت سے گزرا۔ اس نے میرا حوصلہ بندھایا، مجھے صبر کی تلقین کی، میرے ساتھ رہا۔ مگر کیا یہ کافی تھا؟ ساری اذیتیں میرے ہی حصے میں کیوں تھیں؟ وہ کیوں زندگی کے کسی غم کا

www.novelsclubb.com

شکار نہیں ہوا تھا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے بھی کسی غم کا شکار کروں گا۔ اس کے والدین کی وفات کے بعد مجھے لگا کہ اب وہ جانے گا کہ اذیت کیا ہوتی ہے۔ اب اسے احساس ہو گا کہ اس وقت سب کو اس کی طرح دکھی ہونا چاہئے۔ مگر وہ تو بہت ہی صابر نکلا۔ وہ خاموشی سے اس صدمے کو برداشت کر گیا۔ میرے والدین کی جائیداد میں سے جتنا حصہ میرا تھا وہ بہت زیادہ تھا۔ برسوں بعد میں واپس امریکہ چلا گیا۔ آہستہ آہستہ ہمارا رابطہ بے حد کم ہو گیا۔ اس نے مجھے اپنی شادی کی اطلاع دی تو مجھے پھر اس سے حسد ہوا۔ میں اپنی ماں کے کھلے ماحول کو دیکھنے کے بعد کسی عورت کی طرف مائل نہیں ہو سکا تھا۔ میں ناخوش تھا میں بے سکون تھا۔ بالآخر کئی سالوں بعد میں پاکستان واپس لوٹا۔ منصور نے مجھے اپنے گھر دعوت دی تو پہلی بار تمہیں دیکھا۔ تم مجھے بہت منفرد لگی۔ پہلی بار کسی عورت پہ میں نے اپنا دل ہارتا محسوس کیا تھا۔ مگر تمہیں منصور کے ساتھ دیکھ میرا دل چاہا کہ میں کسی بھی طرح تمہیں اپنے ساتھ لے جاوں۔ مگر خود پہ ضبط کرتے میں واپس امریکہ چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

منصور مجھ سے رابطے میں ہی تھا۔اس نے اپنے بچوں کی تصاویر بھی بھیجیں۔میں دن بہ دن حسد کی اس آگ میں جلتا رہا۔وہ مجھ سے اپنی خوشی شئیر کرتا تھا مگر مجھے یہی لگتا تھا جیسے وہ میری محرومیوں کا مذاق اڑاتا ہو۔اور پھر میری حد ختم ہو گئی اور میں واپس پاکستان لوٹ آیا۔مگر اس بار منصور کو نیچا دکھانے،اس کا گھر برباد کرنے اور تمہیں لے جانے کے لیے۔"

سسکیوں بھری آواز میں غم اور افسوس شامل ہوا تھا۔

"ہماری شادی کے پہلے دو سال میں تمہارے ساتھ خوش رہا کیونکہ میرا منصور سے بدلہ بھی پورا ہو گیا تھا اور مجھے تم یعنی پہلی نظر کی محبت بھی مل گئی تھی۔مگر مجھے یہی لگتا تھا گویا تم صرف دولت کی وجہ سے میرے ساتھ ہو۔جب جب مجھے یہ احساس ہوتا کہ تم منصور کی بیوی تھی میرا دل چاہتا کہ تمہیں فوری طلاق دے دوں۔کیا مجھے کوئی چیز مکمل میری نہیں مل سکتی تھی؟"

اس نے آنکھوں کو بے دردی سے صاف کیا کیونکہ دھندلاہٹ کے باعث اب مزید دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"احسن کی پیدائش پہ میں نفسیاتی سا ہو گیا۔ میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں اسے اٹھاوں یا اپنا نام بھی دوں۔ تمہاری منصور کے ساتھ گزری زندگی کو سوچ کر میرے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوتے رہتے اور پھر میں نے تمہیں ٹارچر کرنا شروع کر دیا۔ کنول کے میری زندگی میں آنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ میں تمہیں تکلیف دینا چاہتا تھا۔ کنول بظاہر تو میرے ساتھ بہت خوش تھی مگر وہ ایک بد کردار عورت نکلی۔ مجھے اس کے سکینڈل موصول ہوتے تھے مگر میں توجہ نہیں دیتا تھا کیونکہ میرے لیے ولید اہم تھا۔ مگر میں تو جان ہی نہیں سکا کہ جس ولید کی خاطر میں اس عورت کی ہر بات مانتا ہوں وہ تو میری اولاد ہی نہیں تھا۔"

ہچکیوں سے روتی صالحہ سے مزید پڑھنا اذیت ناک ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ہمیشہ منصور کو غلط سمجھا۔اس کے خلوص کو ہمدردی کو آگ میں جھونک کر ہمیشہ اس سے حسد کیا۔اور اسی حسد کی آگ نے مجھ سے ہر ایک رشتہ چھین لیا۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں صالحہ۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔کاش کہ میں منصور سے بھی معافی مانگ سکتا۔کاش اللہ مجھے اتنی مہلت دے دیتا کہ منصور کی قبر پہ جانے کی بجائے میں اس کے پاؤں پڑ جاتا۔"

اس نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا۔یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

"منصور۔۔۔۔قبر؟"

اس نے خط کو زور سے مٹھی میں بھینچا۔آنکھوں میں آنسوؤں کی تہہ ساکت ہو گئی۔

"اللہ پلیز یہ نہیں۔مجھے اتنی بڑی سزا نہیں ملنی چاہیئے۔میں مر جاوں گی۔"

اچانک اس کے ذہن میں صالح کی برات کے وقت کی فیملی فوٹو یاد آئی جب وہ چھپتے چھپاتے محض ایک جھلک اپنے بچوں کی دیکھنے آئیں تھیں۔ منصور کو تو اس نے اس وقت دیکھا ہی نہیں تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت وہاں نہ ہو۔"

دل جھوٹی دلیلیں گھڑ رہا تھا۔ ذہن کو جھٹلانا چاہتا تھا۔ اس نے بیڈ پہ بیٹھے احسن کو جلدی سے اٹھایا اور چادر سے سر ڈھانپتے سرپٹ نیچے بھاگی۔ ارحا کے کمرے کے دروازے پہ لگاتار دستک دی تو اس نے دروازہ کھولا۔

"کیا ہوا آنٹی؟ آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

وہ حواس باختہ سی صالحہ کو دیکھتے پریشان ہوئی۔

"مجھے اپنی دوست کے گھر کا پتہ دے دو۔"

وہ احسن کا ہاتھ پکڑے التجائی لہجے میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میری دوست؟"

وہ حیرت سے بولی۔ان کو اس کی دوست سے کیا کام پڑ سکتا تھا۔

"ہاں۔۔۔ہاں وہ جس کی شادی میرے صالح سے ہوئی ہے۔مجھے صالح کے گھر کا پتا دے دو۔"

وہ منت بھرے لہجے میں بولیں۔

"آپ کا صالح؟"

ارحا نے ناسمجھی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پلیز ایڈریس دے دو۔"

وہ منت بھرے لہجے میں بولی تو مختلف سوچوں میں گھری الجھی سی ارحا نے صفحہ پہ پتا لکھ دیا۔وہ اس کے ہاتھ سے پتا تھامتے فوری وہاں سے باہر کی جانب بڑھی۔ارحا کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔کیا اسے آیت کو اس بارے میں بتانا چاہئے؟

الجھن زدہ سی ارحا نے مرکزی دروازے کو دیکھا جو وہ جلدی میں کھلا ہی چھوڑ گئیں تھیں۔آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں چلی آئی۔

ان کی شادی کو چونکہ ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور آج نوشین آپا بھی ان کی طرف آئیں ہوئیں تھیں۔زارا نے شہروز سے بات کی تھی کہ وہ واپس مل کر سب ذمہ داریاں نبھانا چاہتی ہے۔سب اس کے فیصلے پہ پر مسرت ہوئے۔وہ چاروں کچن میں موجود کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔یہ دعوت زارا کے خوش کن فیصلے کے باعث رکھی گئی تھی۔آج پوری فیملی مکمل ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیت تم کمرے میں جاو۔ہم سب دیکھ لیں گے۔"

نوشین آپا نے اب کی بار دوبارہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو ٹی پنک سوٹ میں ملبوس سر پہ ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے کٹنگ بورڈ پہ چکن کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کر رہی تھی۔

"میں کمرے میں جا کر کیا کروں گی۔ یہ میرا بھی تو گھر ہے۔ مل کر کام کریں گے تو زیادہ مزہ آئے گا۔"

چہرے پہ آئی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑستے وہ محبت بھرے لہجے میں بولی۔ جس پہ سب نے مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔ اوپر آیت کا فون بج بج کر ہلکان ہو چکا تھا مگر ایک تو فون سائلنٹ پہ تھا اور دوسرا کمرے میں بھی کوئی موجود نہیں تھا۔

سب مرد حضرات لاونج میں بیٹھے گفتگو میں مشغول تھے۔ کبھی سیاسی موضوع چھڑ جاتا تو کبھی کاروباری۔ شام کا یہ کھانا یقینا بہت اچھا ہونے والا تھا۔

"بھابیوں میری بھوک سے بری حالت ہو چکی ہے۔ کب ملے گا کھانا؟"

شہروز دہائی دیتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو آپ کو کس نے کہا تھا کہ دوپہر کا کھانا نہ کھائیں۔ آپ کونسا کسی شادی میں جا رہے تھے کہ بھئی گھر سے نہیں کھا کر جانا۔"

زارا ٹیبل سیٹ کرنے کے لیے کچن سے باہر آئی اور اس کو سنانے لگی۔ جس پہ سب دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے۔

"مزے مزے کے کھانے چھوڑ کر میں ٹینڈوں پہ اکتفا نہیں کر سکتا تھا۔ سوری" وہ بھی اصل وجہ کی جانب آیا۔

"تمہیں تو ٹینڈے خاصے پسند نہیں ہیں شہروز؟"

تیمور بھائی اس کو چھیڑتے ہوئے بولے۔

"اگر میں ٹینڈے کھا لیتا ہوں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر روز ٹینڈے ہی بنا لو۔" وہ ناراض سا بولا۔ جس پہ سب ہی مسکرائے۔ کھانا تیار ہو چکا تھا۔ چاروں مل کر ڈائننگ ٹیبل پہ کھانا سیٹ کرنے لگیں۔ شائستہ بھابھی اور نوشین آپا کے بچے آپس میں کھیلنے کودنے میں مصروف تھے۔ ایک رکشہ عین اس گھر کے سامنے آ کر رکا۔ احسن کا ہاتھ اور وہ خط تھامے وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھیں۔ وہ اس وقت

اس حد تک خوف اور بے چینی کا شکار تھیں کہ دیکھ ہی نہیں سکیں کہ جس منصور کو وہ دولت کی ہوس میں دھتکار چکی تھیں اس کا اور اس کی اولاد کا یہ شاندار گھر بالکل ان کے خوابوں کی دنیا جیسا تھا۔

"آجائیں سب۔ کھانا ریڈی ہے۔"

آیت نے لاونج میں آکر اعلان کیا جس پہ سب سے پہلے شہروز تیزی سے صوفہ سے اٹھا۔اس کی تیزی دیکھ سب قہقہہ لگا گئے۔اسی وقت دروازے پہ زور زور سے دستک ہوئی تو نوشین آپا کے بڑے بیٹے نے جا کر مرکزی دروازہ کھولا۔وہ احسن کو اپنے ساتھ لیے تیزی سے چلتے ہوئے اندرونی دروازے کی جانب بڑھی جبکہ نوشین آپا کا بیٹا پیچھے سے آنٹی آنٹی کہتا رہ گیا۔وہ سب صوفہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے جب ایک وجود کو اندر آتا ان کی طرف بڑھتا دیکھ کچھ پہ سکتہ طاری ہوا تو کچھ ناسمجھی سے دیکھنے لگے۔صالح کا تو سانس ہی تھم گیا تھا۔وہیں وہ ایک دم ہوش میں آئیں۔یہ کیا کر چکی تھیں وہ؟ وہ ان کے ہنستے بستے گھر میں انتشار برپا نہیں کر سکتی

تھیں۔دماغ نے کہا کہ مڑ جائے مگر دل نے ڈپٹ دیا۔خط کی آخری سطروں نے ان کے دماغ اور دل دونوں کو صدمے سے دوچار کیا تھا۔انہیں بس یہ تسلی کرنی تھی کہ منصور زندہ ہے اور وہ ان سے معافی مانگ سکتی ہیں۔

"آنٹی آپ یہاں؟"

سب سے پہلے آیت کی حیرت ختم ہوئی اور وہ نا سمجھی سے ان سب کو بت بنا دیکھ گویا ہوئی۔

"آپ جانتی ہیں انہیں؟"

صالح نے بمشکل آیت سے پوچھا۔

"یہ تو ارحا کے گھر اوپری پورشن میں کرایہ دار ہیں۔اپنے معذور بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے احسن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پہ سب کی نگاہیں اس بچے کی جانب اٹھیں جو لگ بھگ تیرہ برس کے قریب تھا۔ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا وہ بچہ اپنی ماں کے پہلو میں چھپا ہوا تھا۔ صالح کے دل میں گویا کسی نے سوئی چبھوئی۔

"ماما"

کب سے اس چہرے کو غور سے دیکھتا شہروز بے ساختہ بولا تو آیت پہ گویا سکتہ طاری ہوا۔ تو کیا اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا؟ جس چیز کو پوچھنے کے لیے وہ ہمت اکٹھی کر رہی تھی اور مناسب وقت کے انتظار میں تھی تو کیا وہ مناسب وقت یوں اچانک آ دھمکا تھا؟

www.novelsclubb.com

نوشین کی آنکھوں میں بے اعتباری تھی۔ جواد سن کھڑا تھا۔

بھلا مردہ لوگ جن کو اپنے ہاتھ سے دفنایا ہو وہ بھی زندہ ہو کر سامنے آتے ہیں؟

ماضی کی آوازوں نے نوشین کو حال سے گھسیٹا۔

"مجھے بتائیں بابا کہ آخر کونسی چیز ہے جس کو خوابوں میں دیکھ کر یہ ڈرتا ہے؟آخر کیا چیز ہے جو اس کو ڈراتی ہے؟اس کی اس حد تک سنجیدگی کے پیچھے کیا وجہ ہے؟کیوں یہ ہمیں لے کر اتنا حساس ہے؟کیوں آپ اس کو ابھی تک اپنے ساتھ سلاتے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے بابا؟آج میں جانے بغیر نہیں جاوں گی۔میرا بھائی ہے صالح۔اس کی یہ حالت مجھے دکھ پہنچاتی ہے۔وہ تو بہت شرارتی تھا بابا۔کہاں ہیں اس کی شرارتیں؟اگر آپ اسے ماما کی وفات سے منسلک کریں گے تو بھی میں نہیں مان سکتی۔وہ ہماری بھی ماں تھی ہم سب سنبھل گئے مگر وہ کیوں نہیں۔

www.novelsclubb.com

کچھ ایسا ہے جو آپ نے چھپایا ہے ہم سے؟آپ کو خدا کا واسطہ ہے آج مجھے حقیقت بتادیں بابا۔آپ کو خدا کا واسطہ ہے۔"

نئی نویلی دلہن نوشین بالآخر پھٹ پڑی تھی۔

"آگہی روشن دن کو سیاہ رات میں تبدیل کر دیتی ہے۔میں نہیں چاہتا جس کی وجہ سے صالح آج تک نارمل زندگی نہیں جی پا رہا تم بھی اس کا سامنا کرو۔"

خدا کے واسطے پہ انہوں نے ایک بار پھر اپنی بیٹی کو اس تکلیف سے بچانے کے لیے قائل کرنا چاہا۔

"میں سب سننے کی سکت رکھتی ہوں بابا۔چھوٹی عمر میں ماں کو کھویا ہے اور اپنے بھائیوں کے لیے ماں بنی ہوں۔میں سب برداشت کر سکتی ہوں۔"

وہ اٹل لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماں زندہ تھی نوشین"

وہ بے بس ہو کر بولے۔وہ کبھی اس راز سے پردہ نہیں اٹھانا چاہتے تھے۔ہر بار ٹال دیا کرتے تھے مگر آج انہیں لگا کہ ان کے بعد کوئی ہونا چاہیئے جو صالح کو سمجھ سکے۔

"کی۔۔۔۔کیا مطلب؟کب؟"

اس عجیب انکشاف پہ انہیں کچھ سمجھ نہ آیا۔

"وہ میت تمہاری ماں کی نہیں تھی۔"

وہ شکستہ سے بولے۔انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ بات انہیں خود اپنی اولاد کو بتانی پڑ جائے گی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟"

"صالحہ زندہ تھی اس وقت۔یہ سب ایک ناٹک تھا۔دنیا کے سامنے۔ایک گناہ کو چھپانے کی کوشش"

"کیا مطلب؟کونسا گناہ؟ماں۔۔کہاں ہیں ماما؟"

"تمہاری ماں میرے نکاح میں ہوتے ہوئے امید سے تھی وہ بھی تحسین کی اولاد کی"

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ جیسے نشتر کی مانند اس پہ برسے تھے۔

"کون تحسین؟کیا آپ کا وہ دوست؟"

ماضی کے لمحات کو سوچتے انہوں نے حیرت زدہ سا پوچھا۔

"ہاں میرا دوست جسے میں اپنا مخلص دوست سمجھتا تھا۔اس نے میری ہی عزت پہ نظر رکھی۔میں کس سے شکوہ کرتا اس بیوی سے جس نے سالوں کی محبت کو نظر انداز کر کے حلال اور حرام کی تمیز بھی بھلا دی یا اس دوست سے جس جیسے دوست سے بہتر تھا کہ میں تنہا ہی رہتا۔"

"وہ سب وہ حادثہ وہ کیا تھا؟"

"میں نے محبت کی تھی تمہاری ماں سے۔اس کے کردار پہ انگلی اٹھتی یہ نا قابل برداشت تھا میرے لیے۔وہ میرے ساتھ رہنے کو تیار نہیں تھی ورنہ شاید اس کی غلطی کا ازالہ ہو جاتا۔وہ ہر صورت تحسین کے ساتھ ہی جانا چاہتی تھی۔وہ بھول چکی تھی کہ اس کے تین بچے حقیقت سے لاعلم اس کے منتظر تھے۔"

"تین مطلب؟"

"صالح اس وقت وہیں موجود تھا جب ساری حقیقت آشکار ہوئی۔ وہ معصوم تھا نوشین لیکن تمہاری ماں نے اس کی معصومیت چھین لی۔

پھر اس نے تحسین کے کہنے پہ ہی یہ ڈراما کرنے کو کہا۔"

وہ رو پڑے تھے۔ اپنی محبوب بیوی کی بے وفائی اور بیٹے کی اذیت نے انہیں آج پھر رلا دیا تھا۔ بلکہ کونسا وقت تھا جب وہ اذیت میں نہیں ہوتے تھے۔ بھلا جس کی فیملی بکھر گئی ہو جس کا گھر ٹوٹ گیا ہو۔ جس کی بیوی اسے چھوڑ گئی ہو۔ جس کی اولاد نے جینا چھوڑ دیا ہو۔ کیا وہ خوش ہوا کرتے ہیں؟

"آپ نے ان کا ساتھ کیسے دے دیا بابا؟"

وہ اپنے باپ کے ظرف پہ حیران تھی۔

"صالح بھی مجھ سے یہی پوچھتا ہے۔ مگر میں اس کو کیسے سمجھاوں کہ جب عورت آپ کے نکاح میں ہوتے ہوئے آپ کے وجود سے انکاری ہو جائے۔ جب کسی دوسرے مرد کے ساتھ کے لیے وہ اپنی اولاد کو بھی پس پشت ڈال دے تو اس کو روکا نہیں جا سکتا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا وہ زندہ ہیں؟"

"نہیں معلوم"

"میں بتاتی ہوں آپ کو۔ وہ آج تک میرے دل میں زندہ تھیں۔ مگر آج وہ مر چکی ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ وہ ہمارے لیے اب کبھی بھی زندہ نہیں ہو سکتی۔ میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ مجھے فخر ہے کہ مجھے آپ جیسا باپ ملا۔ آپ میرے آئیڈیل رہے ہیں ہمیشہ۔ آپ چاہتے تو دوسری شادی کر کے ہمیں نظر انداز کرتے مگر آپ نے پوری عمر لگا دی ہم پہ۔ ہمارے سامنے ہماری ماں کا امیج قائم رکھا۔ ہمیں ایک نارمل زندگی دی اور خود تنہا اس اذیت میں جلتے رہے۔"

وہ اپنے باپ کا ہاتھ تھامے روتے ہوئے بولی۔

"تنہا نہیں کہو نوشین۔ میرا بیٹا میرے ساتھ جلا ہے اس آگ میں۔ میں شاید تمہاری ماں کو معاف کر دیتا مگر جو اس نے صالح کے ساتھ کیا ہے میں اسے اب کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا۔ میرا بچہ سسکتا ہے نوشین وہ ڈرتا ہے۔ کہاں سے لاؤں میں اپنا پرانا صالح۔ اس میں تو زندگی کی رمق کی نہیں رہی۔"

ان کا دل پھٹ رہا تھا۔کاش کہ ان کی اولاد کو کبھی آگاہی نہ ملتی۔کاش کہ وہ تنہا اس آگ میں جلتے۔کاش وہ صالحہ سے اتنی محبت نہ کرتے۔یا پھر صالح کے کہے مطابق کاش وہ ان کو مار دیتے۔کاش کہ وہ خود ہی مر جاتے۔

کتنے کاش تھے۔مگر ان میں سے کوئی بھی کاش تو پورا نہیں ہوا تھا۔

"وعدہ کرو مجھ سے نوشین کہ میرے صالح کا خیال رکھو گی۔وہ عورت پہ بھروسہ نہیں کر سکتا۔لیکن تم اسے عورت ذات سے بد ظن نہیں ہونے دو گی۔وعدہ کرو کہ جب بھی تمہاری ماں واپس لوٹے گی تم اسے دھتکارو گی نہیں۔"

وہ التجائی لہجے میں بول رہے تھے اور ان کی ہر بات کے جواب میں ہاں میں سر ہلاتی نوشین نے آخری بات پہ نفی میں سر ہلایا۔

"میں انہیں کبھی قبول نہیں کرو گی بابا۔"

وہ اٹل لہجے میں بولی۔

"مت کرو میری بیٹی۔ وہ ماں ہے تمہاری۔ بیس سال میں نے اس کے ساتھ گزارے ہیں میں جانتا ہوں وہ اپنے نام کی طرح ہے۔ وہ بھٹک گئی تھی راہ راست سے مگر مجھے یقین ہے وہ میرے لیے نہ سہی مگر اپنی اولاد کے لیے ضرور واپس آئے گی۔ وہ بہت محبت کرتی ہے تم سب سے۔ وہ صرف بھٹکی ہے نوشین۔ وہ بری نہیں ہے۔ وہ صالحہ ہے۔ وہ کہتی تھی کہ وہ امید سے ہے مگر میرا دل نہیں مانتا۔ اس نے مجھے رپورٹس بھی دکھائی تھیں مگر میں نے یقین نہیں کیا۔ میں جانتا ہوں اسے۔ وہ اپنے نام کی طرح ہے۔"

وہ روئی تھی بے انتہا روئی تھی۔ اپنی ماں کی بے وفائی پہ۔۔۔ اپنے باپ کے صبر پہ۔۔۔ اپنے بھائی کی اذیت پہ

وہ کئی ماہ ٹراما سے گزری۔ لیکن نئی زندگی میں وہ اپنے شوہر، سسرال اور بچوں میں مشغول ہو گئی تو تکلیف کم ہو گئی تھی۔ باپ کی موت نے جواد اور شہروز پہ تو جو صدمہ ڈالا ہی تھا مگر صالح اور نوشین تو ٹوٹ ہی گئے تھے اپنے باپ کو کھو کر۔ کتنا

www.novelsclubb.com

عرصہ انتظار کیا تھا انہوں نے اپنے باپ کی خواہش کے پورا ہونے کا۔۔۔کتنے عرصے بعد انہوں نے صالح کے چہرے پہ سکون دیکھا تھا۔مگر کیا اتنی ہی تھی اس کے سکون کی مدت؟

شہروز آگے بڑھ رہا تھا اور صالح بے دم سا ہو کر صوفہ پہ بیٹھا۔آیت بھاگ کر اس کے پاس آئی۔

سب کی توجہ صالح کی جانب گئی تو شہروز نے بھی اس کی جانب قدم بڑھائے۔اپنے بھائی کے پاس کھڑا ہوتا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا وہ صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے تو صرف تصاویر میں ہی اپنی ماں دیکھی تھی۔اس کی ماں تو اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی مر چکی تھی تو یہ اس کی ماں کیسے ہو سکتی تھی؟ اسے یقیناً غلط فہمی ہوئی تھی۔

"ماما۔۔۔لیکن آپ زندہ؟"

جواد اپنی ماں کے قریب جا کر کھڑا اس سے پوچھنے لگا۔نوشین نے ضبط سے دانت بھینچے ہوئے تھے۔

"منصور؟ کہاں ہے منصور؟"

وہ اس وقت ان کی ماں نہیں بلکہ منصور کی بیوی کی حیثیت سے آئی تھیں۔انہیں لگ رہا تھا کہ آج بھی وہ منصور کے بارے میں جاننے کا حق رکھتی ہیں۔

"بابا کہتے تھے کہ آپ اپنی اولاد کی خاطر واپس لوٹیں گیں۔مگر عجیب ہے نا کہ آپ اس انسان کا پوچھ رہی ہیں جس کی ہر اذیت کے پیچھے صرف آپ تھیں۔"

نوشین نے شدت ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے کہا۔ان کی بات سنتا ہر شخص حیرت کا پتلا بنا رہا سوائے صالح کے۔زارا پہلے تو حیرت سے ان کو دیکھتی رہی مگر پاس موجود بچوں پہ نظر پڑتے ہی ان کو فورا اوپر ے فلور پہ جانے کا کہا جس پہ سب بچے تابعداری کا ثبوت دیتے اوپر چلے گئے۔

"منصور کے بارے میں بتا دو پلیز۔"

وہ ہاری ہوئی لگ رہی تھیں۔ شاید انہیں ادراک تھا کہ وہ پوری دنیا میں منصور سے زیادہ کسی سے محبت نہیں کر پائی تھیں۔ حتی کہ اپنی اولاد سے بھی نہیں۔

"آپا یہ ماما کیسے ہو سکتی ہیں؟"

صالح کے پاس سے ہٹتا شہروزان کا بازو پکڑ کر بولا۔ جبکہ صالح تو گویا ان کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ ان پندرہ سالوں میں اس نے کبھی اپنی ماں کی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی مگر ان کا ایک ایک نقش اسے ازبر تھا۔ وہ اپنی ماں جیسا ہی تو تھا۔ ہر بار خود کو آئینے میں دیکھتے وہ اپنی ماں کو بھی تو دیکھتا تھا۔ آیت اس کی محویت نوٹ کر رہی تھی۔ اچانک وہ صوفہ سے اٹھا۔ سب کی نگاہیں اسی کی جانب اٹھیں۔

"میں سب سے بڑی گنہگار تمہاری اور منصور کی ہوں صالح۔ اپنی ماں کو معاف کر دو"

وہ اس کو دیکھتے اس کے پاس آ کر ہاتھ جوڑتے ہوئے بولیں۔

"کر دیا آپ کو معاف۔ کیا اب آپ ہماری زندگیوں سے اسی طرح چلی جائیں گی جس طرح پندرہ سال پہلے چلی گئی تھیں۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو صالحہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"ایسا نہیں کرو۔ میں محبت کرتی ہوں تم سب سے۔ وہ میری نادانی تھی۔"

وہ کرلائیں۔

"گناہ تھا۔"

www.novelsclubb.com

نوشین بولی تو انہوں نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔ زمین پہ موجود ایک کھلونے کو ہاتھوں میں پکڑے احسن کو وہ ان کے روبرو لے کر آئیں۔

"احسن تیرہ سال کا ہے۔اور میرا اور تحسین کا بیٹا ہے۔وہ سب جھوٹ تھا جو میں نے تحسین کی باتوں میں آ کر بولا تھا۔تم۔۔تم سب یہ خط پڑھ سکتے ہو۔میں بھٹکی تھی مگر بد کردار نہیں تھی۔"

وہ صفائی دیتے ہوئے بولیں۔

"بابا بھی یہی کہتے تھے۔وہ کہا کرتے تھے آپ اپنے نام کی طرح ہیں۔وہ مجھے بھی یہی کہتے تھے کہ میں اپنے نام کی طرح ہوں۔مگر وہ خود کبھی جان ہی نہ پائے کہ وہ ہی تو ان ناموں کی لاج رکھنے والے تھے۔"

وہ بولا تو آیت کو ولیمے کی رات اس کی بات پہ اس کی آنکھوں کا نم ہونا یاد آیا۔

"بابا اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔شاید ان کا ضبط یہیں تک تھا۔"

وہ شدت کرب سے بولا۔گلے میں کانٹے ابھرے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

اس کی بات سنتی صالحہ اسی لمحہ زمین بوس ہوئی تھی۔ہاتھ میں مروڑ تروڑ کر پکڑا وہ خط بھی ساتھ ہی زمین بوس ہوا تھا۔

اپنی شاندار کوٹھی کے گرینڈ بیڈ روم میں ایک آخری نظر اس تصویر پہ ڈالتے اس وجود نے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کا رخ اپنی کنپٹی کی جانب کیا تھا۔

حیرت تھی نا کہ سب سے پہلے ان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے والا صالح ہی تھا۔ تیمور، شائستہ، شہروز، جواد اور زارا کو کچھ سہی سے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔آیت کا ذہن شل ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایمبولینس کو کال کرو۔"

وہ چیخا تھا۔اپنی ماں کی نبض چیک کرتا وہ تڑپا تھا کیونکہ نبض کی رفتار بے حد سست ہو چکی تھی۔آیت نے کانپتے ہاتھوں سے پاس پڑا اس کا فون پکڑتے ایمبولینس کو کال

ملائی۔جواد، شہروز، نوشین اور صالح چاروں اپنی ماں کے پاس زمین پہ بیٹھے رونے لگے تھے۔پندرہ سال پرانا واقعہ دوبارہ رونما ہو رہا تھا۔

"ماما۔۔۔ماما"

پچھلی بار وہ خاموش تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اس کی ماں زندہ ہے۔مگر اب اپنی ماں کو یوں دیکھ کر وہ ان کو جھنجھوڑ رہا تھا۔

سائرن کی آواز کے ساتھ ہی ایمبولینس گھر کے اندر داخل ہوئی۔سٹریچر اتار گیا تو تینوں بھائیوں نے مل کر اپنی ماں کو سٹریچر پہ لٹایا۔وہ چاروں ایمبولینس میں بیٹھے تو ایمبولینس کا رخ ہسپتال کی جانب مڑا۔اپنے کھلونے میں مشغول احسن نے یک دم رونا شروع کیا تو آیت نے اس کو اپنے ساتھ لگائے تھپکنا شروع کیا۔شائستہ، زارا اور آیت کے آنسوؤں نے ان کا چہرہ بھگو ڈالا تھا۔تیمور نے آگے بڑھتے زمین سے اس کاغذ کے ٹکڑے کو اپنی جیب میں اڑسا۔

"تیمور بھائی مجھے صالح کے پاس لے جائیں پلیز"

وہ بھیگی آواز میں التجائیہ بولی۔

"مگر۔۔۔"

"پلیز بھائی۔وہ بہت تکلیف میں ہیں۔"

وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

"تیمور بھائی ہم بچوں کے پاس ہی رکتے ہیں۔آپ پلیز آیت کو لے جائیں۔"

آیت کی حالت دیکھتے شائستہ بھابھی بولی جس پہ وہ سر ہلا گئے۔زارا نے آنسو پونچھتے اس سے احسن کو لیا۔حاشر رو رہا تھا جس پہ شائستہ بھابھی نے اپنے بیٹے کو اپنی بانہوں میں بھرا۔

www.novelsclubb.com

دوپٹے کو سر پہ ڈبل کرتی آیت تیزی سے گاڑی میں بیٹھی۔دل میں اپنے محرم اور اس کی ماں کے لیے دعا مانگی۔

ہسپتال کے سرد اور خشک ماحول میں آئی سی یو کے باہر موجود وہ چاروں بہن بھائی گزرے وقت کو سوچ رہے تھے۔ جواد اور شہروز حقیقت سے لاعلم تھے مگر یہ جانتے تھے کہ آئی سی یو کے اندر ان کی ماں موجود ہے۔ نوشین اور صالح جو حقیقت سے واقف تھے اس وقت وہ بھی بس یہی جانتے تھے کہ ان کی ماں اس وقت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے۔

اس شاندار کوٹھی میں ایک تیز آواز کے بلند ہو کر ختم ہوتے ہی کسی کا وجود دھڑام زمین پہ گرا تھا۔ خون کے چھینٹے اڑ کر دور دور تک پھیلے تھے۔ کسی کا انجام اس کے اپنے ہاتھوں ہی لکھا تھا۔ کسی نے زندگی کی ڈور کو بے دردی سے خود ہی کھینچ ڈالا تھا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر باہر آیا تو وہ چاروں ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

"آپ میں سے مریض کے رشتہ دار کون ہیں؟"

"ہم سب ان کی اولاد ہیں۔"

نوشین آپا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

"آپ کی والدہ کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔وہ ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں۔ان کہ صحت بہت خراب ہے۔دعا کریں کہ وہ ریکور کر جائیں۔ورنہ اس کیس میں کومہ کے امکانات ہوتے ہیں۔"

ڈاکٹر جواد کا کندھا تھپکتا آگے بڑھ گیا اور وہ سب خاموشی سے لب بھینچ گئے۔صالح وہاں سے چلتا ہسپتال کے قدرے خاموش اور ویرانی بھرے حصے میں چلا آیا۔ اندھیرے میں ڈوبے اس حصے میں اسے اپنا وجود بھی تاریک لگنے لگا۔جواد بھائی ان کے لیے پانی لینے کی غرض سے کنٹین کی جانب بڑھے۔نوشین آپا آئی سی یو کے باہر موجود بنچ پہ بیٹھ گئیں۔شہروز اپنی آپا کی برابر والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

آیت، تیمور بھائی کے ساتھ ہسپتال پہنچی تو ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہی اس نے صالح کو دیکھ لیا۔وہ تیز قدموں سے چلتی تنہا آنکھیں موند کر بیٹھے شکستہ سے صالح کے پاس آئی۔اس کے پاس بیٹھے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا تو اس نے آنکھیں وا کیں۔ان

آنکھوں میں چھپی داستان کو پڑھتے وہ یک دم ہی رو پڑی۔صالح نے اس کے گرد بازو پھیلا یا۔

"آنٹی؟"یک لفظی سوال پوچھا۔

"دعا"یک لفظی جواب

"وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی جس پہ صالح نے نفی میں سر ہلا یا۔

"وہ اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔"

www.novelsclubb.com

اس پہ آیت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"وہ جان چکی ہیں کہ وہ بابا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو چکی ہیں۔وہ اپنی اولاد کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھ چکی ہیں۔وہ اب خود کو ہار بیٹھی ہیں۔"

"صالح آپ سب معاف کر دوانہیں۔"

"کیا ہماری معافی ان کا پچھتاوا دور کر پائے گی؟"

وہ شکستہ حال پوچھنے لگا۔

"ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوتا ہے۔آپ سب کی معافی چاہے ان کو پچھتاوں سے نہ نکالے لیکن ان کے غم کو کم ضرور کر دے گی۔"

"ڈاکٹر کہہ رہا ہے کہ وہ کومہ میں جا سکتی ہیں۔"

وہ گم صم سا بولا۔

"وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔انہیں کچھ نہیں ہو گا۔آپ دعا کریں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ماتھے پہ بکھرے بال سنوارتے ہوئے بولی۔

"ان شاءاللہ"

"ان شاءاللہ۔آپ ہمت کریں۔باقی سب کے پاس چلیں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہسپتال کے اندر بڑھا۔ آیت نے نوشین آپا کو حوصلہ دیا۔ تیمور نے سب بھائیوں کو تسلی دی۔ صالح اٹھ کر منظر عام سے غائب ہوا۔ آیت پریشانی میں اس کے پیچھے گئی تو اسے پرے روم جاتا دیکھ گہرا سانس بھرا اور واپس نوشین آپا کے پاس چلی آئی۔ تھوڑی دیر میں ڈاکٹر باہر آیا۔

"وہ کومہ میں جا چکی ہیں۔ آپ دعا کریں کہ جلد از جلد وہ ریکوور کر جائیں۔ انہوں نے جینے کی تمنا چھوڑ دی ہے۔ وہ سروائیو ہی نہیں کرنا چاہ رہیں۔"

ڈاکٹر کی باتیں ان کے سر پہ آسمان گرا گئیں۔

"کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟"

جواد نے ڈاکٹر سے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"مل سکتے ہیں۔ کوشش کریں کہ آپ انہیں زندگی کی جانب لے کر آئیں۔ جتنی ان میں جینے کی خواہش ہو گی اتنی ہی جلدی وہ کومہ سے باہر آئیں گی۔ کوشش کریں کہ جس انسان سے وہ زیادہ اٹیچ ہیں ان کو اندر بھیجیں۔"

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا۔ جواد نے اپنے بھائیوں اور نوشین کی جانب دیکھا۔

"میں اور شہروز ہر بات سے لاعلم ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ دونوں نے ہم سے یہ بات کیوں چھپائی۔ بابا نے بھی ہمیں اس بارے میں کچھ کیوں نہیں بتایا۔ لیکن جو باتیں میں سمجھ پایا ہوں اس کے مطابق بابا کے بعد صالح ہی ہے جو ماما کو اس کنڈیشن میں حوصلہ دے سکتا ہے اور صالح ہی ہے جس کا حوصلہ اس وقت ماما کو چاہیئے۔"

وہ منصور کی تربیت میں رہے تھے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کر سکتے تھے۔ اس کی بات سمجھتے صالح نے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ سفید بستر پہ موجود وہ وجود نقاہت زدہ اور انتہائی بے بس تھا۔ ایک ہاتھ پہ برنولا لگا کر سفید مادے کو جسم میں داخل کیا جا رہا تھا۔ اس کے قدم لڑکھڑائے۔ وہ اپنی ماں کو اس

حالت میں دیکھنے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔وہ ان کے بیڈ کے پاس موجود کرسی پہ بیٹھ گیا۔کافی دیر ذہن تانے بانے بنتا رہا۔زبان ہلنے سے انکاری ہو گئی تھی۔

"میں نے سوچا تھا کہ جب کبھی میرا آپ سے سامنا ہو گا۔میں اپنا دامن بچا لوں گا۔"

وہ ان کے نقاہت بھرے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بالآخر بولا۔

"مجھے لگتا تھا میں مان چکا ہوں کہ آپ سچ میں۔۔۔مر چکی ہیں۔"

وقفہ لیتے ہوئے بمشکل بولا۔

"آپ نے کہا کہ آپ سب سے زیادہ میری اور بابا کی گنہگار ہیں۔آپ چاہتی ہیں کہ ہم آپ کو معاف کر دیں۔مگر کیا آپ جانتی ہیں کہ بابا آپ کو معاف کر چکے تھے۔"

وہ بولا تو لہجہ بھیگا تھا۔سامنے پڑے وجود کے دل کو کچھ ہوا۔

"میں جانتا ہوں آپ سب سن رہی ہیں۔آپ چاہتی تھیں نا کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ مگر میں نے آپ سے اور خود سے بدلہ لیا۔میں ڈاکٹر نہیں بنا۔کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا جو آپ چاہتی تھیں۔"

صالحہ کی بند آنکھوں سے قطرے چہرے پہ پھسلے۔

"میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ مجھے کیوں یہ آگاہی دی گئی۔کیا میں سکون سے نہیں رہ سکتا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ سمجھ آگئی۔"

وہ اپنے چہرے پہ آئے آنسوؤں کو صاف کرنے لگا۔

"اللہ تو کسی پہ اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور ہر انسان کو دوسرے انسان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔اگر بابا تنہا اس سچ کو برداشت کرتے تو یہ ان کے ساتھ زیادتی ہوتی۔اللہ نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کا سہارا بنایا۔جیسے آپ کو اور احسن کو۔"

وہ رکا اور صالحہ کے چہرے پہ پھسلے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"صالح نے بھی اپنی ماما کو اسی دن معاف کر دیا تھا جس روز اس کے بابا نے اپنی بیوی کو معاف کیا تھا۔"

وہ روتے ہوئے بولا تو صالحہ کے آنسوؤں کی رفتار تیز ہوئی۔

"ہمیں آپ کی ضرورت ہے ماما۔ پندرہ سال ہم اس رشتے کو ترسے ہیں۔"

وہ اپنی ماں کا ہاتھ تھامے دھندلائی آنکھوں سے بول رہا تھا۔ صالحہ کی انگلیوں نے جنبش کی۔ صالح نے اس جنبش کو محسوس کرتے خوشی اور حیرت کی ملی جلی کیفیت سے ان کے چہرے کی جانب دیکھا۔

"آپا۔۔۔ جواد بھائی، شہروز"

وہ بآواز بلند بولا تو وہ سب بھاگتے ہوئے اندر آئے۔ آیت بھی ان کے ساتھ ہی اندر آئی۔ جبکہ تیمور بھائی دوا لینے ڈسپنسری تک گئے تھے۔

"ماما"

شہروز بھرائے لہجے میں بولا۔نوشین آپا ان سب کو تمام واقعات سے آگاہ کر چکی تھیں۔

"پلیز اٹھ جائیں۔ہمیں آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔"

جواد بولا تو آواز رندھ رہی تھی۔

"ہم نے بابا کو کھویا ہے۔اب اپنی ماں کو نہیں کھو سکتے۔پہلے تسلی تھی کہ آپ جہاں بھی ہوں گی خوش ہوں گی مگر وہ خط۔۔۔"

نوشین اس سے زیادہ نہیں بول سکی۔تیمور بھائی نے ان سب کے سامنے وہ خط پڑھا تو ان پہ سارے دریچے کھلتے گئے۔

"آپ واپس کیوں نہیں آئیں؟کیا آپ کو اپنی اور بابا کی تربیت پہ بھروسہ نہیں تھا؟"

جواد بولا تو انہوں نے اپنا سر ہلانے کی کوشش کی۔ مگر ہلا نہیں پائیں۔

"سب بھول جائیں ماما۔ ہم مل کر زندگی گزاریں گے۔ ہنستی مسکراتی۔ احسن ہمارا بھائی ہے۔ ہم سب ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔ احسن کو، ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے۔"

صالح ان کو یقین دہانی کروانے لگا۔ پچھتاوں میں گھری صالحہ کو وہ امید مل چکی تھی جو انہیں ڈوبتے کو پار لگا سکتی تھی۔ انگلیوں میں جنبش بڑھنے لگی۔ آہستہ آہستہ آنکھیں وا ہونے لگیں۔ سب اسی منظر کے منتظر تھے۔ سب کے اٹکے سانس بحال ہونے کو تھے۔ ڈاکٹر نے ان سے یہی کہا تھا کہ چاہے تو وہ چند منٹوں تک کومہ سے باہر آجائیں چاہے تو چند ہفتوں تک۔ یہ ان کے جینے کی خواہش پہ منحصر تھا۔ اور ہاں صالحہ اب اپنی اولاد کے ساتھ جینا چاہتی تھیں۔

ان کی گہری سیاہ آنکھوں کے کھلتے ہی سب نے شکر ادا کیا۔ سب پہ نگاہیں دوڑاتے ہوئے صالحہ بری طرح رونے لگی۔ وہ اپنی اولاد کو جان سے چاہنے والی کیوں اور کیسے

اتنی خود غرض ہو گئی تھی؟ صالح نے سب سے پہلے ان کا ہاتھ تھام کر چوما تو وہ روتے روتے مسکرا اٹھیں۔

"میرا صالح"

وہ اتنے پیارے سے بولیں کہ صالح کے دل میں سکون سا پھیل گیا۔

"میرے بچے"

وہ ان کو دیکھتے ہوئے بہت مان اور پیار سے بولیں تو ان کے چاروں بچے ان کے پاس آتے ان پہ گہری چھاؤں کر گئے۔

www.novelsclubb.com

"ماما"

سب کی زبان سے نکلتا یہ مامتا سے بھرپور لفظ ان کو تقویت پہنچانے لگا۔ تیمور جو تھوڑی دیر قبل ہی اندر داخل ہوا تھا اس کی آنکھوں نے اس منظر کو دیکھتے خوشی سے جھلکتی نمی کو پونچھا۔ وہیں آیت کے چہرے پہ کبھی ہنسی کے رنگ پھیلتے تو کبھی

وہ ان کی تکلیف پہ درد محسوس کرتے رو پڑتی۔اتنی عجیب کیفیت اس نے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔پندرہ سال بعد ان کا ملاپ ہوا تھا۔پندرہ سال سب نے اپنی سکت کے مطابق تکالیف برداشت کی تھیں۔زندگی نے ان کھوئے رشتوں کو ملا کر ان پہ بڑا احسان کیا تھا۔

اور تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاو گے؟

گھر کے گرینڈ بیڈ روم میں بیڈ پہ موجود صالحہ کے ارد گرد اس کے سارے بچے اور بہوئیں بیٹھی ہوئی تھیں۔وہ کبھی نوشین کے بچوں کو پیار کرتی تو کبھی جواد کے۔دو دن ہسپتال میں رہنے کے بعد انہیں گھر لے آئے تھے۔سب نے انہیں دل سے معاف کر دیا تھا۔وہ اتنی بیش بہا نعمتوں پہ نم آنکھیں لیے ہوئے تھیں۔کہاں وہ اپنی اولاد تک کو ترس رہی تھیں اور کہاں وہ معصوم بچے اب انہیں نانو اور دادو کہہ کر پکار رہے تھے۔سب گھر والوں کو تمام حقائق کا علم ہو چکا تھا۔پھر بھی انہوں نے

انہیں دل سے قبول کیا تھا۔ مرکزی دروازے پہ دستک ہوئی تو شہروز دروازہ کھولنے گیا۔ وہ ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی کو لیے کمرے میں داخل ہوا جہاں سب ہی ہنستے مسکراتے نظر آرہے تھے۔ سب نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"میں اعجاز اختر ہوں۔ تحسین سعید کا سیکرٹری۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا تو سب کے چہرے پہ دوڑتی مسکراہٹ سمٹی۔

"سر چونکہ اس دنیا سے جانے سے قبل مجھے ساری ہدایات دے کر گئے تھے تو آپ تک وہ پہنچانا میرا فرض تھا۔"

صالحہ کو احسن ٹرسٹ کے حوالے سے ڈیٹیلز دینے کے بعد وہ بولا تو وہاں موجود سب نے صدمے سے اس کو دیکھا۔

"دنیا سے جانے سے قبل؟"

صالحہ نے بے یقینی سے استفسار کیا۔

"تین دن پہلے سر نے خود کو شوٹ کر لیا تھا۔اور یہ تصویر جائے وقوعہ سے ملی۔"

ان کی جانب ایک تصویر بڑھاتے ہوئے وہ کچھ افسردہ سا تھا۔وہ سالوں سے تحسین کے ساتھ رہا تھا۔اس کا باس اس کے ساتھ بہت اچھا رہا تھا۔اس تصویر کو دیکھتے صالحہ کا چہرہ زرد پڑا۔تصویر کے پیچھے لکھے الفاظ پہ سب کی نظر پڑی تھی جہاں "بیسٹ فرینڈز" لکھا تھا۔صالحہ کا ہاتھ بے دم سا ہو کر بیڈ پہ گرا تو سب نے اس تصویر کو دیکھنا چاہا اور اپنے باپ کے ساتھ اس کی تصویر نے سب کو ہی ورطہ حیرت میں ڈالا۔جواد نے جلدی سے سائیڈ ڈراسے وہ خط نکالا۔وہ آخری لائن کو غور سے پڑھ ہی نہیں پائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جب تک تم یہ خط پڑھو گی۔میں یہاں سے جا چکا ہوں گا۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

تحسین سعید"

جواد نے قدرے بلند آواز میں یہ لائن دہرائی۔وہ سب تو یہ سوچے بیٹھے تھے کہ وہ واپس امریکہ جا چکا ہو گا۔ مگر یہ اس نے کیا کر لیا تھا؟ حرام موت کو گلے لگا کر اپنی موت بھی مشکل کر لی تھی۔

"یہ کیا کر دیا تم نے تحسین؟"

افسوس اور دکھ بھرے لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس عمل پہ یقین کرنے سے قاصر تھیں۔کاش کہ وہ اس لائن کو اس وقت ہی پڑھ لیتیں تو شاید وہ اس کو روک پاتی۔ مگر منصور کی موت کے بارے میں پڑھنے کے بعد تو وہ آگے ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکی تھیں۔ان کی حالت کے پیش نظر سب ہی وہاں سے چلے گئے۔اب وہ تنہا کمرے میں تھیں۔اس تصویر کو ہاتھ میں تھامے وہ کبھی منصور کے چہرے کو دیکھتیں تو کبھی تحسین کے۔

"معافی مانگی تھی تو اتنا تو یقین رکھتے کہ معافی مل جائے گی۔تم نے غلط کیا تھا مگر توبہ کر لی تھی۔کیوں اپنی توبہ کو خراب کر لیا؟"

وہ اس تصویر سے سوال کر رہی تھیں۔

ایک اور بوجھ ان کے کاندھوں پہ ڈال دیا گیا تھا۔ ضمیر کی اس عدالت میں وہ خود کو معاف کرنے سے قاصر تھیں۔ پہلے منصور، پھر ان کی اولاد اور اب تحسین۔

وہ یہ سوچنے لگیں کہ ان کے ایک غلط فیصلے نے کتنی زندگیوں کو برباد کر دیا تھا۔

کاش کہ ہم انسان نتائج کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا سیکھ جائیں۔ کاش کہ حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے بھاگنے والی عادت سے پیچھا چھڑا لیں۔ کاش کہ اپنی زندگی کی محرومیوں کا بدلہ ہم کسی دوسرے انسان سے لینا چھوڑ دیں۔ کاش کہ ہم اپنے نصیب پہ اکتفا کرنا سیکھ جائیں۔

www.novelsclubb.com

کاش ہائے کاش۔۔۔۔۔۔

گھر میں برپا ہڑبڑی اور افراتفری میں سب ایک دوسرے کو جلدی تیار ہونے کا کہہ رہے تھے۔آج معاذ اور جیا کی شادی کی تقریب تھی۔ڈارک گرین کلر کی شرٹ جس پہ شیشوں کا نفیس سا کام ہوا تھا ساتھ ہم رنگ ٹراوزر اور گرین ہی دوپٹے کو شانوں پہ پھیلائے، سر پہ حجاب اوڑھے، لائٹ سے میک اپ کے ساتھ وہ بے پناہ خوبصورت لگ رہی تھی۔صالح نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کو دیکھا تو مسحور ہو گیا۔

"ماشاءاللہ"

اس نے بے ساختہ کہا تو آیت جھینپ گئی۔

"مسز صالح آپ تو سادگی میں بھی بے مثال لگتی ہیں۔اور اس طرح تو دل کی دھڑکنیں ہی منتشر کر دیتی ہیں۔"

کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتے وہ اس کے پیارے سے چہرے کو وارفتگی سے تکتے ہوئے بولا۔لہجے میں بے پناہ محبت اور عزت تھی۔

"یہ آپ نے میرے ساتھ میچنگ ضرور کرنی ہوتی ہے۔"

اس کی تعریف کو سائیڈ پہ کرتے وہ اس کو بغور دیکھتی بولی۔وہ جو ڈارک گرین شلوار قمیض میں ملبوس تھا اس کی بات پہ مسکرایا۔

"کیا اچھا نہیں لگ رہا یہ کلر؟"

وہ خود کی جانب دیکھتے ہوئے مستفسر ہوا۔

"لوگوں نے ہمیں سگے میاں بیوی کا خطاب دے دینا ہے صالح۔"

وہ پریشان حال بولی اور اس کی بات پہ صالح کا قہقہہ بلند ہوا اور وہ کافی دیر یونہی ہنستا چلا گیا یہاں تک کہ بے پناہ ہنسنے کے باعث اس کی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔

"سگے میاں بیوی؟آر یو سیریس"

آیت کی بات ہضم کرنا اس کے لیے کافی مشکل ثابت ہو رہا تھا مگر سامنے کھڑی آیت کے سنجیدہ تاثرات پہ اس نے فوری ہنسی کو بریک لگائی۔

"اوکے اوکے۔آئم سوری"

وہ سرینڈر کرتے ہوئے بولا۔مگر ہنسی ضبط کرنا ابھی بھی مشکل ثابت ہو رہا تھا۔یک دم پھر سے ہنسی پھوٹی تو اس بار آیت نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"میں کتنا فضول بول جاتی ہوں سچ میں"

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"سینس آف ہیومر اچھا ہو رہا ہے نا"

صالح نے جوابی کاروائی کی جس پہ وہ مزید ہنسنے لگی۔

ان کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر آسمان میں موجود ستاروں نے ایک دوسرے سے سرگوشی کی۔

حال میں پھیلی سرگوشیاں اس لمحے تھم گئیں جب کمیل اور اپنے بابا کے ساتھ چل کر آتی وجیہہ نے حال میں قدم دھرا۔ معاذ صدیقی کو اپنے جسم کے ہر حصے سے خوشی پھوٹتی محسوس ہوئی۔ ابھی چند لمحے قبل وہ اس لڑکی کو اپنا ہم سفر بنا چکا تھا۔ اس کی تو خوشی دیدنی تھی۔ اس ایک ماہ اس نے کافی سوچا کہ جیا کو آیت کے بارے میں ماضی کی اپنی فیلنگز کے بارے میں بتا دے۔ مگر وہ خاموش رہا اور اسے ہمیشہ اس راز کو راز ہی رکھنا تھا۔ ہمسفر کو یہ تکلیف دے کر وہ اس کے اور اپنے بیچ کوئی خلا نہیں چاہتا تھا۔ جس راز سے پردہ اٹھانے کے بعد اس کے اور اس کے پیارے رشتوں کے درمیان کوئی بدمزگی ہوتی وہ ایسا کوئی راز فاش کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی ایک معصوم سی غلطی تھی جس سے اس نے توبہ کر لی تھی۔ تو جس راز کو قدرت نے راز رکھا تھا وہ اس کو از خود فاش نہیں کر سکتا تھا۔ آیت کے لیے اس کی فیلنگز جیا کے ساتھ منگنی ہوتے ہی تبدیل ہو گئی تھی۔ وہ اپنی کزن کو صالح کے

ساتھ مسکراتا دیکھ بہت خوش اور مطمئن تھا۔اسے قدرت کے فیصلوں اور حکمتوں پہ یقین آ چکا تھا۔

اس کا ہاتھ تھام کر اپنے برابر بٹھایا تو وہ شرماتی لجھاتی اس کے ساتھ بیٹھی۔دل کی دھڑکنیں الگ ہی لے پہ دھڑک رہی تھیں۔اس کی بچپن کی محبت پہ اب اس کا پورا حق تھا۔وہ جتنا چاہے اسے دیکھ سکتی تھی، جتنی دیر چاہے اس سے باتیں کر سکتی تھی۔

"بیوٹیفل لیڈی"

گھمبیر لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کی تو اس تعریف پہ وہ نظریں جھکا گئی۔ ڈارک ریڈ لہنگے میں ملبوس جس پہ گولڈن کام نے رعنایت بخشی ہوئی تھی ساتھ ہلکی سی جیولری پہنے وہ مسز معاذ بنی بیٹھی تھی۔ناک میں پہنی نتھ نے اس کے چہرے کو ایک نئے حسن سے متعارف کروایا تھا۔معاذ صدیقی تو اس کو نہار نہار کر نہیں تھک رہا تھا۔پورا فنکشن اس کا دھیان اس کے سجے سنورے روپ پہ ہی رہا۔

صالحہ سب بچوں کے ساتھ ٹیبل پہ بیٹھے مسکرا کر آنے والوں سے مل رہی تھیں۔

جب سب کی فیملیز کو ان کے بارے میں علم ہوا تھا تو سب نے ہی ان کو دل سے قبول کیا تھا۔ کئی لوگوں نے باتیں بھی بنائی تھیں مگر جب بنیاد مضبوط ہو تو بیرونی سازشیں اثر انداز نہیں ہوتیں۔ جیا تو بہت خوش تھی۔ آخر کو ماں کے بعد خالہ کے رشتے کا مل جانا اسے تسکین دے رہا تھا۔ صالحہ نے احسن کو دیکھا جو جواد اور شائستہ کے بچوں سے کافی مانوس ہو چکا تھا۔ ایک ماہ میں ہی اس کی ذہنی حالت میں کافی سدھار آ گیا تھا۔ یہ دوا، پیار اور توجہ کا نتیجہ تھا جو وہ سب اس پہ نچھاور کر رہے تھے۔ ایک نظر احسن پہ ڈالی اور دوسری اس کے پاس کھڑے کسی سے بات کرتے صالح پہ

www.novelsclubb.com

ان دونوں میں بہت مماثلت تھی۔ نقوش کی نہیں، قسمت کی۔

وہ تیرہ برس کا تھا تو اس نے ماں کے رشتے کو کھویا اور احسن تیرہ برس کا ہوا تو باپ کو کھویا۔ اس نے پندرہ سال بعد ماں کے رشتے کو دوبارہ محسوس کیا تھا۔ اور احسن نے

زندگی میں پہلی بار بھائی بہن کے رشتوں کو جانا تھا۔وہ اس منظر پہ ہی نگاہیں ٹکائے ہوئے تھیں جب صالح کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے احسن نے اس کی توجہ باقی بچوں کی جانب مبذول کروائی جن کے ہاتھوں میں آئس کریم موجود تھی۔اس کے اشارے کو سمجھتے صالح نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کو لیے ٹیبل کے پاس آیا جہاں آئس کریم موجود تھی۔اس کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھتے اس کو آئس کریم پکڑاتے صالح نے اس کے گال کھینچے جس پہ وہ مسکرایا۔احسن کے نقوش بالکل اپنے باپ جیسے تھے۔لیکن ان کے لیے وہ عزیز تھا کیونکہ وہ ان کا بھائی تھا، صالحہ کا بیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

صالحہ نے سکون سے آنکھیں موندیں۔ان کی اولاد پر سکون ہو چکی تھی۔سالوں کا بوجھ سر کا تھا مگر من ابھی تک بھاری ہی تھا۔

جانے وہ کب اس بوجھ سے آزاد ہوتیں۔

رخصتی بخیر و عافیت سرانجام ہوئی۔ موتیے کے پھولوں سے سجے اس خوبصورت کمرے میں بیٹھی جیا شدید نروس تھی۔ دروازے پہ کلک ہوئی تو ارد گرد دیکھتی جیا نے فوراً نگاہیں جھکائیں۔ سیاہ شیروانی میں ملبوس معاذ صدیقی اس کو دیکھتا آنکھ تک نہیں جھپکا رہا تھا۔

"جیا"

شدت جذبات سے بولا تو جیا نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جہاں وہ پر شوق نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً سر جھکا گئی۔ اپنے داہنے ہاتھ میں موجود شے کو اپنے پیچھے رکھتا وہ اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کا چہرہ اپنے روبرو کر گیا۔

"شکر کرتا ہوں میں کہ بچپن میں کبھی تم سے فری نہیں ہوا۔ شکر کرتا ہوں کہ کبھی تمہیں نظر بھر نہیں دیکھا۔۔۔" اس کی بات پہ جیا ہرٹ ہوئی۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ محبت کے بول بولے گا۔

"باخدا اگر ایک بار بھی تمہیں نظر بھر کر دیکھ لیتا تو ایک پل بھی تمہیں دیکھے بغیر سکون نہ آتا۔"

اس کے اگلے الفاظ پہ جیا کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔

"جانتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے گلے ہوں گے کہ میں کبھی تمہارے ساتھ ہنس کر نہیں بولا تھا۔۔۔"

"مجھے کوئی گلہ نہیں ہے۔"

وہ مزید کہتا کہ جیا نے اسے ٹوک دیا۔

"آپ کزن تھے میرے اور میرے لیے نامحرم ہی تھے۔ شادی سے قبل ہماری فرینک نیس نہ ہونا ہی بہتر تھا۔"

وہ پر اعتماد سی بولی تو معاذ نے اس کی نتھ کا موتی ٹھیک کیا۔

"آئی لو یو جیا۔ نہیں جانتا کہ کب محبت ہوئی مگر بس ہو گئی۔ الفت سی ہو گئی ہے تم سے۔ تمہارا ساتھ ضروری سا ہو گیا ہے۔ تم لازم و ملزوم ہو گئی ہو۔"

وہ بولتا جا رہا تھا اور جیا یک ٹک اس کا اظہار سنتی جا رہی تھی۔ چہرے پہ مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔ اچانک وہ خاموش ہوا اور اپنی پشت پہ بیڈ پہ ہاتھ مارتا کچھ تھامتا اس کے سامنے کر گیا۔

"آئی لو یو سو مچ جیا"

سیاہ گلاب اس کو پیش کرتا وہ گھمبیر بولا۔ وہ جو شرمائی لجھائی سی بیٹھی تھی اس سیاہ گلاب کو دیکھتے پہلے حیرت اور پھر صدمہ در آیا۔

"یہ پھول کہاں سے لائے ہیں؟"

وہ سوالیہ انداز اپنائے بولی۔

"کیا صرف چچا ہی تمہاری خواہشات پوری کر سکتے ہیں۔ تمہارا معاذ نہیں؟"

وہ مسکرا کر بولا۔

"اینڈ فار یور انفارمیشن۔ میں نے ترکی سے ہی بیج امپورٹ کروا کر گارڈن میں سیاہ گلاب کا پودا خود اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے لگایا تھا۔ یہ اس کا پہلا پھول ہے۔ جو تمہارے لیے حاضر ہے۔"

وہ چہکتا ہوا بولا۔

"یا اللہ! یہ آپ نے کیا کر دیا معاذ؟"

وہ سر پکڑتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا جیا؟"

وہ پریشان ہوا۔ سیاہ پھول بیڈ پہ گرا۔

"آپ کو کس نے کہا تھا کہ پھول توڑتے۔ آپ مجھے اس پودے کے پاس لے جاتے اور کہتے جیا دیکھو تمہارے لیے لگایا پر نہیں آپ نے پھول ہی توڑ دیا۔"

وہ رو دینے کو تھی۔ جانے کیوں لیکن کبھی کبھار وہ زیادہ ہی حساس ہو جاتی تھی۔

معاذ کو وہ وقت یاد آیا جب پھول اور پودے کے ٹوٹنے پہ وہ رو دی تھی۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"اچھا اچھا سوری۔ آئیندہ نہیں توڑوں گا۔ پکا پرامس۔ پلیز رونا نہیں جیا"

وہ اپنے کان پکڑ کر بولا تو پھول کے صدمے میں ہلکان ہوتی جیا اس کو دیکھ کر مسکرائے بنا نہیں رہ سکی۔

"کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں آپ"

بے اختیاری میں بول گئی مگر جب احساس ہوا تو نظریں ادھر ادھر دوڑانے لگی۔

"سچ میں؟"

وہ شرارت بھرے لہجے میں بولا جس پہ وہ جھینپ گئی۔

"کیا کیوٹ لگ رہا ہوں؟"

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا۔

"صرف کان پکڑ کر"

وہ بھی دوبدو بولی۔

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تمہارے سامنے کیوٹ رہنے کے لیے اب مجھے ساری عمر کان پکڑنے پڑیں گے۔"

اپنے ہاتھوں کو توبہ توبہ والے انداز میں ادھر سے ادھر کرتا وہ صدمے سے بولا۔

"بالکل"

www.novelsclubb.com

وہ شرارتی مسکراہٹ سجائے اٹل لہجے میں گویا ہوئی۔

"نہیں کرو یار"

وہ معصومیت سے بولا جس پہ اس کے بال بکھیرتی جیا کھل کے مسکرائی۔

نکاح کے پاک رشتے میں بندھے یہ دونوں وجود ایک دوسرے کی محبت کو دل میں سمائے ایک نئی زندگی کے سفر کو خوش آمدید کہہ چکے تھے۔

منصور کی قبر پہ موجود صالحہ اس کی قبر کی مٹی کو اپنے ہاتھ میں لیے گم صم سی تھی۔وہ کئی بار یہاں آچکی تھی مگر اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے واپس جائے۔ اب بھی وہ صالح کو گاڑی تک جانے کا بول کر خود یہیں موجود تھی۔صالح کافی دیر سے گاڑی کے پاس کھڑا اپنی ماں کا انتظار کر رہا تھا بالآخر وہ واپس آیا۔

"ماما"

www.novelsclubb.com

ان کی توجہ خود کی جانب مبذول کروائی اور ہاتھ آگے کیا جس کو تھام کر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ایک آخری نظر قبر پہ ڈالتے انہوں نے واپس کے لیے قدم بڑھائے۔اپنے گرد پھیلے صالح کے بازو کو تھام کر وہ آہستہ آہستہ چلنے لگیں۔وہ دن

بہ دن بیمار ہوتی جا رہی تھیں۔ان کا علاج بہت اچھے ہسپتال سے کروایا جا رہا تھا۔ مگر پچھتاوے کا زہر ان کو مسلسل بے جان کر رہا تھا۔

"صالح میری بات مانو گے ؟"

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے انہوں نے مان سے پوچھا جس پہ صالح نے مثبت سر ہلایا۔وہ قبر سے قدرے دور آ چکے تھے۔صالحہ نے واپس قبر کی جانب رخ موڑا۔ان کی نظروں کے تعاقب میں صالح نے بھی وہیں نظریں جمائیں جہاں اس کا باپ گہری ابدی نیند سو رہا تھا۔

"وہ دیکھو وہاں منصور کی قبر کے پاس جگہ ہے۔"

وہ اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوئیں تو صالح نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگا۔

"مجھے یہیں دفنانا صالح"

وہ سنجیدہ تھیں اور صالح ساکت ہو گیا۔

"ایسی باتیں نہیں کیا کریں ماما۔ ہم دوبارہ اپ کو نہیں کھونا چاہتے۔"

وہ التجائیہ ہوا۔

"مجھے منصور یاد آتا ہے صالح۔ بہت یاد آتا ہے۔ اس کی باتیں۔۔۔ اس کا لہجہ کچھ نہیں بھولتا۔ میں اس سے ملنا چاہتی ہوں صالح۔ بہت شدت سے انتظار ہے۔"

ان کے چہرے پہ گہرا حزن و ملال تھا۔

"آپ بابا سے بہت محبت کرتی ہیں ماما۔"

اس کو واپس اپنی بانہوں کے حصار میں لیے وہ قبرستان سے باہر بڑھتے ہوئے بولا۔

"او نہوں۔۔۔ تمہارے بابا جیت گئے۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ میں کبھی انہیں محبت میں مات نہیں دے سکتی۔ وہ سچ کہتے تھے۔"

ماضی کے مناظر اور واقعات کو سوچتے وہ اسے حقیقت سے آگاہ کرنے لگیں۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر صالح نے انہیں گاڑی میں بٹھایا اور گھر کی جانب رخ موڑا۔

وہ سب صالحہ کے کمرے میں جمع تھے۔صالحہ نے پاور آف اٹرنی اپنے تینوں بیٹوں کے سپرد کر دی تھی۔وہ چاہتی تھیں کہ "احسن ٹرسٹ" کو مکمل توجہ سے چلایا جائے۔یہ کئی زندگیوں کے لیے ایک امید تھا۔

وہ بھاری دل سے بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا۔آیت نے اس کے پاس بیٹھتے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

"آپ پریشان ہیں صالح"

وہ پوچھ نہیں رہی تھی بتا رہی تھی۔صالح نے لیپ ٹاپ کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اس کے گرد بازوؤں کا حصار قائم کیا۔

"ماما کی طبیعت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے آیت۔"

وہ پریشان تھا اور بہت تھا۔

"آپ اللہ سے اچھی امید رکھیں۔"

وہ اس کی دعا تھی جو ہمیشہ اسے اپنے ہر معاملے میں اللہ سے رجوع کرنے کی تلقین کرتی تھی۔

"احسن کی طبیعت اب کیسی رہتی ہے؟ کیا پروگریس ہے؟"

وہ احسن کو لے کر بھی بہت فکر مند تھا۔

"وہ بہت جلد ریکور کر رہا ہے۔ اپنی عمر کے حساب سے وہ پیچھے ہی ہے مگر اب بالکل بھی تنگ نہیں کرتا۔ باتیں سمجھ جاتا ہے۔ اور اب تو کھانے کی فرمائشیں بھی کرتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بتاتے بارے آخر میں پر شوق سی بولی جس پہ صالح نے اپنے شانے پہ دھرے پہ اس کے سر پہ بوسہ دیا۔

"یہ سب آپ کی اور بھابیوں کی محبت اور محنت ہے آیت۔"

"یہ سب رشتوں کا احساس ہے صالح جو احسن کو محسوس ہوتا ہے۔وہ تنہا رہتا تھا اسی لیے دن بہ دن اس کی ذہنی حالت خراب ہوتی گئی مگر اب اس کا ذہن صحیح سے پروسیسنگ کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ڈاکٹرز نے کافی حوصلہ افزا باتیں کی ہیں۔ان شاءاللہ جلد ہی احسن باقی بچوں کی طرح شارپ ہو جائے گا۔"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔"

صالح کے چہرے سے خوشی پھوٹی تھی۔آیت نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔یہ اس کے پیار کرنے کا انداز تھا جس پہ صالح ہمیشہ سرشار ہو جایا کرتا تھا۔

کون کہتا ہے کہ صرف عورت کو ہی اظہار محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔مرد کو بھی یہ ڈوز ملتی رہنی چاہیئے۔ایسے ہی ایک خوش حال گھرانہ تشکیل پاتا ہے۔

وہ کافی دیر سے صالح کو اپنے ساتھ مال میں گھما رہی تھی۔

"اب گھر چلیں آیت۔ تم اس کنڈیشن میں اتنا کیسے چل رہی ہو۔"

وہ نہایت فکر مندی سے بولا۔

"چپ کر جائیں۔ابھی تھوڑی سی تو شاپنگ کی ہے۔"

وہ اس کو خاموش کرواتے ہوئے بولی۔ایک لڑکی مسلسل اس کپل کو دیکھ رہی تھی۔

بالآخر وہ اپنے چند ماہ کے بچے کو پکڑے ان کے پاس آئی۔

"آپ صالح ہیں نا؟"

وہ کنفرم کرنا چاہ رہی تھی۔صالح نے چند لمحے اس کو دیکھنے کے بعد پہچان لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی"

"ماشاءاللہ آپ کا کپل بہت ہی پیارا ہے۔"

وہ دونوں کو دیکھتے رشک سے بولی۔ جس پہ صالح نے فقط ہاں میں سر ہلایا اور آیت

اس لڑکی کو گھورنے لگی۔اسی لمحے اس عورت کا شوہر پاس آیا اور اپنی بیوی کے ہاتھ

سے بچے کو لیتا اس کا ہاتھ پکڑے واپس مڑ گیا۔ وہ دونوں کافی خوش لگ رہے تھے۔

صالح کے چہرے پہ یک دم ہی مسکراہٹ آئی۔

"یہ کون تھی؟ اس کو آپ کا نام کیسے معلوم ہوا؟"

وہ شکی نگاہوں سے اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ڈونٹ ٹیل می آیت کہ تم مجھ پہ شک کر رہی ہو۔"

صالح صدمے سے بولا۔

"ارے آپ پہ نہیں اس عورت پہ کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ دور جاتی روبینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"وہ اپنے شوہر سے ساتھ ہنستی مسکراتی چلی گئی ہے اور تم اس پہ شک کر رہی ہو۔"

"تو میرے شوہر کو کیوں گھور رہی تھی۔"

وہ پوزیسو ہو رہی تھی۔

"ان کی لو و میرج ہے مسز"

وہ دور جاتی روبینہ اور اس کے برابر چلتے شوہر کی جانب دیکھ کر اسے اطلاع دینے لگا۔

"آپ کو کیسے پتا؟"

کمر پہ ہاتھ رکھے تفتیشی انداز اپنایا۔

"کیونکہ اس نے اسی شخص کے لیے مجھ سے منگنی توڑی تھی۔"

وہ اپنے تئیں بول گیا مگر آیت کے بدلتے رنگ دیکھ اسے کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی منگیتر؟"

اس سے مزید بولا نہیں گیا۔

"ایک دن کی بھی نہیں"

صالح نے فوراً صفائی دی۔

"ایک دن۔۔۔مطلب آپ کی ایک دن کسی سے منگنی رہی اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں۔"

شاک سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ صدمے سے بولی۔

"میں نے کہا تو ہے آیت کہ ایک دن بھی نہیں رہی۔بس میں ایمو شنل بلیک میل ہو گیا تھا۔"

اس کا ہاتھ تھام کر کہتے ہوئے وہ یقین دہانی کروا رہا تھا۔

"اور جو میں ایمو شنل ہو رہی ہوں اس کا کیا؟"

وہ سوں سوں کرتے بولی۔آج کل اس کے موڈ سونگ ہو جاتے تھے۔

"آیت میری جان۔۔۔تمہارے علاوہ کسی لڑکی پہ ایک التفات کی نظر بھی نہیں ڈالی میں نے کبھی۔تم میری پہلی،آخری اور اکلوتی محبت ہو مسز۔تم تو صالح کا سکون ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کے گرد بازو پھیلا کر اس کے کان میں کہتے ہوئے وہ اسے شاپنگ مال سے باہر لا کر گاڑی میں بٹھا گیا۔

"اور بھی کوئی منگیتر ہے تو بتا دیں ابھی؟"

وہ مصنوعی غصے سے بولی۔

"آہ! آیت یہ منگنی بھی صرف ایک فارمیلٹی تھی۔ نامیر ا اس سے کوئی واسطہ تھا نا اس کا مجھ سے۔ وہ جس کو چاہتی تھی اسی کی بیوی ہے۔ اور یقین مانو مجھے خوشی ہوئی کہ اس کے والدین نے بالآخر ان کی محبت کو غربت کی بھینٹ نہیں چڑھایا۔"

اس کے ہاتھ پہ تھپکی دیتے ہوئے اس نے واپس گھر کی راہ لی۔

"جیا مجھے ضروری ڈاکومنٹس نہیں مل رہے۔"

وہ بلند آواز میں بولا تاکہ لاونج میں بیٹھی جیا اس کی مدد کر دے۔

"غور سے دیکھیں۔آپ کو تو کچھ بھی نہیں ملتا۔"

اس نے باہر سے ہی ہانک لگائی۔

"کیا یار غور سے ہی تو دیکھ رہا ہوں۔"

بڑبڑاتے ہوئے وہ اس کے ڈاکومنٹس والے خانے میں بھی تلاش کرنے لگا۔

اچانک ایک اسکیچنگ بک نیچے گر گئی۔اس نے اس کو اٹھایا تو دل چاہا کہ دیکھے تو سہی کہ وہ کیسی اسکیچنگ کرتی ہے اور کیا اس نے کبھی اس کی بھی اسکیچنگ کی۔صفحے آگے کرتے ہی اس کی نظر اپنے اسکیچ پہ پڑی تو اسے شرارت سوجھی۔

"جیا تمہاری اسکیچنگ بک میرے ہاتھ آگئی ہے۔"

اس نے کمرے سے ہی آواز لگائی اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے سر پہ موجود تھی۔

"میری اسکیچنگ بک واپس کریں۔"

وہ سخت تاثرات سے بولی۔آنکھوں میں خوف بھی رقص کر رہا تھا۔

"دیکھوں ذرا کن خوش قسمت لوگوں کو آپ کے اس فن کا اعزاز نصیب ہوا ہے۔"

یوں بولا گویا ابھی تک بک کھول کر نہ دیکھی ہو۔

"مذاق نہیں معاذ"

وہ اس کے ہاتھ سے بک کھینچنے کی کوشش میں ہلکان ہوتے ہوئے بولی۔

"چلو میں بک دے دیتا ہوں۔ تم خود مجھے دکھا دو۔"

صلح جو لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا مجھے دیں تو سہی۔"

اس نے بک جیا کو پکڑائی تو وہ بھاگنے لگی۔ معاذ نے فوری دروازہ بند کر کے اس کو روکا۔

"اتنا کیوں شرماتی ہو یار۔ شوہر ہوں اگر بنا بھی لو گی تو کیا قباحت ہے۔"

اس کے چہرے پہ آئی لٹ کو مزید چہرے پہ پھیلاتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"مطلب آپ نے دیکھ لی۔"

اس پہ معاذ نے فوری ہاں میں سر ہلایا۔جیا نے یہی اسکیچنگ بک اس کے شانے پہ مارنا چاہی جس کو وہ بڑے مزے سے ڈاج دے گیا۔وہ خطرناک تیور لیے اس کے پیچھے بھاگی جو اپنی شامت خود بلا چکا تھا۔

"ماما اپنی بہو سے بچالیں۔یہ تو چھوٹی سی بات پہ مارنے لگ جاتی ہے۔"

لاونج میں اس سے بچتے ہوئے وہ دہائی دیتے ہوئے بولا جس پہ کچن میں موجود معاذ کی ماما اور جیا کی سویٹ تائی نے مسکرا کر باہر کا منظر دیکھا۔ان کے شوہر کا فیصلہ بہترین تھا۔انہوں نے اس گھر میں ڈھیروں خوشیوں کی دعا مانگی۔

آج گھر پہ صالح کا سٹوڈنٹ کھجوریں، آب زم زم اور مٹھائی لے کر آیا تھا۔ یہ وہی سٹوڈنٹ تھا جس کے گلے لگا صالح اس کے فون میں مہینوں سے موجود تھا۔ وہ غالبا عمرے سے واپس آیا تھا۔ اس طالب علم کو دیکھتے ہی صالح نے معنی خیزی سے آیت کو دیکھا جو جھینپ کر کمرے میں چلی گئی۔ اسے وہ وقت نہیں بھولتا تھا جب احسن نے اس کے فون میں تصاویر دیکھتے ہوئے وہ ویڈیو چلا کر صالح کو بھی دکھائی تھی۔ شرمندگی کے مارے اس کا برا حال ہوا تھا۔

صالح کمرے میں آیا اور اس کو دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔

"کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے کب سے اسے خود کو گھورتا پا کر پوچھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

وہ اس کے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھ کر بولا۔

"آپ اس وقت مجھے بالکل پیارے نہیں لگ رہے۔"

وہ تپی ہوئی تھی۔

"ممکن ہی نہیں کہ آیت کو صالح پیارا نہ لگے۔"

اس کے سیاہ گھنگریالے بالوں کو کیچڑ سے آزاد کرتا وہ رازدانہ بولا۔

"آپ کو زیادہ ہی خوش فہمی ہونے لگی ہے۔"

اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے وہ سنجیدہ سی بولی۔

"اگر یہی خوش فہمی ہے تو ایسے ہی سہی۔پر صالح منصور کو تو آیت ہر لمحہ ہی بہت پیاری لگتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بولا تو آیت سرشار سی اس کے سینے پہ سر رکھ گئی جس پہ اس نے اس کے گرد نرم سا حصار قائم کیا۔

"کھڑی کھڑی تھک جائیں گی مسز۔ چلیں اب آرام کریں۔"

اس کو بیڈ پہ لیٹنے کا کہہ کر اس پہ کمفرٹر درست کرتا وہ رائٹنگ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھائے اس کے برابر آ کر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر اپنا کام کرنے لگا۔ آیت اس کے چہرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی۔

"سو جائیں مسز"

لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر کہا۔

"آپ اپنا کام کریں مجھے اپنا کرنے دیں۔"

وہ منہ بنا کر بولی کہ اسے اپنے شوہر کو دیکھنا ہے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ صالح مسکرا کر اپنا کام کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

چند سال بعد

آیت نے شادی کے بعد ریزائن دے دیا تھا۔اور اسوہ کی پیدائش کے بعد ان دونوں نے پی ایچ ڈی اسکالرشپ کے لیے اٹلی اپلائی کیا تھا۔ جس کو وہ دونوں ون کر چکے تھے۔اور خوش قسمتی سے ایک ہی یونیورسٹی میں دونوں کا ایڈمیشن بھی ہو گیا تھا۔ صالح اپنی ماں کی خواہش کو اب پورا کرنا چاہتا تھا۔ وہ ڈاکٹر بننا چاہتا تھا۔ایم بی بی ایس نہ سہی پی ایچ ڈی ہی سہی۔ جس پہ وہ دونوں اپنی پھول جیسی بیٹی اسوہ کے ساتھ اٹلی چلے گئے تھے۔ شہروز اور زارا کے بیٹے عبدالرحمن اور صالح اور آیت کی بیٹی اسوہ کا نام ان کی دادی نے ہی رکھا تھا۔اسوہ کی پیدائش کے چند ماہ بعد ہی صالحہ کی وفات ہو گئی تھی۔اور ان کی خواہش کے مطابق انہیں منصور کے برابر میں دفنا دیا گیا تھا۔ان کی پی ایچ ڈی مکمل ہو چکی تھی۔انہیں دوسرے ممالک سے جاب کی آفرز آ رہی تھیں مگر وہ اپنے ملک اور اس کے لوگوں کو سرو کرنا چاہتے تھے۔اس لیے وہ واپس پاکستان آ چکے تھے۔ سب سے پہلے وہ اپنے والدین کی قبر پہ آیا تھا۔ اسوہ سوئی ہوئی تھی۔ آیت نے اسے گود میں اٹھا رکھا تھا۔ فاتحہ خوانی کرنے کے بعد

www.novelsclubb.com

انہوں نے گھر کی راہ لی جہاں آج خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ منصور نے پراپرٹی کا بزنس شروع کیا تھا جو مہینوں میں پروان چڑھا تھا اسی لیے ان کے حالات بہت جلد بدلے تھے۔اس گھر کو دیکھتے اسے اپنے بابا کی انتھک محنت دکھائی دی تھی۔اسی بزنس کو جواد بھائی نے مزید بڑھایا تھا۔نوشین آپا بھی آئی ہوئی تھیں۔آیت کی فیملی کو بھی انوائیٹ کیا گیا تھا۔انہوں نے گھر میں قدم رکھا تو پورے گھر میں رونق کا احساس ہوتے ہی خوش ہوئے۔آٹھ سالہ اسوہ کو سب گود میں اٹھائے پھر رہے تھے۔

"آپا یہ بالکل مجھ پہ گئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اٹھارہ سال انتہائی خوبصورت عنایہ نے اپنی بھانجی کو گود میں بٹھائے اس کا گال چومتے ہوئے کہا۔

"ہاں میری جان"

آیت نے اپنی بہن کے گال پہ پیار کیا۔

"ریان ہاؤس جاب کیسی جا رہی ہے؟"

صالح نے خوبرو اور قدرے سنجیدہ ریان سے پوچھا جس پہ وہ انہیں تفصیلات بتانے لگا۔

"زارا بھابھی ہماری گڑیا کہاں ہے؟"

آیت کو چھوٹی سی بریرہ کو گود میں لینا تھا۔

"بھابھی وہ سوئی ہوئی۔۔۔"

ابھی اس کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ زارا کے کمرے سے بریرہ کی رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تم رکو میں لے کر آتی ہوں۔"

شائستہ بھابھی اس کو بیٹھے رہنے کا کہہ کر خود اس کے کمرے سے بریرہ کو لے کر آئی اور پیار کرتے ہوئے اسے آیت کی گود میں دیا۔

"سکول کیسا جا رہا ہے احسن؟"

وہ متفکر سا مستفسر ہوا۔

"اچھا جا رہا ہے بھائی"

احسن اب ٹھیک سے بول پاتا تھا۔اس کا کانفیڈنس لیول بڑھ رہا تھا۔احسن ٹرسٹ کا سارا پرافٹ وہ غریب معذور بچوں میں ہی لگا رہے تھے۔احسن ان کی ذمہ داری تھا جس کو وہ تینوں بھائی بہت اچھے طریقے سے نبھا رہے تھے۔ایک بار صالح نے احسن کو اٹلی بھی بلوایا تھا۔یوں اس کا کافی ڈر ختم ہوا تھا اور وہاں کے ڈاکٹرز سے مزید علاج کے بعد اس کی ذہنی حالت میں بہت زیادہ بہتری آگئی تھی۔احسن کے انتظامات کو سنبھالنے کی یقین دہانی کرنے کے بعد وہ احسن ٹرسٹ مکمل اسی کے حوالے کرنا چاہتے تھے۔یہ اس کا حق تھا جو وہ اس کو دینا چاہتے تھے۔

نہایت خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

"آپا تھوڑی دیر اور بیٹھ جائیں نا"

نوشین آپا گھر واپس جانے لگیں تو صالح نے ان کا ہاتھ تھام کر روکا۔وہ اس کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے واپس بیٹھ گئیں۔

گرینڈ بیڈ روم خالی تھا مگر ان میں موجود مکینوں کی یاد ان کے دل میں ہمیشہ قائم رہنے والی تھی۔

"پتا نہیں کس پہ چلا گیا ہے؟"

جنید کاظمی اپنے بیٹے کی شرارتوں سے عاجز آ کر بولا۔

"تیری کاپی ہے یہ میری جان"

صالح نے چڑانے والے انداز میں کہا۔آج جنید نے ان کی دعوت کی تھی۔اس سے قبل وہ لوگ ارحا کی طرف مدعو تھے۔آیت،ماہین کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل سیٹ

www.novelsclubb.com

کروا رہی تھی۔اور اسوہ اپنے باپ کی گود میں بیٹھی آرام سے اس کے فون میں کارٹون دیکھ رہی تھی۔آیت کے مصروف ہونے کے باعث وہ اتنی سکرین ٹائمنگ استعمال کر رہی تھی ورنہ آیت اس کو پورے دن میں آدھے گھنٹے سے زیادہ سکرین ٹائم نہیں دیتی تھی۔

"کھانا لگ گیا ہے۔آجائیں"

ماہین نے ان کے پاس آکر کہا تو وہ اسوہ کو گود میں اٹھائے ٹیبل کی جانب بڑھا جبکہ جنید کاظمی کے آگے بڑھتے قدم اس کے سپوت کی گاڑی میں پہ آتے ہی لڑکھڑائے اور وہ دھڑام زمین پہ گرا۔اپنی کمر کو ملتے وہ اٹھا تو سب اسی کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔

"زیادہ نہیں لگی۔"

وہ جتاتے ہوئے بولا۔مگر سب کا قہقہہ بلند ہوا۔اسوہ اپنے بابا کو ہنستے دیکھ ہنسنے لگی۔جس پہ جنید شرمندہ سا ہوا۔

"بیٹا آپ کیوں ہنس رہے ہو؟"

وہ اسوہ کے پاس آ کر پوچھنے لگا۔

"کیونکہ بابا ہنس رہے ہیں۔"

وہ پیار سے بولی تو صالح نے اس کے گال پہ پیار کیا۔

"بابا کی جان"

"چاچو کی پرنسز"

جنید، اسوہ کو گود میں لیتے بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم خود کو بچہ سمجھنا چھوڑ دو جنید۔ چچا کہاں سے ہو گئے تم؟"

وہ اس کو گھورتے ہوئے بولا جس پہ اس نے بھی اس کو گھوری سے نوازا۔

انہوں نے خوشگوار ڈنر کر کے واپسی کی راہ لی۔

"بابا، ماما بتا رہی تھیں کہ دادو بھی دادا کا ایسے ہی خیال رکھتی تھیں جیسے ماما آپ کا خیال رکھتی ہیں۔"

لیپ ٹاپ پہ مصروف صالح کی انگلیاں ساکت ہوئیں۔اس نے بے ساختہ آیت کی جانب دیکھا جو یونیورسٹی لیکچر تیار کر رہی تھی۔وہ دونوں اب یونیورسٹی لیکچرار تھے۔

"ہاں بابا کی جان۔دادو بھی دادا سے بہت محبت کرتی تھیں۔وہ دونوں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے تھے۔"

اسوہ کو گود میں بٹھائے وہ نم لہجے میں بولا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اولاد کو ماضی کے ان تکلیف دہ ایام کا علم ہو۔وہ اس کے دادا، دادی کو اس کا آئیڈیل ہی رکھنا چاہتا تھا۔

"آیت"

اس نے بھاری لہجے میں کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔اس کے اشارے کو سمجھتے وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی۔صالح نے ایک بازو اپنی عزیز جان بیوی اور دوسرا بازو اپنی لاڈلی بیٹی کے گرد پھیلا کر ایک خوبصورت اور نرم گرم سا حصار قائم کیا۔

"وفا پہ یقین کے اس سفر میں میرے ہم قدم رہنے کا شکریہ"

دونوں کے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ پر سکون سا بولا۔

اور کون کہتا ہے کہ وفا پہ یقیں ممکن نہیں؟

---

www.novelsclubb.com

عشاء افضل کا اپنے قارئین کو پیغام

"وفا پہ یقین کے اس سفر میں میرے ہم قدم رہنے کا شکریہ"